نوائے افغان جہاد

شعبان ۱۴۳۳ھ
جولائی 2012ء

شریعت یا شہادت

سلام ہو تیری عظمت پہ جامعہ حفصہ
کہ پھر سے سنتِ خولہ کو کر دیا زندہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی یمامہ کے والی ہوذہ بن علی الحنفی کے نام

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

من محمد رسول اللّٰہ الی ہوذہ بن علی

سلام علٰی من اتبع الھدیٰ واعلم ان

دینی سیظھر الیٰ منتھی الخف

والحافر فاسلم تسلم واجعل لک

ما تحت یدیک

اللہ کے نام سے شروع جو رحمٰن ورحیم ہے

''یہ مکتوب محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

کی طرف سے ہوذہ بن علی کے نام ہے

سلام ہو اُس پر جو ہدایت کا اتباع کرے۔ تو جان لے کہ میرا دین وہاں تک پہنچے گا جہاں تک اونٹوں کے پاؤں اور گھوڑوں کے کھُر پہنچتے ہیں (یعنی ہر براعظم میں پہنچ جائے گا)۔ تو اسلام قبول کر لے، باسلامت رہے گا اور جو ملک تیرے قبضے میں ہے میں اس پر تجھے برقرار رکھوں گا''۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر۵، شمارہ نمبر۷

شعبان ۱۴۳۳ھ جولائی 2012ء

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ نے اس شخص کا ذمہ اٹھا لیا ہے کہ جو اس کے راستے میں جہاد کے لیے نکلے کہ میں یا تو اسے جہاد کا ثواب دے کر اور غنیمت کا مال دے کر گھر والوں کی طرف زندہ لوٹا دوں گا (اور اگر وہ شہید ہو گیا تو) اسے جنت میں داخل کر دوں گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ مجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرتے ہوئے گھر سے نکلا ہو'' (بخاری)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۲۰ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع 'نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیر تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت ازبام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید ہے......

لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ کے شہدائے کرام اپنے عمل سے تاریخ میں ایک جدوجہد کی علامت، صبر واستقامت کی اعلیٰ مثال، عزیمت وجرأت کا درخشندہ کردار، ہر قسم کے طاغوت سے انکار کرنے کی جرأت، نہی عن المنکر کے نبوی حکم کو سرانجام دینے کی عملی تصویر اور باطل قوتوں کے سامنے کلمۂ حق کہتے ہوئے اور اس کی قیمت چکاتے ہوئے اہل حق کے لیے نمونۂ عمل کے طور پر زندہ رہیں گے......شر وفساد کو تحفظ دینا نظامِ پاکستان کی بنیاد ہے......اس نظام سے برأت اور بے زاری کا اظہار کر کے اس کو فنا کے گھاٹ اتارنے اور قرآن وسنت کو حکمران بنانے کی غرض سے ہی اسلام آباد کی اس مسجد اور مدرسہ سے ''شریعت یا شہادت'' کا آوازہ بلند ہوا......اللہ سے بغاوت اور سرکشی پر مبنی نظام کو کلیتاً مٹانے کا عزم لے کر یہ تحریک بپا ہوئی......پھر اس تحریک ہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اس گئے گزرے دور میں دنیا کی آنکھوں کو شجاعت، بہادری اور اولوالعزمی کے وہ مناظر دکھائے جن کی نظیر ماضی قریب کی تاریخ میں خال خال ہی ملتی ہے......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قول کے مطابق جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنے اور اس پاداش میں شہید کر دیے جانے والے سید الشہداء حضرت حمزہؓ کے ہم نشین ہیں......

جب ہر جانب عصیان اور معصیت کے گھٹاٹوپ اندھیروں کا راج ہو تو ایسے میں نیکی، خدا خوفی اور بھلائی کے پیکر بن کر شریعت کے نفاذ کی دعوت کا نور چہار طرف پھیلانے کی سعی کرنا اہلِ معصیت کے نزدیک ناقابلِ معافی جرم ٹھہرتا ہے......یہی جرم لال مسجد کے حفاظ اور جامعہ حفصہؓ کی طالبات کا پہلا اور آخری جرم تھا......پھر شیطنت کھُل کر کھیلی......شیطان کے پیروکار اپنی تمام تر ہلاکت خیزیوں اور اسلحہ کے انبار کے ساتھ ان اللہ والوں پر ٹوٹ پڑے......مسجد کے میناروں کو بھاری اسلحے کی نوک پر رکھا گیا......جامعہ حفصہؓ کو ختم کرنے کی ٹھانی گئی......قرآن مجید کے نسخوں اور احادیث مبارکہ کی مقدس کتب کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا اور اُن کی راکھ کو نالوں میں بہایا گیا......طلبہ وطالبات کو شہید کر کے بھی سینے کی جلن میں کمی نہ ہوئی تو اُن کی لاشوں کو فاسفورس بموں سے جلا کر مسخ کر دیا گیا......زندہ بچ جانے والی لاتعداد عفت مآب طالبات کو اغوا کر کے غائب کر دیا گیا......اس سب کے بعد ''امن قائم ہوگیا'' کا مقصد حاصل ہوا اور مردود فوجی اللہ کا گھر اور **قال اللہ وقال الرسول** کے مرکز کو فتح کر کے وکٹری کا نشان بناتے ''کامیاب وکامران'' واپس لوٹے......اس ''کامیابی وکامرانی'' کی قیمت کا اندازہ لگانا ہو تو جولائی ۲۰۰۷ء سے جولائی ۲۰۱۲ء تک کے حالات کو ذہن میں مستحضر کیجیے......اس نظام نے اللہ کے محبوب بندوں اور بندیوں کے لیے زندگی کی تمام راہیں مسدود کر دیں۔اب ذرا ملکِ پاکستان کے حالات پر نظر دوڑائیے......جن کے لیے پانی بند کیا گیا......وہ تو شہدا کے زمرے میں شامل ہو کر جنتوں کی نہروں سے سیراب ہو رہے ہیں......لیکن آج پاکستان میں بجلی، گیس اور پانی سمیت ہر چیز کی قلت کا کیا عالم ہے؟ بے چینی، بدامنی، افراتفری، مہنگائی اور عدم تحفظ میں روز افزوں اضافے کی وجوہات پر غور کیجیے......یقیناً یہ سب اللہ کی ناراضی اور غضب کے مظاہر ہیں......توبہ کی طرف بلانے والوں، استغفار کی دعوت دینے والوں اور شریعت کو حکَم بنانے کی جدوجہد کرنے والوں کے لیے اگر یہاں سے فاسفورس بم استعمال ہوں گے تو اُن کمزوروں کا رب بڑا ہی طاقت ور اور زور آور ہے......لہٰذا یہ حقیقت کسی بھی صاحبِ نظر سے پوشیدہ نہیں کہ اس نظامِ بد میں موجود زندگی کی تمام تر رمق آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہے......

آج دنیا بھر میں قائم نظام کی ڈور شیطان کے حواریوں اور کفر کے سرداروں کے ہاتھوں سے سرک رہی ہے......ظلم وجور اور فسق وفجور ہی اس سارے نظام کی اصل ہے......یہی ظلم وجور ہے جسے لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ میں دہرایا گیا......اسی کو افغانستان اور عراق میں روا رکھا گیا، اسی کو مالاکنڈ، باجوڑ اور آزاد قبائل میں کھلی چھوٹ دی گئی اور اسی سرکشی اور اسلام دشمنی کو آج برما میں مسلمانوں کو تہہ تیغ کرنے کے لیے پوری قوت سے آزمایا جا رہا ہے......اس ظلم وستم اور جور وتشدد کے مقابلے میں لال مسجد سے بھی اللہ نے اپنے بندوں کو کھڑا کیا اور اسی مفسد نظامِ کفر کے مقابلے میں آزاد قبائل، افغانستان، عراق، یمن، شام، صومالیہ، لیبیا، الجزائر، مالی اور چیچنیا سمیت دنیا بھر میں اللہ سے مخلص اور وفادار بندے 'ربنا اللہ' کا ورد کرتے ہوئے استقامت کے ساتھ ڈٹے ہوئے ہیں......دین پر یہی استقامت ہے جو ان بندگانِ خدا کو کفار کے مقابلے میں ''**تتنزل علیھم الملائکۃ**'' کا منظر سر کی آنکھوں سے دکھاتی ہے......نصرتِ الٰہی کی یہ تابناک مثالیں ہر میدانِ جہاد میں دیکھی جاسکتی ہیں......افغانستان میں مجاہدین کے فدائی حملوں نے صلیبی افواج کے اوسان خطا کر رکھے ہیں......کابل کے ''گرین زون'' میں قائم اُن کے عیاشی کے اڈے اور نائٹ کلب مجاہدین کے نشانے پر ہیں......پورے افغانستان میں کسی بھی جگہ وہ چند لمحوں کے لیے بھی خود کو مکمل محفوظ ومامون تصور نہیں کر سکتے......دجالی اور شیطانی افواج اپنی تمام پرحشر سامانیوں اور جدید ترین ٹیکنالوجی کے باوجود مجاہدین کے مقابلے میں عاجز اور بے بس ہیں......اُن کی رعونت خاک میں مل چکی ہے......

اللہ تعالیٰ کی شریعت کا علَم اٹھانے والوں نے لال مسجد اور جامعہ حفصہ سے لے کر دجلہ وفرات کے کناروں تک......باگرام ایئر بیس سے لے کر ابو غریب اور گوانتاناموتک......وزیرستان اور سوات سے لے کر حمص اور ابیان تک......اور کابل اور قندھار سے لے کر مقدیشو اور طرابلس تک قربانیوں، وفاشعاریوں اور شہادتوں کے ذریعے ایک پوری تاریخ رقم کی ہے......یہ تاریخ بھی گواہی دے رہی ہے کہ نظامِ ابلیس کی چولیں ہل چکی ہیں اور اُس کی ساری عمارت زمیں بوس ہونے کو ہے......اللہ کی زمین پر اللہ کی شریعت کے نفاذ کے لیے میدان جہاد وقتال سجانے والے قافلوں میں شامل ہو جائیں تاکہ شہادتوں کے قافلوں کی دو منزلوں ''شریعت یا شہادت'' میں سے کوئی ایک حاصل ہو جائے......یہی اصل کامیابی ہے اور یہی فوز وفلاح کی کنجی ہے......

توحیدِ خالص

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

توحید خالص یہ ہے کہ خدا کے سوا کسی پر نظر نہ کرے، کیونکہ وہ یکتا ہے، الصمد ہے، سب اسی کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں۔ جب تم نے ''یا اللہ'' کہا، تو اللہ کو اسم اعظم سے یاد کیا۔ مگر تم اس کی عظمت و ہیبت سے ہنوز محروم ہو کیونکہ تم نے اپنی شان کے موافق کہا ہے، اس نام کی شان کے موافق نہیں کہا!

اے عزیز! خدا کی قسم! قربِ الٰہی میں نہ وصال ہے نہ جدائی، نہ حلول ہے نہ انتقال، نہ حرکت ہے نہ سکون، نہ چھوٹا ہے نہ پاس ہونا، نہ مقابلہ ہے نہ برابری، نہ سامنا ہے نہ مماثلت، نہ ہم شکل ہونا ہے نہ ہم جنس ہونا، نہ کوئی جسم ہے نہ کوئی تصور، نہ تاثر ہے نہ تغیر و تبدل...... یہ تو سب کی سب تیری صفات ہیں۔ حق سبحانہ وتعالیٰ تیری ان صفات و کیفیات سے منزہ ہے۔ یہ تو اُسی کی بنائی ہوئی ہیں۔ پھر وہ ان کے ذریعہ سے یا ان کے اندر کیونکر ہوسکتا ہے۔ یہ تو خود اسی سے ظاہر ہوئی ہیں۔ وہ ان سے ظاہر نہیں ہوا، وہ شکلوں، صورتوں اور معانی سے پاک اور منزہ ہے! نہ وہ ان میں چھپا ہوا ہے نہ ان سے ظاہر ہوا، نہ کسی کا فکر اُس تک پہنچا، نہ کسی کی نظر نے اس کا احاطہ کیا!

گفت گو کا دائرہ حقیقت کے بیان سے قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی صفات پر قیاس نہ کرو۔ اشارہ کے طور پر صفاتِ الٰہی کے متعلّق جو کچھ کہا گیا ہے، یہ محض سمجھانے کے لیے ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان صفات کی جو حقیقت تم سمجھے ہو، اللہ تعالیٰ کی صفات ویسی ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جو صفات بیان کی جاتی ہیں اور جو کچھ اس کی تعریف کی جاتی ہے وہ صرف اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جن کمالات کا مستحق ہے، اُن کو ثابت کیا جائے اور تمام عیوب سے اُسے پاک اور منزہ سمجھا جائے۔ مگر درحقیقت وہ جس عظمت کا مستحق ہے، وہ تو علم اور عقل و فہم کے ادراک سے بہت دور ہے! **ولا یحیطون به علماً** لوگوں کا علم اس کو محیط نہیں ہوسکتا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لااحصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک

''اے اللہ! میں آپ کی پوری تعریف نہیں کرسکتا، بس آپ ویسے ہی ہیں جیسا آپ نے خود اپنی تعریف کی ہے!''

دوستو! کیا کہا جائے، کیا بیان کیا جائے؟ خدا کی قسم! زبانیں گونگی، عقلیں حیران اور دل سوختہ ہیں، حیرت اور دہشت کے سوا کسی کے پاس کچھ نہیں۔

دور بینان بارگاہ الست!

غیر ازیں پے نہ بردہ اند کہ ہست!

در طریقت آنچہ می آید بدست

حیرت اندر حیرت اندر حیرت است!

''اے اللہ! اپنے بارے میں میری حیرت کو اور زیادہ کیجیے کہ یہ حیرت ہی مطلوب ہے، جس کو یہ میسر نہیں وہ محروم ہے''۔

دوستو! ہم کو ظاہری توحید پر محض رحمت کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے تاکہ تم دعوتِ توحید کے جھنڈے تلے آجاؤ۔ چونکہ نرمی کرنا مقصود ہے اس لیے تمہاری ظاہری طاعت اور دعویٰ توحید پر اکتفا کیا گیا تاکہ تم الٹے نہ لوٹ جاؤ۔ اس لیے ظاہر پر دعویٰ توحید کی بنا پر تمہارا نام مسلم رکھ دیا گیا۔ اس کی حقیقت کا مطالبہ نہیں کیا گیا کیونکہ وہ تو طاقت سے باہر ہے اور اللہ تعالیٰ کسی کو طاقت سے زیادہ کا مکلّف نہیں بناتے۔ پس جس شہادتِ توحید کا تم سے مطالبہ کیا گیا ہے، اسلام سے تمہارا وہی حصّہ ہے۔ اسی سے تم منکرین کے زمرہ سے نکل گئے! اگرچہ ابھی تک حقیقی مومنوں کے زمرہ میں داخل نہیں ہوئے:

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا (الحجرات: ۱۴)

''یہ دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے، فرما دیجیے کہ تم ایمان نہیں لائے ہاں یوں کہو کہ تابع دار بن گئے''۔

یہ گمان نہ کرنا کہ کسی کو توحید کی حقیقت کا ادراک ہوگیا ہے۔ بس ہر شخص کی توحید اس کے درجہ کے موافق ہے، جس کو کشفِ الٰہی سے جتنا حصّہ ملا ہے، وہی توحید سے اس کا حصّہ ہے۔ ورنہ حقیقتِ توحید کو کون پاسکتا ہے! متناہی غیر متناہی کا احاطہ نہیں کرسکتا! حادث قدیم کا ادراک نہیں کرسکتا۔ بس جو کچھ ہے کشفِ الٰہی کی عطائیں ہیں اور اس کی کوئی حد نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں نہ کہا جاتا:

وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْماً

''یہ دعا کرتے رہو کہ اے رب میرے علم کو بڑھاتا رہ!''۔

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم و معرفت میں برابر ترقی ہوتی رہتی تھی، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسی کامل ہستی بھی برابر ترقی میں ہے تو کسی دوسرے کی کیا مجال ہے جو یہ دعویٰ کرسکے کہ میں نے قربِ الٰہی کے تمام مراتب اور تمام درجات طے کرلیے اور ایسی غایت پر پہنچ گیا ہوں جس کے آگے کوئی درجہ اور مرتبہ نہیں رہا۔ یہ تمام گفت گو محض لفظی دلائل اور سمجھانے کے عنوانات ہیں، ورنہ جن حقیقت شناسوں

16 مئی: صوبہ پکتیکا......ضلع وازیخوا......بارودی سرنگ دھماکے......افغان آرمی کی ایک رینجر گاڑی اور امریکی فوج کے دو ٹینک تباہ......5 امریکی اور 6 افغان فوجی ہلاک......2 زخمی

کوحقیقت کی کچھ خبر ہے، اُن کے پاس تو وہ براہین اور دلائلِ قطعیہ ہیں جن کے ہوتے ہوئے ان لفظی دلائل اور متکلمانہ عنوانات کی کچھ ضرورت نہیں۔ وہ اپنی حقیقت حال سے جانتے ہیں کہ ان کا سرمایہ عجز ہے اور انتہا یہ ہے کہ سمجھنے سے قاصر ہیں۔

بندہ کے لیے اپنے پروردگار کو پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو پہچانے۔ جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا۔ جس نے یہ جان لیا کہ میں خدا کا ہوں (یہ ہے اپنا آپ پہچاننا) وہ اپنا سب کچھ خدا پر قربان کردے گا (یہ ہے خدا کو پہچاننا)۔ جو اپنے نفس سے اور تمام اغیار سے الگ ہوگیا، جس نے طبیعت کے گرد، فکر ساز وسامان، تکبر وعجب پر لات ماردی وہ جہل کی قید سے چھوٹ گیا اور عارف ہوگیا۔ معرفت کی حقیقت یہ نہیں کہ اونی جبہ، سر پر کلاہ ہو، اونچے کپڑے ہوں...... بلکہ معرفت یہ ہے کہ خشیت وغم کا جبہ ہو، سچّائی کا تاج ہو، متوکل کا لباس ہو۔ اگر ایسا ہو تو بس تم عارف ہوگئے! عارف کا ظاہر شریعت کی چمک سے اور باطن محبتِ الٰہی کی آگ سے خالی نہیں ہوتا۔

؎ کار مرداں روشنی وگرمی است!

کار دوناں حیلہ و بے شرمی است!

وہ حکم کے سامنے ٹھہر جاتا ہے اور راستہ سے بھٹکنے نہیں پاتا۔ اس کا دل وجد کی چنگاریوں پر لوٹتا رہتا ہے، اس کا وجد ایمان ہے، اس کا سکون یقین ہے (جس کے حاصل کرنے کا طریقہ اتباع سنت اور کثرتِ ذکر ہے) ذکر اللہ کی پابندی کرو، کیونکہ ذکر محبت کا مقناطیس ہے۔ قرب کا ذریعہ ہے (اور قرب ہی سے توحید کامل ہوتی ہے) جو اللہ کو یاد کرتا ہے وہ اللہ سے مانوس ہوجاتا ہے اور جو اللہ سے مانوس ہوگیا وہ اللہ تک پہنچ گیا۔ مگر ذکر اللہ عارفین کی صحبت وبرکت سے دل میں جمتا ہے! کیونکہ آدمی اپنے دوست کے طریقے پر ہوتا ہے (اگر ذاکر ان عارفین سے میل جول رکھے گا، ذکر ومعرفت سے حصّہ پائے گا اور غافلوں کی صحبت میں رہے گا تو غفلت میں گرفتار ہوگا) اس علم سے کیا فائدہ جس پر عمل نہیں اور اس عمل سے کیا نفع جس میں اخلاص نہیں؟ اور اخلاص کٹھن راستہ کے کنارہ پر ہے، اب بتا تجھے عمل کے لیے کون ابھارے گا؟ ریا کے زہر کا جو تیر اندر سے بھرا ہوا ہے کون علاج کرے گا؟ اور اخلاص حاصل ہوجانے کے بعد تجھے بے خوف وخطر راستہ کون بتلائے گا؟ جاننے والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے!

فَاسۡأَلُوا أَهۡلَ الذِّكۡرِ إِن كُنتُمۡ لاَ تَعۡلَمُونَ

امام شافعیؒ نے ان تمام باتوں کو جو توحید کے بارے میں بیان کی جاتی ہیں، اپنے اس ارشاد میں جمع کردیا کہ خالق جل شانہ کے متعلّق جس کی معرفت ایسے موجود پر ختم ہوگئی جس تک اس کا ذہن پہنچ سکتا ہے، وہ مشتبہ ہے، اور جس کی معرفت خالص عدم تک پہنچ کر ساکن ہوگئی وہ معطل ہے اور جس کے دل کو ایسے موجود پر قرار ہوا جس کی معرفت سے عاجز ہونے کا دل نے اقرار کرلیا تو یہ موحد ہے!

دوستو! اللہ تعالیٰ کو مخلوقات کے عیوب اور اُن جیسی صفات سے پاک سمجھو! اس قسم کی باتوں سے اپنے عقائد کو محفوظ رکھو کہ معاذ اللہ وہ عرش پر اس طرح قرار پکڑے ہوئے ہے، جیسا ایک جسم دوسرے جسم پر قرار پکڑتا ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا عرش میں حلول کرنا لازم آتا ہے اور وہ اس سے بلند وبالا ہے کہ کوئی اس کا احاطہ کرسکے، اور مکان مکین کو محیط ہوتا ہی ہے۔ پس خدا مکان سے پاک ہے۔ خبردار! اللہ تعالیٰ کے لیے جہت اور مکان وغیرہ ثابت نہ کرنا۔

نیز اجسام کی طرح اس کے لیے نزول وعروج کے قائل نہ ہونا۔ کتاب وسنت میں اگر کہیں ایسے الفاظ آئے ہیں تو اسی کتاب وسنت میں دوسری نصوص بھی موجود ہیں، جو اللہ تعالیٰ کا مخلوق کی طرح نزول وعروج واستقرار وغیرہ سے پاک ہونا بتلاتی ہیں۔ اب اس کے سوا کچھ چارہ نہیں کہ سلف صالحین کی طرح یوں کہا جائے کہ ہم ان متشابہات کے ظاہر پر ایمان لاتے ہیں اور مراد کے علم کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو جہت اور کیفیت اور مخلوقات کے عیوب سے پاک سمجھتے ہیں۔ ہمارا کام متشابہات کو پڑھ لینا اور خاموش رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کو ان کی تفسیر کا حق نہیں۔ متشابہات کو محکم پر محمول کرنا چاہیے کیونکہ کتاب اللہ میں اصل وہی آیات ہیں جو محکم ہیں، متشابہ محکم کا معارض نہیں ہوسکتا۔ متشابہات وہ آیات ہیں جس کا مطلب واضح نہیں ہوسکتا۔ اعتقاد انہی کے موافق رکھنا چاہیے۔ اگر متشابہات ظاہر میں محکمات کے خلاف ہوں تو سمجھنا چاہیے کہ حقیقی مراد اُن کی بھی محکم ہی کے موافق ہے گو ہم نہ سمجھے ہوں۔ کیونکہ متشابہات کے متعلّق خود قرآن کا فیصلہ ہے کہ اُن کی اصلی مراد کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

☆☆☆☆☆

"میرے پاکستانی مسلمان بھائیو! یقیناً آپ کے آباؤ اجداد نے اپنی جانیں اس مملکت کے لیے قربان کی تھیں، صرف اس لیے کہ یہ ملک اسلام اور مسلمانوں کا قلعہ بن جائے، لیکن افسوس کہ اسلام کا یہ قلعہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ کرنے والے حکمرانوں کی وجہ سے محض ایک امریکی اڈہ بن کر رہ گیا ہے۔ ایک ایسا اڈہ جو مسلمانوں کا خون بہارہا ہے، ان کی بستیوں اور شہروں کو مسمار کررہا ہے، ان کے گھروں کو جلارہا ہے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قتل کررہا ہے۔۔ الغرض، اس ملک کو ایک امریکی کالونی میں تبدیل کردیا گیا ہے، جو امریکی مفادات کی نگہداشت کررہی ہے اور اپنے وسائل کو ان کے ناپاک مقاصد کی تکمیل کے لیے جھونک رہی ہے"۔

(شیخ اسامہ بن لادنؒ)

16 مئی: صوبہ بدخشاں......... ضلع وردج........ افغان فوج کے کاروان پر مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ.......... دو ٹینک تباہ ہو........... 9 افغان فوجی اہل کار ہلاک

صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم کا شوقِ شہادت

شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ

عہد نبوت میں شہادت ایک ابدی زندگی خیال کی جاتی تھی۔اس لیے ہر شخص اس آب حیات کا پیاسا رہتا تھا۔حضرت ام ورقہ بنت نوفلؓ ایک صحابیہ تھیں،جب بدر کا معرکہ پیش آیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ''مجھ کو شریک جہاد ہونے کی اجازت عطا فرمایئے،میں مریضوں کی تیمارداری کروں گی،شاید مجھے وہ درجہ شہادت حاصل ہوجائے''،لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''گھر ہی میں رہو،اللہ تمہیں وہیں شہادت دے گا''۔یہ معجزانہ پیشین گوئی کیونکر غلط ہوسکتی تھی۔انہوں نے ایک لونڈی اور ایک غلام مدبر کیے تھے(مدبر ان غلاموں کو کہتے ہیں جن سے آقا کہہ دے کہ اس کی موت کے بعد آزاد ہوجائیں گے)جنہوں نے ان کو شہید کردیا کہ جلد آزاد ہوجائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بدو ایمان لایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرنے پر آمادگی ظاہر کی،لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بعض صحابہؓ کے سپرد کردیا جن کے اونٹ وہ چرایا کرتا تھا لیکن جب ایک غزوہ میں مالِ غنیمت ہاتھ آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بھی حصّہ لگایا تو اس نے کہا''میں اس لیے ایمان نہیں لایا میں اس لیے حلقہ اسلام میں داخل ہوا ہوں کہ میرے حلق میں تیر لگے اور میں شہید ہوکر جنت میں داخل ہوں''۔تھوڑی دیر کے بعد معرکہ کارزار گرم ہوا تو وہ ٹھیک حلق پر تیر کھا کر شہید ہوا۔صحابہ کرامؓ لاش کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ''اس نے اللہ کی تصدیق کی تو اللہ نے بھی اس کی تصدیق کی''۔یہ کہہ کر خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جبہ کفن کے لیے عنایت فرمایا۔

غزوہ اُحد میں ایک صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا''اگر میں شہید ہوجاؤں تو میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟''ارشاد ہوا کہ''جنت میں''۔کھجوریں ہاتھ میں تھیں،ان کو پھینکا اور لڑ کر شہید ہوئے۔

غزوہ بدر میں جب مشرکین مکہ قریب آگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کی طرف خطاب کرکے فرمایا''اٹھو اور وہ جنت لو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے''۔حضرت عمیر بن الحمام انصاریؓ نے کہا''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!آسمان و زمین کے برابر؟''ارشاد ہوا''ہاں''۔بولے''واہ واہ''فرمایا''واہ واہ کیوں کہتے ہو؟''بولے''صرف اس امید میں کہ شاید میں بھی اس میں داخل ہوسکوں''۔ارشاد ہوا کہ''تم داخل ہوگئے''۔اس سوال و جواب کے بعد انہوں نے جھولی سے کھجوریں نکالیں اور کھانے لگے،پھر شوق شہادت نے جوش مارا اور بولے کہ''اتنا وقفہ بھی جس میں یہ کھجوریں کھاسکوں میرے لیے بہت ہے''۔یہ کہہ کر کھجوروں کو پھینکا میدان میں گئے،لڑے اور شہید ہوئے۔

حضرت انسؓ کے چچا غزوہ بدر میں شریک نہ ہوسکے تھے،اس لیے ہمیشہ یہ کانٹا ان کے دل میں کھٹکا کرتا تھا۔غزوہ اُحد پیش آیا تو اس میں اس جاں بازی سے لڑ کر شہید ہوئے کہ ان کی بہن کا بیان ہے کہ تیر،تلوار اور نیزے کے اسی سے زیادہ زخم جسم پر تھے۔میں نے صرف انگلیوں سے انہیں پہچانا۔

ایک بار ایک صحابیؓ نے معرکہ جنگ میں یہ روایت کی کہ''جنت کے دروازے تلوار کے سایہ کے نیچے ہیں''۔ایک صحابی اٹھے اور کہا''تم نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟''بولے''ہاں''وہ وہاں سے اٹھ کر اپنے رفقا کے پاس آئے،سلام کرکے ان سے رخصت ہوئے،تلوار کا میان توڑ کر پھینک دیا اور دشمن کی صف میں گھس کر لڑے اور شہید ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن ثابتؓ کو طاعون ہوا،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لیے تشریف لائے تو آثار موت طاری ہوچکے تھے،عورتیں رونے پیٹنے لگیں،ان کی صاحب زادی روتی تھیں اور کہتی تھیں کہ''مجھے توقع یہ تھی کہ آپؓ شہید ہوں گے،آپؓ نے جہاد کا سامان مکمل بھی کرلیا تھا،اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو نیت کا ثواب مل چکا''۔

حضرت عمرو بن الجموحؓ ایک بوڑھے اور لنگڑے صحابی تھے۔غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لنگڑا پن کی وجہ سے ان کو مدینہ ہی میں چھوڑ دیا تھا لیکن غزوہ اُحد میں انہوں نے بیٹوں سے کہا کہ''مجھے میدان جہاد میں جانے دو''سب نے کہا''آپ کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے معاف کردیا ہے''بولے''افسوس تم نے مجھے بدر میں جنت سے محروم رکھا اور اب اُحد میں بھی محروم رکھنا چاہتے ہو؟''۔یہ کہہ کر روانہ ہوئے۔جب لڑائی کا وقت آیا تو بولے''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!اگر میں شہید ہوجاؤں تو اسی طرح لنگڑاتا ہوا جنت میں پہنچ جاؤں گا؟''ارشاد فرمایا''ہاں''۔یہ سن کر آگے بڑھے،لڑے اور شہید ہوئے۔

☆☆☆☆☆

17 مئی:صوبہ فراہ......گورنر ہاؤس پر چار فدائین کا استشہادی حملہ......گورنر کے سیکرٹری سمیت 13 فوجی ہلاک......اسسٹنٹ گورنر سمیت 40 سے زائد پولیس اور سرکاری اہل کار زخمی

نکل جائے دم تیرے قدموں کے اوپر

حافظ ابن الامام

یوں تو عشق و محبت کے کئی عجیب و غریب قسم کے واقعات (کچھ سچّے ، کچھ جھوٹے من گھڑت قسم کے ناول ، کہانیاں ، افسانے) ہم نے پڑھ رکھے ہیں ۔ اور ان واقعات سے ہم حد درجہ متاثر بھی ہوتے رہتے ہیں ۔ پھر نہ صرف متاثر بلکہ عملی زندگی میں بھی ہم ان واقعات کے سبق آموز اور اچھے اچھے پہلوؤں کو (جن سے ہماری دنیا سنورتی ہو) اپنی زندگیوں میں لانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ۔ لیکن کیا کبھی ہم نے یہ سوچنے کی زحمت گوارا کی ہے کہ یہ واقعات ہماری دینی زندگی میں ہمارے کتنے معاون ہیں؟ کیا یہ ہمیں شریعت پر عمل پیرا ہونا سکھاتے ہیں؟ کیا یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ حیاتِ طیبہ کو اپنانے میں تعاون کرتے ہیں؟ اور کیا یہ واقعات ہمیں اللہ کا فرماں بردار بننے ، اس کی رضا حاصل کرنے ، اس کے دین کو ، اس کے حکم کو پوری دنیا میں نافذ کرنے کا مشن دیتے ہیں؟ ۔ کیا یہ سرکارِ دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوانہ بناتے ہیں ۔ ان کی سنتوں پر فدا ہونا سکھاتے ہیں؟ کیا یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ، ان کی حفاظت میں پوری دنیا سے ٹکرا جانے کا درس دیتے ہیں؟ کیا یہ ہمیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر مرمٹنا اور فنا ہو جانے کا 'فرض' یاد دلاتے ہیں؟ اس کا جواب اگر نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو پھر ہم کیوں ان فحش ، 'عورت' اور 'دولت' کا پجاری بنانے والے قصوں اور داستانوں میں اپنا دین اور وقت برباد کرتے رہیں! کیوں ہم صرف ذہنی عیاشی کے لیے اپنی دنیا اور آخرت داؤ پر لگائیں!

آیئے! آج ہم ایک ایسا واقعہ پڑھتے ہیں جو ہمارے ایمان کو تازہ کر دے ۔ جو ہمیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سچّا عاشق بننے میں مدد دے...... جو ہمیں اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پہ مرمٹنا سکھائے ۔ جو ہمیں مقصودِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا ، ان کے عشق میں کٹ مرنے کا ، ان کی ناموس پر قربان ہونے کا ایک ایسا معیار ، اور ایک ایسی مثال دے جس کی تاریخِ انسانی میں کوئی مثال نہ ہو ۔ آیئے آج ہم چودہ سو سال پیچھے جاتے ہیں ۔ جہاں احد پہاڑ کے دامن میں ایک عجیب معرکۂ حق و باطل برپا ہے ۔ جو کہ معرکۂ عشق و محبت بھی ہے ، اور معرکۂ فدائیت و فنائیت بھی ہے ۔ جہاں کچھ نوجوانوں کا بے محابا عشق ہے ، کچھ بوڑھوں کی بے مثال فنائیت ہے ، کچھ نازک اندام خواتین کا لازوال اندازِ دفاعیت ہے ۔ جاں نثاری اور جاں بازی کی ایسی صورت حال ہے جس کی نظیر تاریخ کائنات میں کہیں نہیں مل سکتی ۔ آیئے ! ذرا دیکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں ۔

یہ میدان احد ہے ۔ جہاں ایک طرف مہاجرین و انصار جمع ہیں ۔ اور دوسری طرف اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن مشرکین موجود ہیں ۔ یہاں تاریخ اسلامی کا ایک عظیم معرکہ برپا ہے ۔ مسلمانوں کی اچھی بھلی فتح ایک چھوٹی سی 'اجتہادی خطا' کی وجہ سے شکست میں بدل چکی ہے ۔ خالد بن ولید کے حملے سے کہرام مچا ہوا ہے ۔ اس ناگہانی آفت سے یکسر کایا پلٹ چکی ہے ۔ مسلمانوں کا جانی نقصان ہونے لگا ۔ بھگدڑ سی شروع ہو گئی ۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حفاظتی دستہ بھی تھوڑی دیر کے لیے منتشر ہو گیا ۔ کافروں کی بھرپور کوشش ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی طرح (نعوذ باللہ) ختم کر دیں ۔ اور وہ اسی میں اپنی ساری طاقت صرف کر رہے تھے ۔ ایسے میں کچھ عاشقوں کی جاں نثاری چشمِ فلک حیرانی سے دیکھ رہی تھی ۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سات انصاری اور دو قریشی صحابہ کے ساتھ اکیلے رہ گئے ہیں ۔ جب حملہ آور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل قریب پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **من یرد ھم عنا و له الجنة، او ھو رفیقی فی الجنة۔** ''کون ہے؟ جو انہیں ہم سے دفع کرے اور اس کے لیے جنت ہے ۔ یا (یہ فرمایا کہ) وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا'' ۔ اور ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ فرمایا: **من رجل یشری لنا نفسه۔** ''کون ہے؟ جو ہمارے لیے اپنی جان فروخت کرے'' ۔ یہ سنتے ہی ایک انصاری صحابی آگے بڑھے اور اس جاں بازی سے لڑے کہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں شہادتِ باسعادت حاصل کی ۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے ساتوں انصاری صحابی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں اپنی جانیں فدا کرنے لگے ۔

ان میں سے آخری انصاری صحابی حضرت عمارؓ بن یزید (یا زیاد) بن السکن تھے ۔ وہ اس حد تک لڑے کے زخموں سے چور ہو کر گر پڑے ، اور مزید حرکت کرنے کی سکت بھی باقی نہ بچی ۔ لیکن ابھی سانس چل رہی تھی ۔ ادھر باقی دو قریشی صحابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں تنہا بچ گئے ، ان کا ذکر ہم بعد میں کرتے ہیں لیکن اس سے پہلے حضرت ابن السکنؓ کا عشق دیکھتے چلیں ۔ زخموں سے چور گرے ہوئے ہیں ، حرکت کے قابل نہیں ، لیکن اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑی ہی حسرت زدہ نگاہوں سے دیکھے جا رہے ہیں ، جیسے کچھ کہنا چاہتے ہوں ، (کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ گواہ رہیے گا ۔ میں نے اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ، جب تک جان میں جان تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا ، اپنے عشق کا ثبوت دیا ، اب کیا کروں کہ کچھ کر نہیں سکتا ۔ آپ

17 مئی: صوبہ بدخشاں......... ضلع وردج......... مجاہدین کا حملہ......................... فرنٹیئر کور کے 35 اہل کار ہلاک......... متعدد زخمی ہوئے

صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ کے ہاں میری شفاعت کیجیے گا، میرے عشق پر خلوص کا اقرار کیجیے گا)۔ یہ یا ایسا ہی کچھ کہنا چاہتے ہوں۔ اتنے میں کچھ صحابہ اور آ جاتے ہیں، ادھر حضرت ابن السکنؓ زخموں سے چور کراہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھے جا رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو حکم دیتے ہیں کہ ان کو ہمارے قریب لے آئیں، حضرت ابن السکنؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جاتے ہیں، قریب آ کر حضرت ابن السکنؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پہ اپنا رخسار رکھ دیا، اور اسی حالت میں آپؓ نے جامِ شہادت نوش فرمایا، انا لـلّٰه و انا الیه راجعون۔ سبحان اللہ! کیسی حسین شہادت ہے، کہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پہ جان دی۔ گویا ان کی یہ تمنا پوری ہوئی کہ

ے نکل جائے دم تیرے قدموں کے اوپر
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

اب ذرا واپس جنگ کے منظر کی طرف آتے ہیں، جو دو قریشی صحابی باقی بچے ان میں سے ایک حضرت طلحہؓ ہیں۔ جو آگے بڑھ بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آتے تیروں کو اپنے ہاتھوں سے روکتے ہیں، فدائیت کا جذبہ ایسا ہے کہ زخم بے حساب ہیں، جسم چھلنی ہے، خون بہہ رہا ہے، تیروں کو روک روک کے ہاتھ شل ہو چکے ہیں مگر آتشِ عشق ہے کہ بھڑکتی ہی جا رہی ہے، محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم لگے یہ ہرگز گوارا نہیں۔ اس سے بڑھ کر ان کی وفا داری کی صداقت کیا ہوگی کہ ان کی فدائیت و فنائیت کو دیکھ کر لسان نبوت سے یہ بشارت عطا ہوتی ہے کہ: او جب طلحه، یعنی ''طلحہ نے اپنے اوپر جنت واجب کر لی''۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ''جو شخص کسی شہید کو روئے زمین پر چلتا ہوا دیکھنا چاہے وہ طلحہؓ کو دیکھ لے''۔

سبحان اللہ! ذرا سوچئے کہ کیا عالم ہوگا ان کے عشق کی انتہاؤں کا، اور کیسی جاں بازی ہوگی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ جیسے عاشق رسول بھی یہ کہا کرتے تھے کہ ''احد کا دن تو طلحہ ہی کا رہا''۔ پھر ایک دوسرے قریشی ہیں جو ان کے ساتھ ہی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہ گئے تھے۔ یہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ہیں۔ یہ اس پھرتی سے تیر برسا برسا کر اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کر رہے ہیں کہ آنکھیں دنگ رہ جاتی ہیں۔ دشمن کو قریب آنے کا موقع ہی نہیں ملتا کہ حضرت سعدؓ تو برق بنے ہوئے ہیں۔ کیا کہنے ہیں ان کی شجاعت کے، سبحان اللہ! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھی سارے تیر عنایت کر دیے اور فرمایا: ارم فداک ابی و امی۔ یعنی ''اے سعد! تیر پھینکو! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں''۔ اللہ اکبر! کسی صحابی کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تم قربان ہوں سوائے حضرت سعدؓ کے۔ ذرا تصور کریں کہ کیسی جاں بازی کا مظاہرہ کیا ہوگا، اور کتنی محبت ہوگی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ہر چند کہ ادھر جاں نثاری کی داستانیں رقم ہو رہی ہیں، اور مؤمنین اپنی پوری کوششوں میں مصروف ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بال بھی بیکا نہ ہو۔ لیکن رب العرش العظیم کو ابھی اور امتحان مقصود تھا، اسی لیے کافر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وار کرنے میں کامیاب ہو ہی گئے۔

سب سے پہلے عتبہ بن ابی وقاص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلو کے بل گر گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نچلا رباعی دانت ٹوٹ گیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نچلا ہونٹ بھی زخمی ہو گیا۔ پھر عبداللہ بن شہاب زہری نے آگے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پتھر سے زخمی کر دی۔ ایک اور خبیث عبد اللہ بن قمیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر تلوار سے ایسی سخت ضرب لگائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافی عرصہ اس کی تکلیف محسوس کرتے رہے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوہری زرہ نہ کٹ سکی۔ اس خبیث نے ایک اور وار کیا، اس دفعہ تلوار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سے نیچے کی ابھری ہوئی ہڈی پر لگی جس کی وجہ سے خود کی کڑیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک میں دھنس گئیں۔ اسی نازک لمحے میں اللہ نے اپنی مدد نازل فرمائی، چنانچہ حضرت جبریلؑ اور حضرت میکائیلؑ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دو آدمیوں کی صورت میں لڑنے لگے۔

یہ سارا حادثہ چند ہی لمحات میں پیش آ گیا، ورنہ صحابہ کرامؓ کچھ ہی دیر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ لیکن جب وہ پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو چکے تھے۔ سب سے پہلے حضرت صدیق اکبرؓ اور پھر باقی صحابہؓ آئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا کہ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم شدید زخمی ہیں، چہرۂ انور لہولہان ہے۔ انہوں نے چاہا کہ خود کی کڑیاں نکالیں لیکن حضرت ابوعبیدہؓ آگے بڑھے اور کہا: ''خدا کا واسطہ دیتا ہوں مجھے نکالنے دیجیے''۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے منہ سے کڑی پکڑ کر آہستہ آہستہ نکالنی شروع کی تاکہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تکلیف نہ ہو، ایک کڑی تو نکل گئی لیکن اس کوشش میں ان کا اپنا ایک نچلا دانت گر گیا۔ دوسری کڑی کے لیے حضرت ابوبکرؓ پھر آگے بڑھے لیکن انہوں نے پھر کہا: ابوبکر! آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں مجھے کھینچنے دیجیے! اس کے بعد دوسری کڑی نکال کر اپنا دوسرا دانت بھی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کیا۔

حضرت ابوسعید خدریؓ کے والد مالک بن سنانؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور سے خون چوس چوس کر صاف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تھوک دو! انہوں نے کہا، واللہ اسے تو میں ہرگز نہ تھوکوں گا۔ اس کے بعد پلٹ کر لڑنے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کسی جنتی آدمی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ انہیں دیکھے'' چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔ اس کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد کافی دیر خوں ریز لڑائی ہوتی رہی۔ حضرت ابوطلحہؓ آپ صلی اللہ علیہ

18 مئی: صوبہ فراہ...... ضلع بالا بلوک...... مجاہدین کے افغان اہل کاروں پر تابڑ توڑ حملے...... 5 انٹیلی جنس اہل کار، تین فوجی اور تین پولیس اہل کار ہلاک...... جب کہ 7 اہل کار زخمی

وسلم کے آگے سپر بن کر کھڑے ہو جاتے، اور کھینچ کھینچ کر تیر چلاتے، جاں بازی کا یہ عالم ہے کہ اس دن دو یا تین کمانیں توڑ ڈالیں، جب کوئی تیر چلاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا کر دیکھتے کہ تیر کہاں لگا ہے، تو فوراً حضرت ابوطلحہؓ کہتے: ''میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا کر نہ دیکھئے، کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تیر نہ لگ جائے، میرا سینہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے کے آگے ہے''۔

ادھر دوسری جانب حضرت ابودجانہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہو گئے اور اپنی پیٹھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ڈھال بنا دیا۔ کیا کہنے ہیں اس شجاعت کے، تیر پر تیر لگ رہے ہیں پیٹھ پہ، اعضا کٹتے ہیں تو کٹ جائیں لیکن مجال ہے کہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے ہٹ جائیں۔ ایک اور چھلاوہ سا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں، بائیں تلوار چلا رہا تھا۔ یہ حضرت ام عمارہؓ ہیں جو سرورِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کسی بجلی کی مانند کر رہی ہیں۔ زخم پہ زخم کھا رہی ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کے کس کی جان قیمتی ہے۔

ایک بات یہ بھی ذہن نشین رہے کہ ایسا نہیں تھا کہ صحابہ کرامؓ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بچاتے رہے جب کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بس ان کے پیچھے ہی چھپتے رہے (نعوذ باللہ)۔ نہیں واللہ نہیں! یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی شجاعت و بہادری تھی کہ ایسے گھمسان میں بھی پہاڑوں سے بڑھ کر ثبات دکھایا۔ وگرنہ کون ہے جو اتنی استقامت سے کھڑا رہ سکتا تھا۔ حالانکہ باقی سب تو اس اچانک یلغار سے، کچھ دیر کے لیے ہی سہی، منتشر تو ہو ہی گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی اربوں کھربوں رحمتیں ہوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ کفار کا پورا لشکر اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر ایک لمحے کے ہزارویں حصّے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل نہیں گھبرایا۔

بہر کیف! یہ تو چند مختصر سی سطور ہم نے بحرِ سیرت میں سے بھی صرف غزوہ احد کی ایک خاص صورت حال کے حوالے سے نقل کی ہیں۔ جن کے پیش کرنے کا مقصد صحابہ کرامؓ کا جذبہ عشقِ رسول اور شمعِ رسالت پر دیوانہ وار فدا ہونا بتلانا تھا۔ اور یہ واضح کرنے کوشش تھی کہ صحابہ کس طرح ناموس محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر خود تو کٹ مرنے کو تیار تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال بھی بیکا ہونا گوارا نہ تھا۔ صحابہ کرامؓ کے عشقیہ واقعات کے تو پورے پورے دفتر موجود ہیں، الحمد للہ۔ جو لوگ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کرتے ہوں وہ اُن تفصیلی کتابوں سے استفادہ کریں! ہم تو عشقِ رسول پر چھوٹا سا اقتباس پیش کر کے یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ:

اے میرے نوجوان بھائیو! آج تم دنیا کی نیرنگیوں میں کھوئے جاتے ہو۔ تم سارا وقت یا تو دنیا کی تعلیم کو دیتے ہو، جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کر کے طاغوت کی طرف لے جاتی ہے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے بے بہرہ کرتی ہے۔ یا پھر کافروں، مشرکوں کی گندی فحش فلمیں، گانے بھی تمہارا بہت سا وقت لیتے ہیں۔ ہاں! تمہیں جھوٹے اور فحش قسم کے ناول، اور ان میں محض عورتوں کے شرم وحیا سے عاری مکروہ کردار بہت محظوظ کرتے ہیں۔ تمہاری زندگی کا بیش تر حصّہ انٹرنیٹ، اور موبائل فون پر 'چیٹنگ' اور 'گپ شپ' میں گزرتا ہے۔

کیا کبھی سوچا بھی ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا کیا ذمہ داریاں فرض کی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر امتی پر کیا حقوق ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے کیا تقاضے ہیں۔ عالمِ اسلام کو تم سے کیا امیدیں ہیں۔ کل جب اللہ کے دربار میں کھڑا ہونا ہے اور ہر سوال کا جواب دینا ہے تو ذرا سوچو! اگر اللہ تعالیٰ نے ہم سے پوچھ لیا کہ میری کتاب کو کتنا وقت دیا تھا؟ میرے دین کے لیے کتنی محنت کی؟ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کتنی محبوب تھی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ کتنا اپنایا؟ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی کس حد تک حفاظت کی تھی؟ کی بھی تھی یا نہیں؟ محبوبِ الٰہی صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت تھی؟ تھی بھی سہی کہ نہیں؟

اے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے جوانو! خدارا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے لیے اٹھ کھڑے ہو! آج دنیا بھر میں ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کی جا رہی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے بنائے جا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہ ایذا دی جا رہی ہے۔ مگر آہ! ہم ابھی تک غفلت کی نیند میں سوئے ہوئے ہیں۔ آج ہم بے حسی اور بے غیرتی کی تمثیل بن چکے ہیں۔ ہمیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بے عزتی کی کوئی پرواہ نہیں۔ ہائے ہائے! آج کفار ہم پہ ہنستے ہیں، آوازے کستے ہیں، اور دنیا بھر میں یہ ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ ان مسلمانوں میں اب کوئی دم خم نہیں۔ یہ صرف احتجاجی جلسے جلوس کر کے 'فرض' ادا کر لیتے ہیں۔ اب ان میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر کٹ مرنے والا کوئی نہیں۔

میرے بھائیو! اٹھو! ان کا یہ دعویٰ خاک میں ملا دو۔ ان کے غرور کا سر نیچا کر دو۔ ان کو دکھا دو، اپنے اندر عشقِ رسول کا بھڑکتا ہوا آتش فشاں۔ تم جہاں کہیں بھی ہو، آج سے ہی گستاخانِ رسول کے خلاف کام شروع کر دو۔ اس فریضے کی اہمیّت کو سمجھو۔ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا ثبوت دو۔ میں نے شروع میں اسی لیے غزوہ احد کا منظر پیش کیا تھا۔ کہ ہمارے سامنے صحابہ کرامؓ کی جاں نثاری کا معیار آ جائے، ہمیں معلوم ہو جائے کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کس انداز میں کیا جاتا ہے۔

مجاہدین کے رہنما اپنے درس ''النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم'' میں فرماتے ہیں کہ ''صحابہ کرامؓ نے کل کو اگر ہم سے یہ سوال کر لیا کہ، ہم نے تو اپنی زندگیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بال بھی زمین پر نہیں گرنے دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کا ایسے دفاع کیا۔ تم نے کیا کیا جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا! تو اس ایک ارب امت

18 مئی: صوبہ بدخشاں............ضلع جرم............مجاہدین کا پولیس چیف کے قافلے پر حملہ............2 رینجر گاڑیاں تباہ............11 پولیس اہل کار ہلاک اور زخمی

کے پاس کیا جواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائیں اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو دفاعِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اٹھ کھڑے ہونے کی توفیق نصیب فرمائیں''۔

میرے بھائیو! مرنا تو ایک دن لازمی ہے۔ تو کیوں نہ ہم ناموسِ رسالت پر مرمٹیں۔ آج بھی روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ندائیں آرہی ہیں کہ '' کون ہے؟ جو ان (خبیثوں) کو ہم سے دفع کرے''۔ اور میدانِ احد میں اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے وقتی طور پر صحابہؓ کے منتشر ہونے پہ فرمایا تھا: الیّ یاعباداللہ، الیّ یاعباداللہ'' یعنی میری طرف آؤ! اے اللہ کے بندو! میری طرف آؤ! اے اللہ کے بندو!''۔ بعینہٖ یہی صدا آج بھی اٹھتی ہے مسجدِ نبوی سے۔ لیکن ہم نے اپنے کان بند کیے ہوئے ہیں۔ ہماری غیرت وحمیت کی زمینوں پر بزدلی کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ ہمارے ایمان 'وھـــن' کی غلاظت میں لتھڑے ہوئے ہیں۔

میرے بھائیو! میرے محترم جوانو! اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پکار پر لبیک کہو! ان کی نصرت کے لیے جان پر کھیل جاؤ! آج اس ذلت وخواری کے عالم میں صرف جہاد (یعنی مسلح قتال) ہی ہے جس کے ذریعے سے ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دینِ نبی کا دفاع کر سکتے ہیں!۔ پس جہاد کا علم اٹھالو! اور دہر میں اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اجالا کردو!۔ آپ سوچتے ہوں گے کہ میں سب سے زیادہ نوجوانوں اور جوانوں ہی کو کیوں کہہ رہا ہوں۔ اس کی بھی ایک وجہ ہے۔ دین کی نصرت اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کے لیے اپنی جانیں دینے والوں میں تاریخ گواہ ہے کہ نوجوان پیش پیش تھے۔

آؤ! میں تمہیں ایک چھوٹی سی مثال بھی دے دیتا ہوں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خاندانِ عبدالمطلب کو کھانے پر بلایا، اور اس مجلسِ ضیافت میں ان کے سامنے اپنی دعوت پیش کی اور کہا کہ '' کون اس مہم میں میرا ساتھ دیتا ہے'' مجلس میں سکوت چھا جاتا ہے۔ اس سکوت کے اندر تیرہ برس کا ایک لڑکا اٹھتا ہے اور وہ الفاظ کہتا ہے جو آج ہم سب کے لیے چراغِ راہ ہیں، وہ کہتا ہے:'' اگرچہ میں آشوبِ چشم میں مبتلا ہوں، اگرچہ میری ٹانگیں پتلی ہیں، اگرچہ میں ایک بچہ ہوں، لیکن میں اس مہم میں آپ کا ساتھ دوں گا''۔ میرے بھائیو! آپ جانتے ہیں کہ یہ نوجوان کون تھا؟ یہ حضرت علیؓ تھے، جو نوعمری کے ضعف اور طبعی کمزوریوں کے باوجود اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اور پھر چشمِ فلک دیکھتی ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ انہی حضرت علیؓ کو اکثر جنگوں میں محمدی علم تھمایا جاتا تھا، اور آپ کو بتاؤں کہ دشمن کا سارا زور مقابل لشکر کا علم گرانے پر ہوا کرتا ہے۔ پھر جیسے ہی علم گرتا، اس لشکر کی شکست تصور کر لی جاتی تھی۔ لیکن قربان جائیں صحابہ کرامؓ کی وفاداریوں پر کہ کبھی اسلام کا جھنڈا گرنے نہ دیا، خود تو کٹ کٹ کے گرتے رہے لیکن اسلام کے جھنڈے کو سربلند کر گئے۔

آج اس امت کے ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ اسلام کے اس جھنڈے کو سربلند کرے، آگے بڑھ کر اس کو تھام لے، کیا جوان اور بوڑھا، اور کیا مرد وزن، سب کا فرض ہے کہ اس 'محمدی جھنڈے' کو سرنگوں ہونے سے بچائے۔ اے میری امت کے جوانو! اے میرے بھائیو! خدارا اپنے فرض کو پہچانو، اپنے سچے امتی ہونے کا ثبوت دو۔ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو، اپنے دین کے دشمنوں کو، اپنے قرآن کے دشمنوں کو پہچانو! کیا اب بھی ان کی شناخت میں کوئی ابہام رہ گیا ہے، کوئی کسر رہ گئی ہے؟ کیا اب بھی ان خبیثوں کے جرائم قابلِ گرفت نہیں؟ کیا اب بھی جھرجھری لے کر جاگنے کا وقت نہیں آیا؟ آخر کب تک ہم ان ظالموں کو ڈھیل دیتے رہیں گے کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیتے رہیں، ان کی عزت وناموس کو اپنی شیطانی حرکتوں کا نشانہ بناتے رہیں۔ آج یہ امت تفرقوں میں بٹی ہوئی ہے، منتشر ہو چکی ہے۔ لیکن ایک بات جو مشترک ہے وہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ہاں! یہی جذبہ واحد سرمایہ رہ گیا ہے اس امت کے پاس، اور اسی جذبے یعنی عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دفاعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبے پر یہ امت ایک بار پھر متحد ہو سکتی ہے۔ بلکہ ضرور بالضرور ہونا چاہیے۔ ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد آہنی دیوار بن کر کھڑے ہو جائیں، اور ہر مومن کا دل اسی ایمانی غیرت سے سرشار ہو کہ

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

☆☆☆☆☆

18 مئی: صوبہ بدخشاں.........ضلع جرم.........مجاہدین کا پولیس چیف کے قافلے پر حملہ.........2 رینجر گاڑیاں تباہ.........11 پولیس اہل کار ہلاک اور زخمی

(آداب المعاشرت)

مسلمان بھائی سے تعزیت کرنے کے آداب

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام میں حدیث اور فقہ کی خدمت کے حوالے سے ایک معروف شخصیت ہیں۔ آپ ۱۹۱۷ء میں شام میں پیدا ہوئے۔ ازہر میں آپ کے اساتذہ میں شیخ راغب الطباخ، شیخ احمد الزرقا، شیخ مصطفیٰ الزرقا شامل ہیں۔ ۱۹۶۶ء میں شام کی حکومت نے آپ کو گرفتار کرلیا، گیارہ ماہ بعد آپ رہا ہوکر ۱۹۶۷ء میں سعودی عرب منتقل ہوگئے۔ آپ نے علم دین کے حوالے سے جامعہ ابن سعود (ریاض)، جامعہ ام درمان الاسلامیہ (سوڈان)، جامعہ صنعا (یمن) کے علاوہ دنیا کے اکثر مسلم خطوں میں درس وتدریس کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو محدث عبدالفتاح الحلبی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مفتی محمد شفیعؒ آپ کے بارے میں کہتے ہیں ''ملک شام (حلب) کے عالم شیخ عبدالفتاح ابوغدہ جو علامہ زاہد کوثری مصری کے خاص شاگرد ہیں اور علوم قرآن وحدیث میں حق تعالیٰ نے اُن کو خاص مہارت عطا فرمائی ہے''۔ آپ کے شاگرد رشید مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ العالی نے آپ کی کتاب ''من ادب الاسلام'' کا اردو ترجمہ کیا ہے، جس کا ایک حصہ نذر قارئین ہے۔

ادب: جب آپ اپنے بھائی، رشتہ دار یا جاننے والے کے پاس اس کی مصیبت میں تعزیت کے لیے جائیں تو مستحب یہ ہے کہ اپنے فوت شدہ بھائی کے لیے دعا بھی کریں۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی تھی اوران کے گھر والوں سے تعزیت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے اللہ! تو ابوسلمہ کی مغفرت فرما، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما، پیچھے رہ جانے والوں اور باقی ماندہ لوگوں کے لیے اس کا خلیفہ بن جا، ہماری اور اس کی مغفرت فرما، اے رب العالمین! اور اس کی قبر کو کشادہ اور روشن کردے'' (مسلم)۔

جس شخص سے آپ تعزیت کررہے ہیں اس سے آپ کی گفت گو ایسی ہو کہ جس سے اس کی مصیبت کا غم ہلکا ہو، وہ اس طرح کہ آپ اس کے سامنے مصیبت پر اجر اور اس پر صبر کرنے پر اجر وثواب کا ذکر کریں اور یہ کہ دنیا فانی اور ختم ہونے والی ہے اور آخرت ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے۔

اس سلسلہ میں اس سے متعلّق بعض آیات کریمہ اور احادیث شریفہ ذکر کی جائیں، نیز سلف صالحین کے اقوال پیش کیے جائیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَOالَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعونَ Oأُولَـئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَـئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ(البقرة: ۱۵۵ تا ۱۵۷)

''تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوش نودی کی) بشارت سنادو۔ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے راستے پر ہیں''۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَما الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلاَّ مَتَاعُ الْغُرُورِ(آل عمران: ۱۸۵)

''ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ تو جو شخص آتش جہنّم سے دور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچ گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے''۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍOوَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (الرحمن: ۲۶، ۲۷)

''جو مخلوق زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی''۔

اور جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد:

''اے اللہ میری مصیبت میں مجھے اجر عطا فرما اور اس سے مجھے بہتر بدل عطا فرما''۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول:

''اللہ ہی کے لیے ہے جو اس نے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا، اور ہر چیز کا اس کے ہاں ایک وقت مقرر ہے''۔ (بخاری ومسلم)

اور جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ قول جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحب زادے ابراہیم کو وداع کرتے وقت فرمایا، جب ان کی وفات ہوئی:

''آنکھیں پرنم ہیں، دل غمگین ہے اور ہم وہی بات کریں گے جو ہمارے رب کو راضی کرنے والی ہے اور اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی پر غمگین ہیں''۔ (بخاری ومسلم)

(بقیہ صفحہ ۷۱ پر)

18 مئی: صوبہ غور.........ضلع شینکوٹ.........مجاہدین کا پولیس اہل کاروں کی تین چوکیوں پر حملہ.........10 پولیس اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے

(بیادِ محسن امت شیخ اسامہ بن لادنؒ) (قسط سوم)

امام کے ہمراہ گزرے ایام

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ

الحمدللّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللّٰہ وعلی آلہ وصحبہ ومن والاہ

امام مجدد اور مجاہد بطل شیخ اسامہ بن لادن رحمۃ اللہ علیہ کی یادوں کے تذکرے کی یہ دوسری نشست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اُن کے ساتھ اپنی رحمتوں کے سائے تلے جمع فرمائے، آمین۔ جیسا کہ سابقہ نشست میں مَیں یہ گذارش کر چکا ہوں کہ محسن امت کے ساتھ میری یادوں پر مشتمل گفت گو کا یہ سلسلہ غیر رسمی اور فی البدیہہ نوعیت کا ہوگا۔

شیخ رحمہ اللہ کی شخصیت کا ایک بڑا خوب صورت گوشہ، جس سے آپ کے نزدیک رہنے والے لوگ بخوبی واقف ہیں......آپ کا تنظیمی اور جماعتی تعصب سے بالکل پاک ہونا تھا۔ آپ اُن چند لوگوں میں سے تھے جو اس تاثر سے اس درجہ پاک ہوتے ہیں......کمال تو بہر حال اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، تاہم شیخ اسامہ رحمہ اللہ اس حوالے سے ایک نمونے کی حیثیت رکھتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ میں فتح جلال آباد کے لیے کیے گئے حملوں میں مجاہدین کی قیادت کے لیے جب شیخ کی جگہ پر پہنچا تو میں نے ہر تنظیم کے مجاہدین کو آپ کے گرد جمع دیکھا۔ اخوان، الجماعۃ الاسلامیہ، جماعۃ الجہاد، عرب، عجم، جزیرۃ العرب، عراق......غرض یہ کہ مجھے یہ منظر دیکھ کر اُن پر رشک آنے لگا اور میں بے اختیار یہ کہہ اٹھا کہ ماشاء اللہ شیخ! آپ کس کمال سے لوگوں کو ایک مقصد پر اکٹھا کرنے اور اُن سب کو اجتماعی خیر کے کاموں پر لگانے میں کامیاب ہوگئے۔

شیخ رحمہ اللہ کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ قطع نظر اس بات سے کہ کسی شخص کا تعلّق کس تنظیم اور کس جماعت کے ساتھ ہے......آپ مسلمانوں کی مصلحت کے لیے ہر صاحبِ رائے شخص سے مشورہ کرتے تھے۔ بلکہ آپ دوسری تنظیموں سے تعلّق رکھنے والے کئی مجاہدین کو بھی اپنے کاموں میں استعمال کرتے اور اُنہیں مستقل ذمہ داریاں دیے رکھتے تھے۔ اور جس شخص میں بھی کسی کام کی صلاحیت دیکھتے تو اُس سے حتی الامکان استفادہ کرتے۔ اور اُسے کسی نہ کسی مشترکہ نوعیت کے کام میں لگائے رکھتے تھے۔

شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا شیخ عمر عبدالرحمٰن فک اللہ اسرہ کی رہائی کے لیے کوششیں صرف کرنا تنظیمی تعصب سے ہٹ کر اہل اسلام کے اجتماعی مسائل کا اہتمام کرنے کی ایک واضح مثال ہے۔ اس مسئلے میں شیخ کے خصوصی اہتمام کا میں ذاتی طور پر شاہد ہوں۔ آپ نے ایک سے زائد مرتبہ اس مسئلے پر گفت گو کا اہتمام کیا بلکہ خاص اس مسئلے کے لیے ایک خصوصی کانفرنس کا بھی اہتمام کیا۔ جس میں ایک سے زائد بھائیوں نے گفت گو کی اور یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ آپ ایسے ہر شخص کی ہر ممکن معاونت اور پشت پناہی کرتے جو شیخ عمر عبدالرحمٰن فک اللہ اسرہ کی رہائی کے لیے کسی بھی قسم کی سنجیدہ کوشش میں مصروف عمل ہو۔ کئی بھائی جو اس کام میں شریک تھے......جو میری یہ گفت گو سن بھی رہے ہوں گے......وہ بھی اس بات پر شاہد ہیں۔ ایک مرتبہ بعض بھائیوں نے......جو شیخ کی رہائی کے لیے کوشاں تھے......مجھ سے کہا کہ میں شیخ اسامہ سے اس مسئلے میں تعاون کے حوالے سے بات کروں......جس پر میں شیخ کے مقام پر پہنچا جو جلال آباد کے قریب ایک خوب صورت وادی میں واقع تھا......اس میں پتھریلے پہاڑ کے مابین بہت سی گھاٹیاں بنی تھیں۔ اور وادی کے دامن میں ریتلی زمین پر خوب صورت نہر جاری تھی......اس کے گردوپیش میں پودینے کی افزائش ہوتی تھی......یہ وہی مقام ہے جہاں شیخ رحمہ اللہ نے اپنی مشہور قسم اٹھائی تھی......کہ امریکہ تب تک سکون کا خواب بھی نہ دیکھ سکے گا جب تک کہ ہمیں فلسطین میں حقیقی امن نہ مل جائے......بہر حال میں اُس جگہ پہنچا اور شیخ اسامہ اور شیخ ابوحفص رحمہما اللہ سے اس موضوع پر گفت گو کی......تو شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں تو اس مقصد کی خاطر ہر کام کرنے کو تیار ہوں......آپ اُن بھائیوں سے سے پوچھئے کہ اگر مجھ سے کوئی کمی رہ گئی ہے تو میں اُس کا مداوا کرنے کو تیار ہوں......اس پر جب میں نے اُن بھائیوں کو بتایا کہ شیخ تو یوں کہہ رہے ہیں تو اُنہوں نے کہا کہ ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ شیخ نے کوئی کمی چھوڑی ہے......بس ہم دوسروں کو بھی اس کام کے لیے ابھارنا چاہتے ہیں......

الحمد للہ ہم نے رضائے رب اور مسلمان اسیروں......بالخصوص شیخ عمر عبدالرحمٰن کی رہائی کی خاطر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے امریکی یہودی وارن وائن سٹائن کو قید کیا ہے......جس کی رہائی کے لیے ہم نے جو شرائط رکھی ہیں......ان میں سے ایک شیخ عمر عبدالرحمٰن کی رہائی اور اُن کی باعزت اپنے گھر والوں کے پاس واپسی بھی ہے......اسی طرح ان شرائط میں عافیہ صدیقی، حسنہ بیوۂ شیخ ابوحمزہ مہاجر رحمہ اللہ اور اُن تمام قیدیوں کی رہائی شامل ہے جنہیں القاعدہ وطالبان سے نسبت کی وجہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ ان کے ساتھ کچھ مزید شرائط بھی ہیں جو آپ تفصیلی بیان میں دیکھ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ شیخ عمر عبدالرحمٰن کی رہائی جلد ممکن بنا دے۔ اور دیگر تمام مسلمان قیدیوں کو بھی آزادی کی نعمت عطا فرمائے۔

میری خواہش ہے کہ میں شیخ رحمہ اللہ کی چند دیگر صفات عالیہ کا بھی تذکرہ کروں۔ جن میں سرفہرست آپ کا زُہد تھا......حقیقت یہ ہے کہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا زُہد کوئی غیر معروف شے نہیں ہے......ہر شخص جانتا ہے کہ اس ارب پتی، غنی اور صاحبِ ثروت شخص

19 مئی: صوبہ خوست............ضلع علی شیر............فدائی مجاہد کا افغان نیشنل آرمی کے اہل کاروں پر استشہادی حملہ............12 اہل کار ہلاک............9 شدید زخمی

نے اپنا کُل کا کُل مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھپا دیا......لیکن یہاں میں آپ کی روزمرہ زندگی سے زُہد وغنا کی چند مثالیں آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا......شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے گھر میں جب کوئی داخل ہوتا تو اُن کے گھر کی حالت دیکھ کر حیران ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا......سادگی اور بے سروسامانی کی یہ حالت تھی کہ آپ کو وہاں لکڑی کی چند چار پائیوں اور پلاسٹک کی کچھ چٹائیوں کے علاوہ اور کچھ دیکھنے کو نہ ملتا تھا۔یعنی بالکل ہی بے سروسامانی والی کیفیت......شیخ جب کبھی ہمیں اپنے گھر کھانے پر بلاتے تو جو کچھ میسر ہوتا وہی آگے رکھ دیتے......روٹی، سبزی اور کبھی کبھی ساتھ چاول بھی......شیخ کی یہ خواہش تھی کہ مجاہدین اسی سادہ طرزِ زندگی میں عیش وعشرت سے دور رہتے ہوئے تربیت پائیں۔

یہاں تک کہ جب ہم قریۃ العرب میں تھے......اللہ تعالیٰ اس مبارک بستی کو اور تمام مقبوضہ سرزمینوں کو واپس لوٹائے......تو شیخ رحمہ اللہ طویل عرصے تک بھائیوں کو اس بات کی ترغیب دیتے رہے کہ وہ اپنے گھروں میں بجلی نہ لگوائیں......اگرچہ یہ بھی حقیقت ہے کہ قریہ کے دو مرکزی حصّے تھے، جن میں سے ایک باہر کی جانب واقع عمومی حصّہ تھا جس میں نوجوان مجاہدین اور دفاتر وغیرہ ہوتے تھے جب کہ دوسرا داخلی حصّہ تھا جس میں خاندان بستے تھے۔جو عام حصّہ تھا اس میں بجلی بھی موجود تھی اور کام کے لیے ضروری سہولیات بھی......لیکن جہاں تک داخلی حصّے کا تعلّق ہے تو اس میں شیخ ساتھیوں کو ہمیشہ ترغیب دیتے تھے کہ اپنے گھروں میں بجلی کا بندوبست نہ کریں اور اس کے بغیر ہی رہنے کے عادی بنیں۔بلکہ بعض اوقات وہ اس مسئلے میں ذرا سختی سے بھی کام لیا کرتے تھے۔میں کبھی کبھی اس بارے میں اُن سے تھوڑی بحث بھی کرتا تھا کہ آخر اس سختی کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ فرماتے "تاکہ مجاہدین اس تن آسانی کو جہاد کا دشمن سمجھیں اور اگر اُن کی تربیت اس سختی کے ماحول میں ہوگی تو وہ جہاد کی سختیاں آسانی سے جھیل سکیں گے"۔میں اُن سے کہتا کہ ان چھوٹی چھوٹی اشیا سے کسی نے کیا عیش وعشرت کا سامان لے لینا ہے؟ اور ویسے بھی جس کا دل چاہے گا وہ بازار سے جا کر اپنے لیے جنریٹر خرید لائے گا۔لیکن شیخ کہتے کہ یہ سہل پسندی انسان میں آہستہ آہستہ اپنی جگہ بنا لیتی ہے اور اگر مجاہدین کی تربیت ان سختیوں میں ہوگی تو بعد میں کسی قسم کی سختی اُنہیں اس راہ سے ہٹانے نہ پائے گی۔

تربیتی امور پر آپ کی بہت گہری نظر تھی۔تاہم میں ایک بات کا ذکر بھول گیا کہ انتہا درجے کی سادگی اور زُہد کے باوجود شیخ رحمہ اللہ مہمانوں کا اکرام کرنے میں بڑے کھلے ہاتھ کے مالک تھے۔آپ اُن کے لیے جانور ذبح کرتے اور بہترین کھانے سے اُن کا اکرام کرتے۔یہاں تک کہ قندھار میں جب وفود کا سلسلہ یکے بعد دیگرے کثرت سے جاری تھا اور ہر روز ایک یا دو دس بیس لوگوں کا کوئی نہ کوئی وفد ملاقات کے لیے آیا ہوتا تھا تو مہمانوں کی اس کثرت کی وجہ سے شیخ نے بکریوں کا ایک پورا ریوڑ خاص اسی مقصد کے لیے خریدا تھا تاکہ اُن کے لیے کھانے کی تیاری میں تاخیر نہ ہو۔اس کے بعد جب شیخ قریہ سے منتقل ہو گئے اور مہمانوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو گیا تو شیخ نے اُن کے لیے علیحدہ سے ایک مہمان خانہ بھی تعمیر کروایا......اللہ تعالیٰ جلد قندھار کی مبارک سرزمین کو دوبارہ سے آزادی عطا فرمائے۔

عام ساتھی جو باہری جانب عمومی شعبوں میں رہتے تھے......اُن کے کھانے کا بندوبست عام مطبخ سے ہوا کرتا تھا، جس میں عام طور پر سبزی اور دال کے سوا مشکل سے ہی کچھ ملتا تھا......لیکن جب کبھی مہمان آتے تو ساتھی بھی خوش ہو جاتے تھے کہ چلو آج کھانے میں کچھ بہتر اشیا اور گوشت وغیرہ بھی مل جائے گا......البتہ شیخ رحمہ اللہ سادہ رہن سہن کے باوجود جب بھی جہادی سفر پر نکلتے تو اپنے ساتھ موجود ساتھیوں کے خرچ میں نسبتاً زیادہ وسعت کیا کرتے تھے......پھر ویسے بھی شیخ کے جہاد کے علاوہ دیگر سفر تو ہوتے بھی نہیں تھے، اللہ تعالیٰ اُن کی یہ ساری مشقت قبول فرمائے۔خرچ میں اس تھوڑی زیادتی کو دیکھ کر میں نے ایک دفعہ پوچھا کہ شیخ کیا یہ ضرورت سے تھوڑا زیادہ نہیں؟ اس پر شیخ نے کہا کہ لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو، میرے ساتھ اُنہیں بڑی مشقت اٹھانی پڑتی ہے، اُن کی زندگی میں اُن کے اپنے لیے کوئی وقت نہیں ہے، اُن میں سے اکثر کو اپنے ذاتی معاملات نمٹانے کا وقت بھی نہیں ملتا، ان ساتھیوں کے لیے ہر لمحہ نفیر کا لمحہ ہوا کرتا ہے......کبھی شیخ آرہے ہیں، کبھی جا رہے ہیں، کبھی سفر کے لیے نکل رہے ہیں......جب کہ یہ ساتھی ہر وقت سائے کی مانند شیخ کے ساتھ ہوا کرتے تھے......اس لیے شیخ کہتے تھے کہ اس معاملے میں اِنہیں مستثنیٰ سمجھنا چاہیے، کم از کم ہم اس جانب سے تو اُنہیں کشائش دے سکیں۔یہ شیخ کے حسنِ ترتیب کا ایک نمونہ تھا۔

اسی طرح شیخ کا اپنے محافظین کے ساتھ بھی عجیب تعلّق تھا، جس کی بنیاد محض اللہ کی رضا پر قائم تھی۔یہ سب ساتھی محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر یہ سب مشکلات جھیلتے تھے......یہ تو کسی شخص کے لیے ممکن نہیں کہ وہ اُن لوگوں کو تھوڑا سا بھی بدلہ دے سکے......جو اپنی جانوں پر کھیل کر شیخ کی حفاظت کرتے تھے......کیونکہ اپنی جان سے بڑھ کر تو کوئی ایسی شے نہیں جس کی کوئی شخص قربانی دے سکے۔یہ ساتھی شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی حفاظت پر اللہ تعالیٰ ہی سے اجر کی امید رکھتے تھے۔

شیخ رحمہ اللہ کی حفاظت کی خاطر ان ساتھیوں کی فداکاری کا ایک واقعہ مجھے خصوصیّت سے یاد ہے۔افغانستان پر صلیبی جنگ شروع ہونے کے بعد شیخ مختلف جہادی مراکز کے دوروں پر تھے جب کہ میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔اسی سلسلے میں جب ہم جلال آباد پہنچے تو اُسی وقت افغانستان پر شدید بمباری کا سلسلہ شروع ہو گیا۔اور رات ہونے تک بمباری کا سلسلہ جلال آباد اور اُس کے اطراف تک پہنچ گیا۔یہاں تک کہ ہمیں شک ہونے لگا کہ جلد ہی بمباری کا یہ سلسلہ ہمیں بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔اس لیے ہم نے فوری طور پر منتشر ہونے کا فیصلہ کیا۔ہم جس گھر میں تھے اُس کی اگلی جانب ایک باغیچہ

19 مئی: صوبہ غزنی......صدر مقام غزنی شہر......نیٹو سپلائی کانوائے پر مجاہدین کا حملہ......4 سرف گاڑیاں مکمل طور پر تباہ......5 سیکورٹی اہل کار ہلاک......6 زخمی

تھا جب کہ پچھلی جانب کچھ کمرے بنے ہوئے تھے...... مجھے اُس وقت جو سمجھ آئی میں نے اُس کے مطابق پچھلی جانب بنے ہوئے کمروں کا رخ کیا۔ کیونکہ ایک کمرے کا گرنا پورے گھر کے گرنے سے تو بہتر تھا، جب کہ شیخ کو اُن کے محافظین اگلی جانب باغیچے کی طرف لے گئے۔ لیکن اُنہیں باغیچے میں کوئی ایسی شے نہ نظر آئی جس کی وہ آڑ لے سکیں۔ اس موقع پر اُنہوں نے شیخ کو فوراً دیوار کے ایک کونے کی جانب کر کے اُن کے گرد اپنے جسموں کی ایک دیوار بنادی تاکہ بموں کے پارچے اگر لگیں تو اُنہیں لگیں لیکن شیخ محفوظ رہیں...... یہ کچھ بات تھی شیخ اور اُن کے محافظین کے آپس کے غیر معمولی تعلّق کی......

اسی طرح شیخ کے انفاق فی سبیل اللہ کے حوالے سے ایک قابل رشک پہلو یہ ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے اپنا سارے کا سارا مال جہاد فی سبیل اللہ کے لیے وقف کر دیا اور میرا یہ گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا میں جو اعلیٰ مقام عطا فرمایا اور ان شاء اللہ آخرت میں بھی عطا فرمائے گا......اُس کا ایک بہت بڑا سبب آپ کا اپنے کُل مال کا خرچ کرنا تھا۔ ایک دفعہ میں نے شیخ ابو حفص رحمہ اللہ سے پوچھا کہ اے ابو حفص! آپ کے خیال میں کیا وجہ ہے جس کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے شیخ اسامہ کو لوگوں میں اس قدر محبت، عزت اور قبولِ عام عطا فرمایا ہے؟ آپ کے خیال میں اس کے پیچھے ان کا کون سا عمل ہے؟ اس پر شیخ ابو حفص رحمہ اللہ نے بھی یہی کہا کہ میرے خیال میں اس کا سبب اِن کا اپنے تمام تر مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دینا ہے...... میں نے کہا واللہ! آپ کی بات بالکل درست ہے...... شیخ اس معاملے میں انتہائی سخی تھے......ساتھ ساتھ آپ کا اللہ تعالیٰ پر توکل بھی عجیب تھا......آپ خرچ کر دیتے تھے اور پھر اللہ سے رزق کی امید لگا لیتے تھے......اور پھر آپ کو اللہ کی جانب سے رزق آ بھی جاتا تھا......

لوگوں کی اکثریت یہ سمجھتی ہے کہ شیخ اسامہ ارب پتی پیدا ہوئے، ارب پتی کے طور پر زندگی گزاری اور ارب پتی ہی اس دنیا سے رخصت ہوئے...... حالانکہ اکثر لوگوں کو معلوم نہیں کہ شیخ اسامہ جب سوڈان سے نکلے تھے تو آپ کو کثیر مال کا نقصان برداشت کرنا پڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ سوڈانی حکومت کو ہدایت دے جس نے شیخ اسامہ کے احسانات کو پس پشت ڈالتے ہوئے، شیخ کی نصرت سے پوری طرح ہاتھ کھینچ لیا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی افغانستان میں مجاہدین اور طالبان کے ذریعے نصرت عطا فرمائی۔ سوڈان کے حوالے سے ان شاء اللہ موقع ملنے پر تفصیلی گفت گو کریں گے۔ الغرض شیخ جب سوڈان سے نکلے تو اُن کی مالی حالت ویسی نہ تھی جیسا شیخ کی دولت وثروت کے بارے میں لوگوں کو تصور تھا۔ یہ صحیح ہے کہ شیخ اب بھی دولت مند تھے لیکن ان واقعات کے بعد آپ کے خرچ کا میزانیہ انتہائی محدود ہو گیا تھا۔ لیکن اس سب کے باوجود جہاد کے لیے آپ کے انفاقِ مال میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی تھی اور اس کی ایک زندہ مثال آپ کا نیویارک، واشنگٹن اور پنسلوینیا کے معرکوں کا مکمل بوجھ برداشت کرنا تھا۔

گیارہ ستمبر کے حوالے سے میں یہاں ایک اہم نکتہ بیان کرتا چلوں کہ امریکیوں اور اُن کے حاشیہ نشین عربی وغربی ذرائع ابلاغ کی خباثت کا ایک واضح مظہر یہ ہے کہ جب گیارہ ستمبر کے معرکوں کا ذکر آتا ہے تو یہ صرف نیویارک کے جڑواں میناروں کے ذکر پر ہی بس کر دیتے ہیں جب کہ پینٹا گون اور اُس چوتھے جہاز کا سرے سے ذکر ہی نہیں ملتا جو پنسلوینیا میں گر گیا یا شاید گرا دیا گیا۔ اور جس کا ہدف وائٹ ہاؤس یا کانگریس کی عمارت تھی۔ یہ لوگ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا ذکر تو کرتے ہیں لیکن تاریخِ انسانی کی سب سے بڑی عسکری قوت کی قیادت کے سر پر ہونے والے اُس حملے کا ذکر سرے سے گول کر جاتے ہیں اور جب گیارہ ستمبر کا دن آتا ہے تو اُن کا صدر ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی یادگار پر جا کر اپنے رنج و غم کا مصنوعی ڈرامہ رچاتا ہے اور یہ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح مجاہدین کو سفاک خونی اور وحشی ثابت کر سکے اور وہ بھی اس ڈھٹائی کے ساتھ گویا امریکی تو ایسے معصوم ہیں کہ اُنہوں نے جیسے کبھی کوئی جرم کیا ہی نہیں......حالانکہ یہی ہیں کہ جنہوں نے جاپان کو ایٹم بم سے تباہ کر دیا......اور جنہوں نے سرخ ہندیوں کی پوری کی پوری قوم کو نسل کشی کے ذریعے صفحہ ہستی سے مٹا دیا......لیکن سبحان اللہ! اس سب کے باوجود یہ بالکل معصوم اور بے گناہ ٹھہرے!!!

بہر حال شیخ ان غزوات پر پورے کھلے دل کے ساتھ خرچ کیا کرتے تھے...... یہاں تک کہ شیخ نے خود ایک دفعہ ہمیں بتایا کہ ایک موقع پر اُن کے پاس صرف مجاہدین کے گھرانوں کے لیے کچھ نہ بچا تھا......اسی اثنا میں گیارہ ستمبر کے فدائی شیروں کی تربیت پر مامور ایک ساتھی آئے اور اُنہوں نے شیخ سے کہا کہ ہمیں فوری طور پر اتنا مال چاہیے تاکہ ہم ساتھیوں کی تربیت کو حسبِ منصوبہ مکمل کر سکیں...... شیخ نے کہا کہ ''میرے پاس اس وقت صرف یہ اگلے مہینے کا خرچ ہے لیکن تم یہ لے جاؤ، اللہ اور دے دے گا''......اور واقعی پھر اللہ تعالیٰ نے اُنہیں غیبی رزق بھیج بھی دیا......اسی طرح ایک بھائی نے مجھے بتایا......جو اس واقعہ کا عینی شاہد ہے کہ ایک دفعہ نیروبی اور دارالسلام میں امریکی سفارت خانوں پر حملے کی منصوبہ بندی پر مامور ایک ذمہ دار شیخ کے پاس آئے اور اُنہوں نے کہا کہ ہمیں پچاس ہزار ڈالر کی فوری ضرورت ہے......اُس وقت شیخ کے پاس کُل پچپن ہزار ڈالر تھے......شیخ نے بھائیوں کو پچاس ہزار ڈالر دے دیے اور کہنے لگے کہ ساری عمر مجھے اپنے پاس کسی مال کے بچنے کی اتنی خوشی نہیں جتنی ان پانچ ہزار ڈالر کی ہے...... یہ خوشی اس وجہ سے تھی کہ اُنہوں نے اس وقت اپنے پاس موجود مال کا بیش تر حصّہ جہاد کے لیے دے دیا۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

20 مئی: صوبہ اروزگان......صدر مقام ترینکوٹ شہر......فدائی مجاہد کا امریکی فوجیوں پر استشہادی حملہ......6 امریکی فوجی ہلاک......2 زخمی

سرزمینِ وحی اور گہوارۂ اسلام میں بسنے والے اپنے بھائیوں کے نام

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ

بسم اللّٰہ والحمدللّٰہ والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ وآلہ و صاحبہ ومن والاہ ،و بعد!

اے بلادِ حرمین ، سرزمینِ وحی ، گہوارۂ اسلام وسرچشمہ فتوحات کے ہمارے مسلمان بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

گذشتہ سال سے آپ کے مغرب اور شمال وجنوب کی عرب اقوام اپنے حکمرانوں کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی ہیں لیکن آپ بے حس وحرکت بیٹھے ہیں۔ برادرانِ عزیز! آپ کیوں آلِ سعود کی حکومت پر صبر کیے بیٹھے ہیں جب کہ وہ مفسد ترین نظامِ حکومت ہے۔ جو آپ کے اموال کو لوٹ کر اس سے فساد برپا کیے ہوئے ہے۔ جس نے امت کے خزانوں کو اونے پونے داموں امت کے دشمنوں کے حوالے کر دیا ہے۔ جس نے شریعت کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے۔ غریب وضعیف لوگوں کو اذیت پہنچانے کے لیے جس حکم کی چاہے ان پہ تطبیق کر دیتے ہیں اور جب چاہیں امرا و وزرا کو بچانے کے لیے جس حکم کو چاہیں معطل کر دیتے ہیں، بالخصوص جب انہیں سود یا مالِ حرام کو ہضم کرنا ہو۔ اس کے سرکاری وغیر سرکاری ذرائع ابلاغ ہر وقت فساد اور منکرات کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔

اس طاغوتی حکومت نے ارضِ وحی اور دیارِ صحابہ کو ناپاک صلیبی فوجوں سے بھر دیا ہے اور اس مقدس سرزمین کو عراق وافغانستان کے مسلمانوں کے خلاف کفار کے حملوں کا بیس اور اڈہ بنا دیا ہے۔ انہوں نے صلیبیوں کے خلاف جہاد کرنے والے مجاہدین، داعیانِ حق اور فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر ادا کرنے والے حریّت پسند، شریف اور غیّور مسلمان کو قید میں ڈال رکھا ہے اور یہیں پر بس نہیں بلکہ وہ قید خانوں کو تمہاری عفت مآب ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سے بھر رہے ہیں۔ تمہاری غیرت وحمیت اور غضب کہاں چلا گیا ہے جب کہ قید خانے اہلِ علم وفضل اور صاحبانِ جہاد و اصلاح سے بھرے پڑے ہیں۔ حکمران شریعت کے مطابق حکم نہیں دے رہے اور کسی قاعدے قانون کے پابند نہیں ہیں، نہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں نہ برائی سے روکتے ہیں اور نہ ہی عوام کے سامنے جواب دہ ہیں۔

تم اپنے تیونس، مصر، لیبیا، شام اور یمن کے بھائیوں کی پیروی کیوں نہیں کرتے۔ جو لاکھوں کی تعداد میں سڑکوں پر نکل آئے اور ہزاروں قربانیاں پیش کیں، نتیجتاً غاصب حکمران ان کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئے۔ انہوں نے موت کو گلے لگا کر عزت کی زندگی پالی۔ تم کیوں قربانی کے لیے تیار نہیں ہوتے جب کہ تم ان صحابہ کرامؓ کی اولاد ہو جنہوں نے انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نکال کر ان کے رب کی غلامی میں دینے، ظالم نظاموں سے نجات دلا کر اسلام کے نظام عدل کے تابع کرنے اور دنیا کی تنگیوں سے نکال کر دنیا وآخرت کی وسعتوں میں لے جانے کے لیے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ تم کیوں نہیں اٹھتے جب کہ تم ان غیور اور جری قبائل کے جانشین ہو جنہوں نے ذلت ومظلومیت کی زندگی پر ہمیشہ موت کو ترجیح دی۔

کیا تم سعودی حکومت، اس کی طاقت اور فوج سے خوف زدہ ہو۔ اگر انہیں پُر جوش، انقلابی عوام کے سمندر میں غرق کر دیا جائے تو یہ فوجیں کچھ بھی نہیں کر سکتیں۔ اپنے گردونواح کا جائزہ لو، دیکھو کیسے تیونس، مصر اور لیبیا میں نہتے کمزور عوام نے متکبر اور ظالم طواغیت پر فتح حاصل کی۔ دیکھو تمہارے جنوب میں یمن کے جری بیٹے کس طرح علی عبداللہ صالح کی فوجوں کے سامنے ڈٹ گئے اور شمال میں شام کے شیر کیسی عزیمت کے ساتھ قصاب اسد، اس کی مجرم فوج اور اس کے عراقی، ایرانی اور لبنانی معاونین کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

آلِ سعود تم میں سے چند سو یا چند ہزار کو قتل کر دیں گے؟ لیکن اگر لاکھوں لوگ ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں تو انہیں ہار ماننی پڑے گی اور ان شاء اللہ اپنے ساتھی طواغیت کی طرح ان کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔

دنیا کی متاع کو ترک کر کے اس اجر کے لیے نکلو جس کا اللہ سبحانہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے۔ صلیبیوں کے خلاف جنگ، اسلام کی نصرت اور مظلوموں اور کمزوروں کی حمایت کے لیے میدان میں نکلو۔ ذلت کی زندگی کو قبول نہ کرو اور اپنے صالح ابطال، شیخ اسامہ بن لادن، انور العولقی، عبداللہ الرشود، یوسف العییری اور خطاب رحمہم اللہ کے نقشِ قدم پر چلو، جنہوں نے دنیا کی زندگی کو طلاق دے دی اور اپنی جان، مال اور ساری متاع اللہ کی رضا کے لیے قربان کر دی۔ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل کرو:

> ''سید الشہداء حمزہ بن عبد المطلب ہیں اور پھر وہ شخص جو جابر سلطان کے سامنے کھڑا ہوا اور کلمہ حق بیان کیا اور قتل کر دیا گیا۔''

اپنے اخیار واحرار کو ظالم طواغیت کی قید سے آزاد کرانے کے لیے اٹھو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''جو کوئی اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا، وہ شہید ہے اور جو اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ شہید ہے اور جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ شہید ہے اور جو اپنے اہل کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ شہید ہے۔''

(بقیہ صفحہ ۷ اپر)

20 مئی: صوبہ نورستان............ضلع کامدیش..........مجاہدین کا افغان نیشنل آرمی کے اہل کاروں پر حملہ..........13 فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی

عجیب شخص تھا کہ جو قلم کی لاج رکھ گیا

مولانا نصیب اللہ خان شہیدؒ اور مولانا اسلم شیخوپوری شہیدؒ کی شہادت کے سانحے پر تنظیم القاعدہ کے مسئول دعوت وابلاغ برائے پاکستان استاد احمد فاروق حفظہ اللہ کا بیان

الحمد للّٰہ والصلوۃ والسلام علی امام الانبیاء محمد مصطفی صلی اللّٰہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم،اما بعد

میرے عزیز پاکستانی بھائیو!السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

من لم یجل کبیرنا ویرحم صغیرنا ویعرف لعالمنا حقہ

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے بڑے کا احترام نہ کیا اور ہمارے چھوٹے پر شفقت نہ کی اور ہمارے عالم کا حق نہیں پہچانا''۔

آج ایک بار پھر اہل پاکستان کی گردنوں پر مسلط حکمران طبقے نے یہ ثابت کردیا ہے کہ یہ طبقہ ہم میں سے نہیں۔اس امت سے اور اس دین سے اس کا کوئی ادنیٰ واسطہ نہیں۔ وہ علمائے دین جن کی شان اللہ جل جلالہ نے اپنی مبارک کتاب میں بیان فرمائی،جن سے رہنمائی لے کر چلنے کو رب کریم نے ہم پر لازم فرمایا،جن کا حق پہچاننے کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر واجب ٹھہرایا......اسی مبارک گروہ علما کے دو مزید چمکتے ستاروں کو اس فرنگی نظام نے شہید کر ڈالا ہے۔

پہلے شمالی وزیرستان سے تعلّق رکھنے والے اور اکوڑہ خٹک میں درس حدیث کے فرائض سرانجام دینے والے نڈر،مجاہد عالم دین،شیخ الحدیث مولانا نصیب اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کو اُن کے مدرسے کے باہر سے اغوا کر کے اُن کی تشدد زدہ لاش سڑک کے کنارے پھینک دی گئی۔اس کے بعد کراچی میں معروف عالم دین،مفسرِ قرآن مولانا اسلم شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ کو دورانِ سفر گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا۔اللہ تعالیٰ ان دونوں جلیل القدر اہل علم کی شہادت قبول فرمائے،ان کے درجات بلند فرمائے،ان کے قلم کی سیاہی اور ان کے جسد کا خون......دونوں کو اعلیٰ ترین شرف قبولیت بخشے اور امت مسلمہ کو علم وعمل کے ان خزانوں کا بہترین نعم البدل عطا فرمائے،آمین۔

میرے محبوب اور محترم پاکستانی بھائیو!

ان دونوں حضرات کا جرم بس اتنا تھا کہ یہ نبوی وراثت کا بوجھ اپنے کندھوں پر محسوس کرتے تھے،اپنے مقام کی نزاکت پہچانتے تھے اور اسی لیے جس بات کو حق سمجھتے اُس کو کہہ ڈالتے تھے اور کسی کی ملامت کا خوف نہ کرتے تھے۔یہ دونوں حضرات دنیاوی مفادات،حکومتی ایوانوں اور غیر ملکی سفارت خانوں سے قربت کی خاطر اپنے فتاویٰ نہیں بدلتے تھے اور رب کے بے سروسامان مجاہد بندوں کی کھلی و پوشیدہ تائید کیا کرتے تھے۔مجھے یاد ہے کہ کچھ عرصہ قبل جب ہمارے کچھ مجاہد بھائی مولانا اسلم شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بندۂ فقیر کا خط لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے کمال شفقت ومحبت کا اظہار فرمایا، وقت کی قلت کے باوجود جوابی خط عنایت فرمایا اور مجاہدین کے موقف کی تفاصیل جان کر ذرائع ابلاغ کے اس منفی کردار پر کڑی تنقید کی کہ جس نے عوام ہی نہیں بلکہ خواص کے سامنے بھی اہل جہاد کی حقیقی تصویر مسخ کر کے پیش کی ہے۔اللہ رب العزت آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ سے راضی ہوجائے۔

رہے شیخ الحدیث مولانا نصیب خان رحمۃ اللہ علیہ......تو آپ کی جرأت وبے باکی تو اس دور میں بھی علمائے اسلاف کی یاد تازی کردیتی تھی۔افغانستان وقبائل میں برسرپیکار بہت سارے مجاہدین اور کئی اہم ذمہ داران آپ کے براہ راست شاگرد رہ چکے ہیں۔آپ کی مجاہدین سے محبت اور افغانستان اور پاکستان میں جاری جہادی تحریک کی اعلانیہ پشت پناہی کے سبب سب مجاہدین کے دلوں میں آپ کی خصوصی قدرومنزلت تھی۔ آپ اپنے دروس وبیانات میں کھل کر پاکستان کے فرنگی نظام کو نشانۂ تنقید بناتے اور طلبہ کے سینوں میں نفاذ شریعت کی تڑپ اور جذبہ جہاد بیدار فرماتے تھے۔اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوں،آپ کے پسماندگان کو اجر عظیم اور صبر جمیل عطا فرمائیں اور مجاہدین اسلام کو آپ کا بہترین نعم البدل عطا فرمائیں۔

میرے محترم علمائے کرام اور اساتذۂ عظام:

برصغیر ایک زرخیز تاریخ کی حامل اسلامی سرزمین ہے۔اس سرزمین نے تفسیر، حدیث،فقہ اور دیگر علوم کے میدان میں ایسی نادرِ روزگار شخصیات کو جنم دیا' جن کی تصنیفات نے پورے عالم اسلام میں علم کا نور بکھیرا۔صدیوں تک اس خطے پر اسلام کا جھنڈا لہراتا رہا۔ علمائے کرام،افتاوقضا کے مناصب پر فائز اور معاشرے میں معزز،محترم ومکرم رہے۔ سلاطینِ دہلی بھی علما کے فتاویٰ کے پابند رہے اور معاشرے پر قرآن وسنت کی بالادستی بحیثیت مجموعی قائم رہی۔پھر رفتہ رفتہ یورپی کافروں نے اس زمین پر اپنے قدم جمانا شروع کیے،ہماری داخلی کمزوریوں،عیش کوشی اور اتباع شریعت میں تساہل سے فائدہ اٹھایا۔اور سازشوں اور مکر کے جال بُن کر بتدریج اسلامی ہند کی عظیم الشان سلطنت پر اپنی گرفت مضبوط کرلی۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادے نے اس علمی اور عملی تنزل کو روکنے کے لیے علم وعمل کے میدانوں میں مزاحمت شروع کی۔آپ کے فرزند شاہ

20 مئی:صوبہ نیمروز.........ضلع دلارام.........مجاہدین کا افغان فوج کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ..........5 فوجی گاڑیاں تباہ

عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہند کے بیش تر علاقوں میں احکام شریعت کی بالادستی ختم ہونے کے سبب ہند کو دارالحرب قرار دیا،نفاذ شریعت کی خاطر جہاد کو لازم کہااور یوں سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہما کی مبارک جہادی تحریک کی علمی بنیاد ڈالی۔ یہ تحریک جو ۱۸۲۵ء کے قریب شروع ہوئی......کسی نہ کسی صورت میں قیام پاکستان تک جاری رہی اور عین قیام پاکستان کے وقت بھی وزیرستان اور دیگر قبائلی علاقہ جات کے پہاڑوں میں وہ مجاہدین مورچہ زن تھے جو پاکستان ہی نہیں بلکہ پورے ہند پر اسلام کی حاکمیت اور علمائے حق کی سیادت کو بحال دیکھنا چاہتے تھے۔

دوسری جانب ۱۸۵۷ء کے جہادِ آزادی کے بعد برصغیر کے بیش تر علاقوں پر سے مسلمانوں کا رسمی اقتدار بھی ختم ہوگیا۔انگریز نے برصغیر کے سب سے پست کردار، بودے، بےضمیر اور بےحمیت طبقات کی مدد سے ۱۸۵۷ء کی شکست کو فتح میں تبدیل کیا اور دم توڑتے انگریزی اقتدار میں نئی روح پھونکی۔ یہ وہ تاریخی موڑ تھا جہاں برصغیر کا اقتدار علمائے کرام اور معززین معاشرہ کے ہاتھ سے چھین کر فرنگی کے ٹوڈی، مفاد پرست، اسلام دشمن اور ضمیر فروش طبقے کے حوالے کر دیا گیا، جس کی رگ رگ میں پیسے کی محبت اور اہلِ دین کی نفرت بھری ہوئی تھی۔

میرے محترم علمائے کرام اور اساتذۂ عظام!

آج شاہ عبدالعزیزؒ کے فتویٰ کو صادر ہوئے لگ بھگ دوصدیاں گزر چکیں ہیں اور تا حال وہ فتویٰ ہمیں پکار پکار کر دعوت عمل دے رہا ہے۔شریعت آج تک نافذ نہیں ہوسکی، آج بھی فرنگی اور اُس کے ٹوڈی یہاں راج کر رہے ہیں اور اُن ہی کے قوانین یہاں غالب ہیں۔آج ۱۸۵۷ء کے تاریخی موڑ کو گزرے بھی تقریباً ڈیڑھ سو سال پورے ہو چکے ہیں۔ لیکن برصغیر کے علمائے کرام اور اس خطے کے معززین اور شرفا کے ہاتھ سے جو اقتدار چھینا گیا تھا......وہ آج بھی فرنگی کے آلہ کار اور علی گڑھ کی پروردہ نسل کے ہاتھ میں ہے۔

مولانا اسلم شیخوپوری اور مولانا نصیب خان کی شہادت اسی نفرت وحقارت کا نتیجہ ہے جو اس نظام کو چلانے والے جرنیلوں، سیاسی خاندانوں اور بیوروکریٹ افسروں کے سینوں میں نسل در نسل منتقل ہوتی رہی ہے۔ یہ نظام چلانے والے بدبخت ہاتھ اُسی غلیظ طبقے کی باقیات ہیں......جس کے نجس ہاتھوں نے ۱۸۵۷ء کی تحریک کو کچلنے کے بعد دہلی کی سڑکوں اور چوراہوں پر ہزار ہا علما کی لاشیں ٹانگیں تھیں۔ یہ نظام چلانے والا غدار ٹولہ بخوبی جانتا ہے کہ علمائے کرام اس معاشرے کی اصل قیادت ہیں اور اگر اُنہیں ذرا بھی سر اٹھانے کا موقع دیا گیا تو اس انگریزی نظام کا وجود خطرے میں پڑ جائے گا۔تبھی ہم دیکھتے ہیں کہ گذشتہ چند سالوں کے دوران میں جتنے علما پاکستان میں شہید کیے گئے، اتنے کسی بھی مسلم خطے میں شہید نہیں کیے گئے۔مولانا یوسف لدھیانویؒ، مولانا عبداللہ غازیؒ، مفتی نظام الدین شامزئیؒ، مفتی جمیل الرحمٰنؒ، مولانا اعظم طارقؒ، مولانا عبدالرشید غازیؒ، مولانا مقصود احمدؒ، مولانا ولی اللہ کا بلگرامیؒ، مولانا محمد عالمؒ، مولانا امین اورکزئیؒ، مولانا علی شیر حیدریؒ، مولانا محمد عارفؒ، مولانا معراج الدین محسودؒ، مفتی سعید احمد جلال پوریؒ اور درجنوں دیگر علمائے کرام کے بہیمانہ قتل کا ذمہ دار یہی فرنگی نظام ہے......جو اس ملک میں غلبہ اسلام کی راہ میں حائل ہے۔

میرے محبوب پاکستانی بھائیو!

خدارا! تھوڑی دیر کے لیے سوچیے......یہ کون لوگ ہیں جن کا خون اتنا سستا ہو گیا ہے؟ وہ......کہ جنہیں ہمارے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم......انبیاء کا وارث بتلاتے ہیں!!! جن کے فضائل کو اللہ رب العزت خود اپنی پاک کتاب میں بیان کرتے ہیں!!! وہ......کہ جن کے وجود سے دین محفوظ ہے!!! اور جو اٹھا لیے گئے تو دین اٹھ جانا ہے!!!! ان عظیم ہستیوں کا......امت کے ان حقیقی قائدین کا خون کیا اتنا ارزاں ہوگیا ہے......کہ اخبار کے ایک کونے میں ایک چھوٹی سی خبر چھپ جانا......یا محض ایک آدھ احتجاجی مظاہرہ نکال لینا کافی سمجھا جائے......واللہ یہ ان ہستیوں کے ساتھ ظلم ہے......معاملہ اس سے کہیں زیادہ سنجیدہ اور خطرناک ہے......ہوش کے ناخن لینے کی ضرورت ہے......اگر علمائے اہل سنت کی لاشیں......گلیوں اور چوراہوں میں ملنے لگیں......تو مزید بیٹھنے اور سوچ بچار کرنے کا وقت باقی نہیں بچتا......وقت آ گیا ہے کہ ہم اس حقیقت کو پہچان لیں کہ جب تک یہ غیر شرعی نظام ملک میں نافذ ہے......علما اور مدارسِ دینیہ کبھی محفوظ نہیں ہو سکتے!!! جب تک امریکی سفارت خانہ اس ملک پر حکومت کر رہا ہے......اور امریکہ نواز حکمران اور جرنیل زمامِ اقتدار سنبھالے بیٹھے ہیں......تو مدارسِ دینیہ کو کلمۂ حق کہنے کی آزادی کبھی نہیں حاصل ہو سکتی!!!

آج مجاہدین اسلام نے اس ملک کے فاسد نظام کے خلاف جو معرکہ شروع کیا ہے......وہ اسی فرنگی نظام کو ڈھانے اور اس خطے سے امریکی تسلط کو ختم کرنے کی خاطر ہے۔ جو معرکہ ۱۸۲۵ء میں شروع ہوا تھا وہ آج بھی جاری ہے۔۱۸۵۷ء میں جو اقتدار اہلِ اسلام سے چھنا تھا......اُس کی بحالی کی خاطر آج بھی مجاہدین مورچہ زن ہیں......اور اپنے محبوب علما اور اساتذہ کے دفاع کی خاطر، اُن کی سیادت بحال کرنے اور شریعت کو حاکم بنانے کے لیے تقریباً روزانہ کی بنیادوں پر اپنے خون کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔آج یہی معرکہ اس مقامی تناظر سے آگے بڑھتے ہوئے افغانستان کی جہادی تحریک سے بھی جڑ گیا ہے......اور کابل تا بنگال امارت اسلامیہ کا جھنڈا لہرانا اس تحریک کا اساسی ہدف ہے!!! پھر یہی علاقائی جہادی تحریک آج ایک عالمی جہاد سے بھی مربوط ہو چکی ہے اور امریکہ اور اسرائیل کے خلاف اس مبارک جہادی بیداری کا جزو بن چکی ہے، جس کی بنیاد شہید شیخ عبداللہ عزام رحمۃ اللہ علیہ اور شہید شیخ اسامہ بن لادن رحمۃ اللہ علیہ نے ڈالی تھی۔مطلوب یہ ہے کہ علمائے کرام حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے اس تحریک کی پشت پر کھڑے ہوں۔علما و مدارس آج عالمی ومقامی سازشوں کا ہدف ہیں......مغرب کو پاکستان میں مدارس دینیہ کا اثر ورسوخ بالکل ہضم نہیں ہو پا رہا۔امریکہ کے تحقیقاتی ادارے رینڈ کارپوریشن کے ۲۰۰۳ء میں چھپنے والی اپنی

21 مئی: صوبہ میدان وردک......نرخ اور سید آباد اضلاع......امریکی فوج کے دو ٹینک بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ......13 امریکی فوجی ہلاک

معروف رپورٹ بعنوان ''مہذب جمہوری اسلام'' میں امریکی حکومت کو یہ مشورہ دیا تھا کہ اسلام کا امریکی نسخہ فروغ دینے اور حقیقی اسلام کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے ضروری ہے کہ اسلام کی تعبیر وتشریح متعین کرنے اور شرعی اصطلاحات کی تعریف طے کرنے کے معاملے میں انتہا پسند اور روایت پسند علما کی اجارہ داری توڑنا ہوگی۔آج مسلم معاشروں پر سے اہلِ حق علما کی گرفت توڑنے کے لیے بعینہٖ یہی اسلوب اختیار کیا جا رہا ہے......اور جہاں ایک طرف غامدی جیسے دین فروشوں کے گمراہ نظریات کو فروغ دیا جا رہا ہے......وہیں اہل حق علما کو شہید کر کے،علما کے اثر و رسوخ کو بزورِ قوت بھی ختم کیا جا رہا ہے۔پس علمائے کرام پر لازم ہے کہ اس خطرے کا ادراک کریں،ان سازشوں کا پردہ چاک کریں،اپنے خطاب و بیانات سے اپنے مجاہد فرزندوں کی نصرت کریں،نفاذِ شریعت اور احیائے خلافت کی صدا بلند کریں،اس فرنگی نظام کا دجل عیاں کریں اور اس خطے میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کرنے میں اپنا حصّہ ڈالیں۔طلبائے مدارس دینیہ کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ جس علم کو حاصل کر رہے ہیں،اُس پر عمل کرنے کو اپنی ذمہ داری سمجھیں،جس کتاب الجہاد اور کتاب السیر کو،بغاوت اور ارتداد کے ابواب کو،امارت اور سیاست کے مضامین کو اُنہوں نے اپنے اساتذہ سے پڑھا ہے ......اُنہیں عالم واقعہ میں روبہ عمل لانے کے لیے اپنی جانیں کھپائیں۔

میرے محبوب علمائے کرام اور اساتذہ عظام!

آخر میں اپنے دل کے یہ جذبات آپ تک پہنچانا چاہوں گا......کہ واللہ! آپ کو پہنچنے والا ہر غم ہمارا غم ہے......کسی عالم کی شہادت کی خبر ہمارے لیے اپنے مجاہد بھائیوں کی خبر سے زیادہ بھاری ہوتی ہے......اپنے اساتذہ اور ائمہ کو یوں شہید ہوتے دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے......کلیجہ پھٹنے کو آجاتا ہے......قسم رب ذوالجلال کی! کہ ہم آپ سے اللہ کی خاطر محبت کرتے ہیں......اگر فرضِ عین جہاد کی مصروفیت نہ ہوتی تو آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنے اور آپ کی مجالس سے علم کے موتی سمیٹنے سے بڑھ کر ہمیں کوئی شے عزیز نہ ہوتی......آپ ہمارے دلوں کا قرار ہیں......ہمارے سروں کا تاج ہیں......ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں......آپ کی کسی ایک شب کی دعا لینا ہمارے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہے......آپ کا ایک تائیدی قول،ایک حوصلہ افزائی کا جملہ،ہمارے سینوں کو ثبات و سکینت سے بھر دیتا ہے......ان شاء اللہ آپ ہم سے بڑھ کر کسی کو اپنا محبّ و وفادار نہیں پائیں گے......ہمارے سروں پر اپنا دستِ شفقت رکھیے......ہماری غلطیوں کی اصلاح فرمائیے......ہم کمزور پڑیں تو حوصلہ دیجیے......اللہ جل جلالہ کی تائید کے بعد ہمیں سب سے بڑھ کر آپ ہی کا سہارا ہے......رب آپ سے راضی ہو جائے......ہر شریر و مفسد کی چالوں سے آپ کی حفاظت فرمائے اور آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے،آمین۔

وصلی الله علیه نبینا محمد وعلی آله وصحبه وسلم

☆☆☆☆☆

بقیہ: سرزمین وحی اور گہوارۂ اسلام میں بسنے والے اپنے بھائیوں کے نام

اٹھو اور ظلم و ناانصافی کی حکومت ختم کر کے اسلام کی حکومت قائم کرو!

''اور جو کوئی اللہ کی نصرت کرے گا اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا بے شک اللہ بہت قوت والا اور غالب ہے۔''

و آخر دعوانا ان الحمدللّٰه رب العالمین و صلی للّٰه علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آله و صاحبه وسلم۔

والسلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاته

☆☆☆☆☆

بقیہ: مسلمان بھائی سے تعزیت کرنے کے آداب

نیز یہ بھی مناسب ہے کہ مصیبت والے کے سامنے اس کا غم ہلکا کرنے کے لیے اقوال ذکر کریں۔مثلاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

''ہر روز کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص وفات پا گیا،فلاں دنیا سے چلا گیا اور ایک دن ایسا ضرور آنے والا ہے کہ اس دن کہا جائے گا،عمر بھی وفات پا گئے''۔

اور خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول سنائیں کہ:

''جس شخص کے درمیان اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان کوئی باپ زندہ نہیں،وہ بھی موت میں ڈوبنے والا ہے''۔

اور جلیل القدر تابعی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول:

''اے آدم کے بیٹے! تو تو چند دنوں کا مجموعہ ہے،جب ایک دن گزر جاتا ہے تو تیرا ایک حصّہ چلا جاتا ہے''۔

نیز انہی کا یہ قول کہ:

''اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے جنت سے کم کسی چیز میں راحت نہیں رکھی''۔

حضرت حسن بصریؒ کے شاگرد مالک بن دینار کا قول:

''اہل تقویٰ کی خوشی کا دن تو قیامت کا دن ہوگا''۔

مجھے ان آیات،احادیث اور بزرگوں کے اقوال......جن کا تعزیت میں ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے......کے ذکر کرنے کی اس لیے حاجت محسوس ہوئی کہ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ مصیبت زدہ شخص کی مجلسِ تعزیت میں غیر متعلقہ موضوعات چھیڑ دیتے ہیں جن کا اس مصیبت زدہ غمگین شخص کی حالت سے کوئی جوڑ نہیں ہوتا اور جو ایک غمگین طبیعت پر گراں گزرتے ہیں۔یہ ذوقِ سلیم اور اسلامی آداب کے خلاف ہے۔

☆☆☆☆☆

22 مئی: صوبہ خوست..........ضلع موسیٰ خیل..........مجاہدین اور امریکی اور افغان فوج کے درمیان شدید لڑائی..........16 امریکی اور افغان فوجی ہلاک..........13 زخمی

وانا آپریشن کے بارے میں لال مسجد کے فتویٰ پر پاکستان کے علما کا اتفاق

یہ وہ تاریخی فتویٰ ہے جس کی بنیاد پر صلیب کی محافظ فوج نے لال مسجد کے فرزندوں کو اپنے مذموم مقاصد کی راہ میں حائل جانا اور اُنہیں اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے لیے شہید کر دیا...... یہ فتویٰ کئی فوجیوں کو ارتداد سے ایمان کی طرف لانے کا باعث بنا......اس فتوے کے مندرجات آج بھی وزیرستان، سوات، اورکزئی، مہمند اور پاکستان بھر میں مجاہدین کے ساتھ جنگ لڑنے والے فوجی اور پولیس ملازمین کو دعوتِ فکر دے رہے ہیں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ امریکہ کے شدید دباؤ کی وجہ سے پاکستان کے فوجی وانا میں مجاہدین اور دیگر عوام کے خلاف دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر آپریشن کر رہے ہیں اور مزاحمت کرنے والے معصوم مسلمانوں کو گرفتار اور قتل کر رہے ہیں۔ دریں حالات علمائے کرام درج ذیل سوالات کے جوابات قرآن وسنت کی روشنی میں عنایت فرمائیں:

سوال نمبر ۱: یہ کہ پاکستانی افواج کا اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف کارروائی کر کے ان کو گرفتار کرنا یا ان کو قتل کرنا یا کرانا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۲: حاکمِ وقت اگر کسی بے گناہ کے قتل یا گرفتار کرنے کا حکم اپنی رعایا یا اپنی فوج کو دے تو کیا اس حکم کی تعمیل ضروری ہے یا نہیں؟ کیا ایسی صورت میں پاکستانی فوج کے لیے اس قسم کی کارروائیوں میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۳: مذکورہ صورت میں جو فوجی آپریشن میں شریک ہیں تو ان کی موت کیسی موت ہے؟ آیا شہید ہیں یا حرام موت مارے جائیں گے؟ ایسی موت کی صورت میں ان کی نمازِ جنازہ پڑھانا یا اس میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۴: ان مجاہدین اور دیگر معصوم مسلمانوں، جن پر جنگ زبردستی مسلط کی گئی ہے ان کے مارے جانے کا کیا حکم ہے؟

کرنل (ریٹائرڈ) محمود الحسن

جواب:

الجواب باسم ملهم الصواب

(۱) موجودہ حالات میں پاکستانی فوج کا وانا (وزیرستان) میں مجاہدین اور ان کے حامی مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر کارروائی کر کے ان کو گرفتار کرنا یا ان کو قتل کرنا، کرانا قرآن وسنت کی صریح نصوص کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناجائز و حرام اور سخت گناہ ہے، خواہ یہ کارروائی امریکہ کے شدید دباؤ کی وجہ سے ہو یا بغیر دباؤ کے ہو، دونوں صورتوں میں کافروں کو خوش کرنے کے لیے مسلمانوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی، خواہ وہ ان کو شہید کرنے کی صورت میں ہو یا ان کو گرفتار کر کے کسی کافر کے حوالے کرنے کی صورت میں، متعدد آیات واحادیثِ مبارکہ اور عباراتِ فقہا کی روشنی میں ناجائز اور حرام ہے۔ ان صریح آیات کی پیشِ نظر شریعت نے کسی مسلمان کے لیے کسی دوسرے مسلمان کے خلاف کارروائی کو ناجائز قرار دیا ہے۔ نیز اگر مسلمانوں کو یہ اندیشہ بھی ہو کہ اگر ہم نے غیر مسلموں کا یہ مطالبہ نہیں مانا تو غیر مسلم خود ہمیں قتل کر ڈالیں گے یا کسی شدید نقصان میں مبتلا کر دیں گے تب بھی ان کا یہ مطالبہ ماننا مسلمانوں کے لیے جائز نہیں۔

(۲) حاکمِ وقت کے کسی ایسے حکم کو ماننا اور اس کی اطاعت کرنا جو شریعت کے خلاف ہو ہرگز جائز نہیں، حرام ہے۔ لہٰذا حاکمِ وقت اگر کسی بے گناہ کے قتل یا گرفتار کرنے کا اپنی رعایا یا اپنی فوج کو حکم دے تو اس حکم کی تعمیل ہرگز جائز نہیں۔ وانا میں مسلمانوں کے خلاف حکومتی کارروائی چونکہ شریعت کے خلاف ہے اس لیے فوج کے لیے اس کارروائی میں شریک ہونا جائز نہیں۔ لہٰذا مسلمان فوجیوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف اس قسم کی کسی بھی کارروائی میں شریک ہونے سے انکار کر دیں ورنہ وہ بھی اس جرم میں برابر کے شریک ہوں گے۔

(۳) مذکورہ صورت میں حاکمِ وقت یا کمانڈر کے خلافِ شرع حکم پر عمل کرتے ہوئے جو فوجی اس کارروائی میں شریک ہوگا تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا اور اگر اس کی موت واقع ہو جائے تو وہ ہرگز شہید نہیں کہلائے گا۔ جہاں تک ایسے لوگوں کی موت واقع ہونے کی صورت میں نمازِ جنازہ پڑھانے اور اس میں لوگوں کے شریک ہونے کا تعلّق ہے تو ایک مسلمان کی غیرت، حمیت اور دینی جذبے کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی نمازِ جنازہ میں بھی کوئی شریک نہ ہو اور نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے کوئی آگے ہو۔

(۴) ایسے تمام افراد جو ان ظالمانہ فوجی کارروائیوں میں مارے جائیں چونکہ شرعاً وہ معصوم اور بے گناہ ہیں لہٰذا شرعاً وہ شہید ہوں گے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

(۱) وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا (النساء: ۹۳)

(رہا وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنّم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے)

22 مئی: صوبہ پکتیکا......ضلع زیڑوک......مجاہدین کا پولیس گشتی پارٹی پر گھات لگا کر حملہ......8 پولیس اہل کار ہلاک

(۲) يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ وَعَدُوَّ كُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَ كُمْ مِّنَ الْحَقِّ (الممتحنه: ۱)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم ان کے ساتھ دوستی کی طرح ڈالتے ہو، حالانکہ جو حق تمہارے پاس آیا ہے اس کو ماننے سے وہ انکار کر چکے ہیں

(۳) بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۔ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَ هُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (النساء: ۱۳۸، ۱۳۹)

اور جو منافق اہلِ ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں انہیں یہ مژدہ سنا دو کہ ان کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔ کیا یہ لوگ عزت کی طلب میں ان کے پاس جاتے ہیں؟ حالانکہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لیے ہے

(۴) وفی الحدیث عن البراءؓ بن عازب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لزوال الدنیا وما فیھا اھون عند اللّٰہ تعالیٰ من قتل مؤمن ولو ان اھل السمٰوٰت واھل الارض اشترکوا فی دم مؤمن لادخلھم اللّٰہ تعالیٰ النار (روح المعانی، جلد: ۳، ص: ۱۱۶)

حدیث میں حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: دنیا و مافیہا کا تباہ ہونا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مومن کے قتل کیے جانے سے زیادہ ہلکی بات ہے۔ اگر آسمانوں اور زمین والے ایک مومن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنّم میں پھینک دے گا

(۵) عن ابن عمرؓ ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ (الی عدوہ) الخ (متفق علیہ، ریاض الصالحین: ۱۰۸)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ وہ اسے اس کے دشمن کے حوالے کرتا ہے......

(۶) وفی احکام القرآن للجصاص (۲/۴۰۶) وھذا یدل علی انہ غیر جائز للمومنین الا ستنصار بالکفار علی غیرھم من الکفار اذ کانوا متی غلبوا کان حکم الکفر ھو الغالب

احکام القرآن للجصاص میں درج ہے کہ: یہ بات دلالت کرتی ہے کہ مومنوں کے لیے کافر دشمنوں کے مقابلے میں دیگر کافروں کی مدد طلب کرنا ایسی حالت میں جائز نہیں جب (یہ معلوم ہو کہ) فتح یاب ہونے کی صورت میں کافروں کی حکومت غالب آجائے گی

(۷) عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم: السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ حق مالم یؤمر بمعصیۃ فان امر بمعصیۃ فلا سمع و لا طاعۃ (بخاری، جلد: ا ص: ۴۱۵)

حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے لیے امیر کی بات سننا اور ماننا ضروری ہے خواہ اس کی بات اسے پسند ہو یا ناپسند ہو، بشرطیکہ وہ کسی نافرمانی کا حکم نہ دے۔ پس اگر وہ معصیت کا حکم دے تو نہ بات سنی جائے، نہ مانی

(۸) وفی شرح السیر جلد: ۳، ص: ۲۴۲: وان قالوا لھم قاتلوا معنا المسلمین والا قتلناکم لم یسعھم القتال مع المسلمین لان ذلک حرام لعینہ فلا یجوز الا قدام علیہ بسبب تحدید بالقتل کما لو قال لہ اقتل ھذا المسلم والا قتلتک۔

شرح السیر میں عبارت اس طرح ہے: جب کفار کہیں کہ ''ہمارے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑو ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے'' تو مسلمانوں کے لیے جائز نہیں کہ کفار سے مل کر مسلمانوں کو قتل کریں اس لیے کہ یہ حرام لعینہ (بالذات حرام) ہے، چنانچہ قتل کی دھمکی کے باوجود اس قسم کا اقدام حرام ہے...... بالکل اسی طرح جیسے یہ جائز نہیں کہ اگر کسی مسلمان فرد کو دھمکی دی جائے کہ ''فلاں مسلمان کو قتل کرو ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا'' اور وہ عملاً ایسا کر گزرے

(۹) وکذٰلک من ......عدا علی قوم ظلما فقتلوہ لا یکون شھیدا لانہ ظلم نفسہ۔ (بدائع، جلد: ۲ ص: ۲۶)

اسی طرح......وہ شخص جس نے کسی گروہ کے خلاف ظالمانہ طور پر چڑھائی

22 مئی: صوبہ غزنی.........ضلع آب بند.........بارودی سرنگ دھماکے.........نیٹو سپلائی کا نوائے کی دو گاڑیاں.........5 سیکورٹی اہل کار.........2 ڈرائیور ہلاک

کی اور ان لوگوں نے اس (حملہ آور) شخص کو قتل کر ڈالا تو وہ (مقتول) شہید نہیں کہلائے گا کیونکہ وہ اپنی جان پر ظلم کرتے ہوئے مرا

(۱۰) ومن قتل مدافعا عن نفسه او ماله اوعن المسلمین او اهل الذمة بایّ آلة قتل، بحدید اوحجر او خشب فهو شهید، کذا فی محیط السرخسی (هندیه، جلد:۱، ص: ۱۶۸)

جو شخص اپنی جان، مال، مسلمانوں یا اہلِ ذمہ کا دفاع کرتے ہوئے قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے، خواہ وہ کسی بھی آلۂ قتل ......لوہے پتھر، لکڑی وغیرہ...... سے قتل ہوا ہو

واللہ اعلم با لصواب

عبدالدیان عفا اللہ عنه

دارالافتاء، مرکزی جامع لال مسجد (اسلام آباد)

اس فتوے پر پاکستان بھر کے مختلف مکاتبِ فکر سے تعلّق رکھنے والے ۵۰۰ سے زائد مفتیانِ عظّام، علمائے کرام اور شیوخ الحدیث کے دستخط ثبت ہیں۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے صرف چند علماء کے نام و دستخط ذیل میں دیے جا رہے ہیں:

(۱) مولانا مفتی نظام الدین شامزیؒ شہیدؒ، شیخ الحدیث جامعہ بنوریؒ ٹاؤن، کراچی۔

(۲) مولانا ظہور الحق صاحب، مدیر دارالعلوم معارف القرآن، مدنی مسجد، حسن ابدال۔

(۳) مولانا عبدالسلام صاحب، شیخ الحدیث اشاعت القرآن، حضرو، اٹک۔

(۴) قاری چن محمد، مدرس اشاعت القرآن، حضرو۔

(۵) مفتی سیف اللہ حقانی صاحب، رئیس دارالافتاء، دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، نوشہرہ۔

(۶) مولانا عبدالرحیم صاحب، خطیب جامع مسجد ۳۳، جنوبی سرگودھا۔

(۷) فتح محمد صاحب، مدیر جامعہ صدیقیہ، واہ کینٹ۔

(۸) مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب، مہتمم جامعہ بنوریؒ ٹاؤن، کراچی۔

(۹) مفتی حمید اللہ جان صاحب، جامعہ اشرفیہ، لاہور۔

(۱۰) مفتی شیر محمد صاحب۔

(۱۱) مفتی زکریا صاحب، دارالافتاء جامعہ اشرفیہ، لاہور۔

(۱۲) مولانا محمد اسحاق صاحب، مہتمم مدرسہ تدریس القرآن و خطیب مرکزی جامع لالہ رخ، واہ کینٹ۔

(۱۳) مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب، مہتمم جامعہ ابوہریرہؓ زڑہ میانہ، نوشہرہ۔

(۱۴) مفتی حبیب اللہ صاحب۔ دارالافتاء والارشاد ناظم آباد، کراچی۔

(۱۵) مولانا محمد صدیق صاحب، مہتمم جامعہ تعلیم القرآن مدنی مسجد، لائق علی چوک، واہ کینٹ

(۱۶) مولانا عبدالمعبود صاحب، جامع مسجد پھولوں والی، رحمٰن پورہ، راولپنڈی۔

(۱۷) قاری سعید الرحمٰن صاحب، مدیر جامعہ اسلامیہ صدر، راولپنڈی۔

(۱۸) قاضی عبدالرشید صاحب، مہتمم دارالعلوم جامعہ فاروقیہ، دھمیال کیمپ، راولپنڈی۔

(۱۹) مولانا محمد صدیق اخونزادہ صاحب۔

(۲۰) مفتی ریاض احمد صاحب، دارالافتاء دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار، راولپنڈی

(۲۱) مولانا محمد عبدالکریم صاحب، مدیر جامعہ قاسمیہ، ایف سیون فور، اسلام آباد۔

(۲۲) مفتی محمد اسماعیل طوروصاحب، دارالافتاء جامعہ اسلامیہ، صدر، راولپنڈی۔

(۲۳) مولانا محمد شریف ہزاروی صاحب، خطیب جامع مسجد دارالسلام، جی سکس ٹو، اسلام آباد

(۲۴) مولانا فیض الرحمٰن عثمانی صاحب، رئیس ادارۂ علوم اسلامیہ بہارہ کہو، اسلام آباد

(۲۵) مولانا عبداللہ حقانی صاحب، شیخ الحدیث مدرسہ و جامعہ خدیجۃ الکبریٰؓ، اسلام آباد۔

(۲۶) مولانا محمود الحسن طیب صاحب، مفتی مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ۔

(۲۷) مولانا محمد بشیر سیالکوٹی صاحب، مدیر معهد اللغة العربیة ومدیر بیت العلم، اسلام آباد

(۲۸) مولانا وحید قاسمی صاحب، جنرل سیکرٹری عالمی مجلس ختم نبوت و مدیر مدرسہ فاروقیہ، اسلام آباد

(۲۹) مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب، شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، نوشہرہ۔

(۳۰) مولانا مفتی مختار الدین صاحب، کربوغہ شریف، خلیفۂ مجاز شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ۔

(۳۱) مولانا فضل محمد صاحب، استاد الحدیث جامعہ بنوریؒ ٹاؤن، کراچی۔

(۳۲) مولانا سعید اللہ شاہ صاحب۔ استاد الحدیث۔

(۳۳) مولانا سبحان اللہ صاحب، مفتی جامعہ امداد العلوم، صدر، پشاور۔

(۳۴) مولانا محمد قاسم ابن مولانا محمد امیر بجلی گھر، پشاور۔

(۳۵) مفتی غلام الرحمٰن صاحب، رئیس دارالافتاء جامعہ عثمانیہ، صدر، پشاور۔

(۳۶) مولانا مفتی سید قمر صاحب، دارالافتاء دارالعلوم سرحد، دارالعلوم آسیا گیٹ، پشاور۔

(۳۷) مولانا محمد امین اورکزئی شہیدؒ، شاھو وام، ہنگو۔

(۳۸) مولانا شیخ الحدیث محمد عبداللہ صاحب۔

(۳۹) مفتی دین اظہر صاحب۔

(۴۰) مولانا مفتی عبدالحمید دین پوری صاحب۔

(۴۱) مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن صاحب۔

(بقیہ صفحہ ۲۹ پر)

23 مئی: صوبہ پکتیکا..........ضلع مٹھا خان..........مجاہدین کا کٹھ پتلی افغان آرمی کے قافلے پر حملہ..........کمانڈر سمیت 8 اہل کار ہلاک..........دو گاڑیاں بھی تباہ

مجرمینِ جامعہ حفصہؓ

سلسبیل مجاہد

جولائی ۲۰۰۷ء کے ابتدائی ایام یاد کیجیے......ریاستی رٹ قائم ہوگئی......حافظ قرآن نوجوانوں کے جسموں پر......نوخیز پاکباز معصوم طالباتِ دینیہ کی عزتوں پر......عالموں اور مجاہدوں کے بہتے لہو پر!!!

وہ جو دشمن کے مقابل کبھی فاتح نہیں بن سکے......وہ جو محض کرائے کے غنڈوں کی حیثیت سے ہی کردار ادا کرتے آرہے ہیں......وہ جو ہمیشہ سے معصوم، مظلوم اور اسلام پسندوں کے تازہ لہو کے جام پانی کی طرح پیتے ہیں......وہ جن کی تاریخ سیاہ اور شرم ناک کارناموں سے بھری پڑی ہے......وہ جو ہر جگہ ذلت ورسوائی کی نشانی بنے ہیں......وہ جن کے ہاتھوں سے ہمیشہ منبر ومحراب کی بے حرمتی ہوئی ہے......وہ جن کے بوٹوں نے اکثر مساجد کے تقدس ہی کو پامال کیا ہے......ان کے مردود کارناموں کی کتاب میں ایک اور سیاہ ترین اور شرم ناک باب کا اضافہ ہوا۔

۳ جولائی سے ۱۰ جولائی ۲۰۰۷ء......لال مسجد کے مینار روتے رہے......امت کی مجبوری اور مذہبی جماعتوں کی اعتدال پسندی پر......جامعہ حفصہ اور جامعہ فریدیہ کی درس گاہیں جہاں سے قرآن و حدیث کے ذکر کی آوازیں بلند ہوتی تھیں......وہاں آہوں اور سسکیوں کی گونج تھی۔

اس خوں خواری اور خوں ریزی کے بعد بس اتنی خبر تھی کہ وائٹ ہاؤس نے اپنے اطمینان کا اظہار کیا ہے......بے نظیر نے معصوموں کے قتل عام کی ستائش کی......بھتہ خور الطاف نے لندن سے اس کارنامے کو سراہا......سیاہ کاروں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا......آخر روشن خیالی کا مکورہ چہرہ جو محفوظ ہوگیا تھا......ہر جگہ سرنڈر ہوتی فوج اور حکمران، لال مسجد کو سرنڈر پوائنٹ بنانے، ہتھیار ڈلوانے، ہاتھ اٹھا کر مارچ کروانے کی ناآسودہ خواہش دلوں میں لیے لال مسجد پر حملہ آئے تو......لیکن یہ خواہش بیمار آسودہ ہوگئی......قرآن کے عَلَم کو سربلند کرنے والے، باطل کے سامنے ڈٹ گئے......ظالموں کو زچ کر دیا لیکن ہتھیار نہ ڈالے......اور بالآخر بزدل فوج نے طاقت کا لوہا منوایا تو 'زندہ قرآنوں' کے سینے چھلنی کر کے......بہنوں اور بیٹیوں کے ہاتھوں میں لہو کی مہندی لگا کر فتح کا جشن منایا......''ایمان، تقویٰ اور جہاد'' کو آزمایا تو سہی......لیکن اللہ کے گھر کی حرمت کو پامال کر کے......

۳ جولائی سے ۱۰ جولائی کے حالات و واقعات ایک ایسی تاریخ کا حصّہ بن گئے ہیں جس میں کفار کی پرستش کرنے والے پجاری، صلیبیوں کے غلام، اعتدال پسند، روشن خیال، بے حمیت حکمران، بے عزت ناپاک فوج اور بھگوڑے سیاست دان......ہر ایک کی خباثت کھُل کر سامنے آگئی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ۹/۱۱ کا آسیب سوار ہے۔ جو میناروں سے، داڑھی والوں سے، باپردہ خواتین سے خوف زدہ رہتے ہیں اور کیوں نہ خوف زدہ ہوں؟ اس لیے کہ شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کرنے والے ان کی عیاشیوں پر قدغن لگانے والے ہیں......

انہیں فن کے نام پر غیر ملکی ہیجڑوں اور میراثیوں کے لیے دروازے وا کرنا ضروری لگتا ہے لیکن قرآن وسنت کی تعلیم کے لیے مدرسے میں غیر ملکیوں کا داخلہ ممنوع ہی نہیں بلکہ قابل گردن زدنی جرم قرار پاتا ہے......جو کفار کے ساتھ ثقافتی وفود کا تبادلہ فخر ومباہات کے ساتھ کرتے ہیں لیکن کسی مسلمان ملک کے مظلوم عوام کے لیے سرحد پار آنا جانا ناقابل معافی جرم سمجھتے ہیں......جو جہاد کو دہشت گردی اور مجاہدین کو دہشت گرد بنا کر رکھتے ہیں لیکن ریمنڈ ڈیوسوں اور امریکی ایجنٹوں کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہیں......جو آنٹی شمیم اور اس کی ذریت کو ہر قسم کا تحفظ دیتے ہیں لیکن باحجاب طالبات پر بارود برساتے ہیں......جو مخلوط میراتھن کا انعقاد کر کے سڑکوں پر مختصر لباس میں بے حیا عورتوں کو دوڑا کر فخر کرتے ہیں لیکن برقعہ اور حجاب پر شرمندہ ہو کر دنیا کے سامنے معذرتیں پیش کرتے ہیں......ان شیطانی عناصر کی خواہشات کے سامنے لال مسجد ایک بڑی رکاوٹ تھی......

آخر وہ کیا جرائم تھے، وہ کون سے کام تھے جو فساق وفجار کو کھٹکنے لگے تھے؟ آیئے ان پر ایک نظر ڈالیں تاکہ ہمیں یاد رہے کہ ''اسلامی'' جمہوریہ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں غازی عبدالرشیدؒ شہید کیونکر ہوئے، ہزاروں طالبات کو کیونکر بھوکا پیاسا رکھ کر شہید کیا گیا اور کیوں قرآنی نسخے پامال ہوئے......

ہم لوگ اقراری مجرم ہیں:

اللہ کے نام لیواؤں اور سرفروشانِ اسلام نے پہلے پہل اسلام آباد کے گردونواح میں مساجد کی ایک کثیر تعداد کو شہید کرنے کے خلاف عَلَم بلند کیا تھا......جب مسجد امیر حمزہ شہید کر دی گئی تو حکومت کو الٹی میٹم دیا گیا کہ شہید مساجد کی فوری طور پر تعمیر کی جائے لیکن ابرہہ کے پیروکاروں نے اس بات کو درخور اعتنا نہ سمجھا۔ یکے بعد دیگرے لال مسجد کی جانب سے حکمرانوں کو مساجد کے تحفظ کی طرف توجہ دلائی گئی......لال مسجد اور جامعہ حفصہ کا جرم تھا تو یہ تھا کہ انہوں نے شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کیا تھا......اور اس کے لیے کوئی ریلی یا جلسہ کرنے کی بجائے جہاد کا راستہ اختیار کیا......ان کی جنگ تھی تو عریانیت اور بے حیائی کے خلاف تھی......فحاشی اور بدکاری کے اڈوں کے خلاف تھی......

23 مئی: صوبہ ہلمند............ضلع سنگین............مجاہدین اور مقامی جنگجوؤں درمیان میں شدید جھڑپیں............20 جنگجو ہلاک اور زخمی

یہی ان کا جرم تھا اور اسی کی سزا ان کو دی گئی......

نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنا ایک اسلامی معاشرے کا خاصہ ہے...... جامعہ حفصہؓ کی طالبات اور لال مسجد کے مجاہدین نے اس فریضے کو ادا کر کے اپنے حصے کا قرض چکایا ہے......اُنہوں نے برائی کو روکنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان'' برائی کو ہاتھ سے روکو'' کو حرز جاں بنایا......یہی ان کا جرم تھا اور اسی لیے وہ باطل پرستوں کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح چبھتے تھے۔

صلیبی اتحاد اور لال مسجد:

لال مسجد میں اپنے غلاموں کی فرعونیت دیکھنے کے بعد امریکہ کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا کہ یہ دہشت گردی کے خلاف ہماری مہم کا حصہ ہے۔ بیت ابلیس وائٹ ہاؤس سے اطمینان کا اظہار ہوا......اپنے پیاروں کے جسموں کو ڈھونڈتے پریشان حال عزیز و اقارب، لہولہان لال مسجد، فاسفورس بموں سے سیاہ دیواریں، اشک بہاتے مینار اور غم سے چُور دلوں کی کیفیات ایک طرف......اپنے غلاموں کے لیے امریکہ نے استعمال شدہ ایف ۱۶ طیارے دے کر لال مسجد فتح کرنے کی قیمت چکائی۔ یہ سارے جرائم اسی لشکر ابلیس سے وابستگی کے لیے تھے کہ ہم نے تو اپنی نوکری پکی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔

ناپاک فوج کی سفاکیت:

ہر آنکھ اشک بار تھی، دل غموں سے پھٹے جارہے تھے......ایسے میں وکٹری کا نشان بناتے ابوجہل کے پیروکار اپنے غرور وطاقت کے نشے میں بدمست لوٹ رہے تھے......ناپاک فوج کی 'کرار' اور 'ضرار' بٹالین نے اپنی درندگی اور سفاکیت پاکیزہ خون کی ہولی کھیل کر بے نقاب کی۔ سفاکیت اور رعونت کا ساتھ اگر طاقت کے ساتھ ہو جائے تو انسان نما درندے اپنی فتح و کامرانی کے لیے 'کرار' اور 'ضرار' بٹالین جیسی بہیمیت سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ کفار سے دوستی نبھانے اور مجاہدین اسلام کے سینوں کو چھلنی کرنے والے یہ بدکردار لوگ کسی طور بھی قابلِ ہمدردی وستائش نہیں......چاہے وہ سیاچن میں برف تلے دب کر ہلاکت کا مزہ چکھنے والے ہوں یا وزیرستان اور آزاد قبائل میں مجاہدین کے ہاتھوں جہنّم واصل ہونے والے......اس لیے کہ ان کی طاقتیں، محنتیں، تربیت اور محبتیں تمام کی تمام کافروں سے وابستہ ہیں......

یہ لوگ وہی ہیں جو سوات و باجوڑ میں مجاہدین کا قتل عام کرتے رہے...... افغانستان میں صلیبیوں کو ہر ممکن مدد فراہم کرتے رہے......آزاد قبائل میں اہل ایمان کو اپنے نشانے پر رکھتے رہے......اسی بنا پر ان کے خلاف ملک کے جید علمائے کرام کا مشترکہ فتویٰ بھی آیا......اور بعد اس دن سے......لال مسجد ان کے پہلے نشانے پر آ گئی......کیونکہ یہ فتویٰ لال مسجد سے ہی جاری ہوا......جس کی تائید وتوثیق پاکستان کے ۵۰۰ سے زائد معروف وجید مفتیان کرام نے کی......فوج کے دلوں میں لال مسجد کے خلاف جو جلن کی آگ الاؤ کی صورت اختیار کیے ہوئی تھی......ضروری تھا کہ اُس جوشِ انتقام کو خوں خواری کے مناظر، معصوم حفاظ اور مجاہد طلبا و طالبات کی تڑپتی لاشوں کو دکھا کر ٹھنڈا کیا جائے۔

مجرمین کی فہرست:

آج لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے سانحہ کو ۵ سال گزر چکے ہیں......لیکن مجاہدین اسلام کے دلوں میں یہ غم اسی طرح تازہ ہے جس طرح روزِ اول تھا......اگر کوئی مجرم اس زعم میں مبتلا ہے کہ ہم پر کوئی پکڑ نہیں تو اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے......اور میرا رب سریع الحساب بھی ہے اور عزیز ذو انتقام بھی......فہرستِ مجرمین تو آسمانوں پر مرتب ہو چکی ہے......اس وقت کی حکومت کا حاکم پرویز مشرف......آئی ایس آئی کا اُس وقت کا سربراہ اور موجودہ آرمی چیف اشفاق کیانی، طارق مجید (کور کمانڈر راولپنڈی)، شوکت عزیز (وزیر اعظم)، لال مسجد میں طلبہ کو دہشت گرد قرار دینے والا شیر افگن نیازی (وزیر قانون)، شیخ رشید (وزیر ریلوے اور اس سے پہلے وزیر اطلاعات)، محمد علی درانی (وزیر اطلاعات)، شہناز شیخ (وزیر مملکت) طارق عظیم (وزیر مملکت برائے اطلاعات)، اعجاز الحق (وزیر مذہبی امور) خورشید محمود قصوری (وزیر خارجہ) شجاعت حسین، آفتاب شیر پاؤ (وزیر داخلہ) خالد مقبول (گورنر پنجاب)، پرویز الٰہی (وزیر اعلیٰ پنجاب)، کمال شاہ (سیکرٹری داخلہ) بریگیڈیئر (ر) جاوید اقبال چیمہ (ترجمان وزارت داخلہ)، مہدی (ڈی جی رینجرز)، شاہد ندیم (آئی جی اسلام آباد)، ہمایوں اختر (وزیر تجارت)...... شوکت عزیز کی تمام کابینہ اور آرمی کے تمام کور کمانڈرز......

ان کی گردنوں پر خون ہے......ان کے ہاتھ بے گناہوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں......گزرتے وقت نے ان مجرمین کے چہرے اور بے نقاب کر دیے ہیں......اقتدار کے بھوکے یہ لوگ اقتدار سے محرومی کے بعد عوام میں اپنی دیانت وامانت کا جھوٹا پروپیگنڈا کرتے ہیں......ٹی وی کے جعلی ٹاک شوز میں اپنے آپ کو دردمند ثابت کرتے ہیں......یہ قابل معافی ہیں نہ بھولے گئے ہیں......بس اللہ کے دیے گئے وقتِ مہلت کے ختم ہونے کا انتظار ہے......اس کے بعد رہے نام اللہ کا......آسمانوں میں گواہیاں ہوں گی، ان مجرمین کے خلاف...... جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی...... بے گناہ حفاظ قرآن......مجاہد عبدالرشید غازی...... پاک باز بناتِ حفصہ......فاسفورس سے جلا دیے جانے والے لاشے......اور ٹکڑوں میں بکھرے ہوئے جسم جنہیں عیسائی خاکروبوں کے ہاتھوں نالوں میں پھینکوا کر ثبوت مٹانے کی کوشش کی گئی......اٹھ کھڑے ہوں گے تو یہ مجرمین کہاں جائیں گے؟ میرا رب ظالموں سے سخت حساب لینے والا ہے......جس ظلم پر عرش ہل چکا ہے......اُس ظلم کا حساب ضرور ہوگا!!!

(بقیہ صفحہ ۲۹ پر)

24 مئی: صوبہ غزنی..........صدر مقام غزنی شہر..........مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ..........5 سپلائی اور 4 سیکورٹی فورسز کی گاڑیاں تباہ..........5 سیکورٹی اہل کار ہلاک......8 زخمی

جہاد فی سبیل اللہ اور اس کا مقصد

مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ تعالیٰ

۲ محرم الحرام ۱۳۶۰ھ سے ۹ محرم الحرام ۱۳۶۰ھ تک مسلسل آٹھ دن تک بمبئی میں ایک ہی مقام پر حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے خطابات ہوئے تھے، ذیل میں اس سلسلہ کا چھٹا خطبہ پیش خدمت ہے، جس میں مولانا رحمہ اللہ نے جہاد فی سبیل اللہ اور اس کے مقاصد کو واضح انداز میں پیش کیا ہے۔

ہمارے چالاک سیاسی دشمنوں نے اسلامی جہاد کے خلاف اس قدر زبردست اور عیارانہ پروپیگنڈا کیا ہے کہ دوسروں کا کیا ذکر خود مسلمان، اور اچھے خاصے پڑھے لکھے مسلمان اُس سے متاثر ہیں......اسی ناپاک اور پرفریب پروپیگنڈے کا اثر ہے کہ اب جہاد کا نام سنتے ہی ایک نہایت ہولناک اور لرزہ خیز خوں ریزی کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور عالم تصور میں لوگوں کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا ایک نہایت غیر مہذب قوم کے مذہبی دیوانوں کا کوئی گروہ ہے جس کی شکلیں نہایت مہیب اور صورتیں نہایت ڈراؤنی ہیں، وہ خون میں شرابور ننگی تلواریں سونتے ہوئے غیر مسلم آبادیوں پر چڑھے چلے آرہے ہیں اور جو کافر سامنے آجاتا ہے اس کی گردن پر تلوار رکھ کر کہتے ہیں "ہو جا مسلمان اور پڑھ ہمارا کلمہ نہیں تو ابھی تیرا سر تن سے جدا کیا جاتا ہے"۔ پھر اگر وہ ذرا بھی چر چر کرتا ہے تو بے دردی اور سفاکی کے ساتھ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جاتے ہیں اور اس کا مال و اسباب لوٹ کو آپس میں بانٹ لیا جاتا ہے۔

حضرات! یہ ہے ہمارے جہاد کی وہ بھیانک اور سیاہ تصویر جو ہمارے چالاک سیاسی دشمنوں نے دنیا کے سامنے کھینچی ہے......اور چونکہ یہ چالاک مصور اس وقت سیاسی اقتدار کے مالک ہیں اور سیاست کے میدان میں ہم کو شکست دے کر زیر کر چکے ہیں، مزید برآں، یہ پروپیگنڈے کے فن میں بھی لاثانی استاد ہیں، اس لیے ان کا یہ فسوں کامیاب ہوا اور عام دماغوں میں ہمارے جہاد کی یہی تصویر نقش ہوگئی۔ یہاں تک کہ اسلام کے بہت سے نادان دوستوں اور سادہ لوح ہمدردوں نے بھی اس کے جواب میں اسلام کی حمایت اور خدمت کا صحیح طریقہ یہ سمجھا ہے کہ جہاد کے تعلیمِ اسلام ہونے سے ہی انکار کر دیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے پوری جرأت اور بے باکی کے ساتھ اس سے انکار کر دیا اور قرآن پاک میں جہاں جہاں جہاد کا لفظ آیا تھا اس کے معنی "جہاد بالنفس" اور جہاد بالشیطان" کے کر ڈالے گئے۔ اور جو بعض کم ہمت، اسلامی تاریخ کی روشنی میں ایسا سفید جھوٹ بولنے کی جرأت نہ کر سکے تو انہوں نے بھی مرعوبانہ انداز میں "بے چارے اسلام" کی طرف سے صفائی دیتے ہوئے کہنا شروع کر دیا کہ "بے شک اسلام میں جہاد تو ہے مگر صرف "دفاعی" ہے یعنی جب کوئی طاقت مسلمانوں پر حملہ آور ہو یا ان کی مذہبی آزادی سلب کرنا چاہے تو حفاظت خود اختیار کے طور پر اور اپنے تحفظ کی خاطر اُن جوابی کارروائی کرنی چاہیے بس یہی اسلامی جہاد ہے"۔

بہرحال ہمارے ان سیاسی دشمنوں کے اس پروپیگنڈے سے خود ہمارے دل و دماغ بھی متاثر ہوئے اور اس کا اتنا اثر پڑا کہ بہت سے ہم میں سے یا تو جہاد ہی کے منکر ہوگئے یا انہوں نے اس میں ایسی اصلاح نما تحریف فرمائی کہ اس کی روح نکل گئی......پھر کتنی عجیب بات ہے کہ ہمارے جہاد کے خلاف یہ پروپیگنڈا بھی انہوں نے کیا جن کے ہاتھ اس پروپیگنڈے کے وقت بھی مظلوموں کے خون سے رنگین ہوئے تھے اور مختلف قوموں کے لاکھوں کمزور افراد کے خون کے چھینٹے جن کے دامن پر پڑے ہوئے تھے اور جن کی فوجیں عین اسی وقت اپنی توپوں اور بندوقوں کے زور سے کمزوروں کو پامال کر رہی تھیں اور ان کے ملکوں اور ان کی آزادی کو چھین رہی تھیں......شاید انہوں نے اس خوں ریزی اور سفاکی کی طرف سے لوگوں کی نظریں پھیر دینے ہی کے لیے نہایت معصومانہ انداز میں مگر بڑی قوت کے ساتھ "اسلامی جہاد" کے خلاف یہ پروپیگنڈا کیا تھا مگر غلامانہ ذہنیت رکھنے والوں نے نہ ان عیاروں کے کرداروں کو دیکھا اور نہ جہاد کی حقیقت کے متعلق اسلامی لٹریچر ہی سے کوئی روشنی حاصل کرنی ضروری سمجھی بلکہ ان کے پرفریب بیانوں اور بلند بانگ دعوں پر ایمان لا کر "قانون جہاد" کا انکار یا اس کی "مرمت" بہتر پالیسی سمجھی۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ وہ جہاد جو اسلام کا رکن اعظم تھا اور داعی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے متعلق فرمایا تھا و ذروۃ سنامہ (الاسلام) الجہاد یعنی "جہاد اسلام کا جزو اعظم ہے" اس کی حقیقت ہی مبہم ہو کر رہ گئی اور اس طرح لوگوں کی نظروں سے اس کی اہمیّت گرا دی گئی۔

تو آج کی تقریر میں مجھے جہاد کی حقیقت اور اسلام میں اس کی اہمیّت ہی کو آپ حضرات کے سامنے واضح کرنا ہے اور ساتھ ہی "اساتذۂ یورپ" کے اس پروپیگنڈے کی بھی حقیقت کھولی ہے جو انہوں نے پچھلی دو تین صدیوں سے ہمارے "جہاد" کے خلاف کیا ہے......میں یقین رکھتا ہوں اور یقین ہی کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس پروپیگنڈا کرنے والوں میں بیش تر وہ ہیں جو خود حقیقت حال کو صحیح طور پر جانتے ہیں لیکن انہوں نے صرف اپنی سیاسی اغراض کے لیے از راہ بے ایمانی یہ پروپیگنڈا کیا ہے۔ البتہ جو سادہ لوح اس پروپیگنڈے سے متاثر ہوئے ہیں (اور ہمارے برادران وطن کا

خصوصیّت سے یہی حال ہے) وہ ضرور غلط فہمی میں ہیں اور صرف ان کی ہی غلط فہمی کو دور کرنا ہمارا کام ہے۔حضرات! مجھے اس سے بھی انکار نہیں ہے کہ ہمارے جہاد کے متعلّق اس غلط فہمی کے لیے یورپ کے پروپیگنڈے کے علاوہ کچھ اور بھی اسباب ہیں اس لیے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ان کی طرف بھی توجہ کروں۔

ان میں سے ایک بڑا بلکہ غالباً سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ عام طور پر اسلام کو بھی دوسرے ''مذہبوں'' اور ''دھرموں'' کی طرح محض ایک ''مذہب'' اور ''دھرم'' اور علی ہذا مسلمانوں کو دنیا کی بہت سی ''قوموں'' میں سے ایک ''قوم'' سمجھا جارہا ہے اور اس غلط فہمی میں خود مسلمان بھی قریب قریب غیر مسلموں کے برابر ہی مبتلا ہیں۔اس لیے ضروری ہے کہ میں پہلے اس غلط فہمی کو رفع کروں، میری گذارش کا یہ حصّہ خاص طور پر غور سے سنا جائے۔

آج کل جب مذہب کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے چند عقائد، چند عبادات اور زندگی کے چند مراسم کا مجموعہ مراد ہوتا ہے۔اس سے زیادہ اس وقت مذہب کے معنی کچھ نہیں سمجھے جاتے......اسلام کو بھی بس ایک ایسا ہی مذہب سمجھا جارہا ہے جس میں چند خاص عقیدوں اور خاص طرز کی چند عبادتوں کی تعلیم ہے......اور جو چند مخصوص مراسم کی پابندی چاہتا ہے......اگر فی الحقیقت اسلام ایسا ہی مذہب ہوتا تو یقیناً اس میں ''جہاد'' کے کوئی معنی نہیں ہوتے مگر واقعہ یہ ہے کہ اسلام پوری انسانی زندگی میں ایک ''انقلابی اصلاحی دعوت'' کا نام ہے۔وہ دوسرے مذہبوں اور دھرموں کی طرح صرف چند عقیدوں اور خاص طرز کی چند عبادتوں ہی کا مطالبہ نہیں کرتا بلکہ پوری حیات انسانی کو ایک ایسے معتدل سانچے میں ڈھالنا چاہتا ہے کہ اس سے زیادہ صالح اور معتدل طریق زندگی کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا اور یہ اس کے بغیر نہیں ہوسکتا کہ زندگی کا دستور اور نظام بنانے پر اس کو قابو اور قدرت ہو......اسی طرح مسلمان اس جماعت کا نام ہے جو اس ''انقلابی اصلاحی دعوت'' کے نظریے اور مسلک کو قبول کرکے خود اس کی داعی اور اس کے لیے ساعی بن جائے تو آج کل کی عام اصطلاح کے مسلمان کوئی قوم نہیں ہے بلکہ ایک بین الاقوامی پارٹی (جماعت) کا نام ہے جو انسانی دنیا کے نظام کے متلق بھی کچھ خاص اصول اور نظریات رکھتی ہے اور اس کو یقین ہے کہ دنیا سے ظلم وجبر، بے امنی اور بدچلنی کا خاتمہ جب ہی ہوسکتا ہے جب کہ ساری دنیا کا نظام ان اصولوں کے مطابق ہوجائے۔اور ظاہر ہے کہ یہ پاک مقصد بلا حکومتی اقتدار کے حاصل نہیں ہوسکتا اور حکومتی اقتدار کا حصول بغیر انقلابی جدوجہد کے ناممکن ہے۔پس جہاد درحقیقت اس انقلابی جدوجہد ہی کا نام ہے جو الٰہی منشا کے مطابق دنیا میں امن وعدل کا نظام قائم کرنے کے لیے کی جائے......اسی کو ایک حدیث میں اس طرح ادا کیا گیا ہے کہ **لتکون کلمة اللہ ھی العلیا** یعنی جہاد کا منشا صرف یہ ہوتا ہے کہ خدا کا بول بالا ہو۔یعنی خدا کا قانون سارے غیر خدائی قوانین سے بلند وبالا اور ان پر حاوی وحکمران ہوجاوے۔الغرض اس میں شک نہیں کہ اسلام میں ''جہاد'' کا حکم ہے اور مسلمانوں کا اہم فریضہ اور اسلام کے انقلابی پروگرام کی آخری دفعہ ہے۔لیکن یہ سمجھنا کہ جس طرح دنیا میں دو قومیں اپنے مفاد یا میدانِ ترقی میں مسابقت کے لیے لڑتی ہیں اسی طرح جب مسلمان کسی اور قوم سے ایسی ہی اغراض کے لیے جنگ کرے تو اس کا نام یہاں جہاد ہے اور اسلام میں اسی کا حکم ہے......تو ایسا سمجھنا انتہائی غلطی ہے۔میں پوری بصیرت اور ذمہ داری کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ مسلمان اپنی قومی منفعت یا قومی بلندی کے لیے کسی سے لڑیں تو وہ ہرگز ''جہاد'' نہیں ہے بلکہ اسلام میں ہر ایسی لڑائی لڑنا حرام ہے جس کا مقصد اللہ اور اس کے قانون کے سوا کسی اور کی بڑائی او ربلندی ہو۔اسی واسطے جہاد کے ساتھ ہر جگہ ''فی سبیل اللہ'' کی قید لگادی جاتی ہے تاکہ کوئی شخص ''اسلامی جہاد'' کو ''مسلمانوں کی قومی جنگ'' نہ سمجھ لے۔ایک حدیث میں ہے کہ بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جہاد فی سبیل اللہ کا کیا مطلب ہے؟ ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص مال غنیمت حاصل کرنے کے ارادے سے جنگ کرتا ہے اور کوئی اس غرض سے لڑائی میں حصّہ لیتا ہے کہ اس کی شجاعت اور بہادری کو خراج تحسین ادا کیا جائے، کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کسی پرانی عداوت کی بنا پر لڑائی میں حصّہ لیتے ہیں، کچھ قومی حمیت اور عصبیت کے جوش میں لڑتے ہیں تو کیا ان میں سے کسی کی جنگ فی سبیل اللہ ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ''نہیں، ان میں سے کسی کی جنگ بھی فی سبیل اللہ نہیں ہے۔فی سبیل اللہ تو صرف اس شخص کی جنگ ہے جس کے پیش نظر اللہ کا بول بالا کرنے کے سوا کوئی اور مقصد ہی نہ ہو''۔الغرض یہ نکتہ مسلمانوں اور نامسلمانوں سب کو یاد رکھنا چاہیے کہ ''اسلامی جہاد'' کی اصل غرض وغایت ''مسلمان قوم'' کی سربلندی اور حکمرانی بھی نہیں ہوتی بلکہ اس کا مقصد وحید بس اللہ کا بول بالا کرنا اور لوگوں کو خدائی منشا کے مطابق نظام زندگی قبول کرنا ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اگر کسی جگہ کوئی مسلمان قوم حکمران ہو لیکن وہاں کا نظام حکومت خدائی قانون کے خلاف ہو، لوگوں پر ظلم اور جبر ہوتا ہو، فواحش اور منکرات کا رواج ہو تو اس حکومت کے خلاف بھی حقیقی مسلمان جہاد کرے گا۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

''دشمنانِ دین چاہتے ہیں کہ صرف ایک معبُود کی عبادت پر متفق مسلمانوں کو بہت سے بتوں کا پجاری بناڈالیں۔یہ بت کبھی وطن کی صورت میں سامنے آتے ہیں تو کبھی قومیت کے روپ دھارتے ہیں۔حالانکہ اسلامی معاشرہ تو صرف عقیدۂ توحید کی اساس پر قائم اور احکامِ شریعت ہی کی روشنی میں منظّم ہوتا ہے۔قومیتوں کے نعروں اور جاہلی نظریات کی اس مسلسل یلغار اور ناپاک ومسموم پروپیگنڈے کے نتیجے میں وحدتِ امت کی یہ بنیاد کمزور اور مضمحل پڑگئی ہے اور یہ ناپاک بت ایسے مقدس اور محترم بن چکے ہیں کہ اب اُن کے منکر کو اپنی قوم وملت سے خارج اور اپنے ملکی مفادات کا دشمن اور غدار تصور کیا جاتا ہے''۔

(سید قطب شہیدؒ)

25 مئی: صوبہ غزنی.........ضلع گیلان.........2 امریکی ٹینک مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگوں کی زد میں آکر تباہ.........9 امریکی فوجی ہلاک.........5 زخمی

وہ حالتیں کہ جن میں کفار کے عام لوگوں کا قتل جائز ہوتا ہے

شیخ یوسف العییری رحمہ اللہ تعالیٰ

شیخ یوسف العییری رحمہ اللہ جزیرۃ العرب کے معروف اور جید عالم دین تھے......شیخ اسامہ رحمہ اللہ سے آپ کا قریبی تعلق اور قلبی لگاؤ تھا......معرکہ گیارہ ستمبر کے بعد آپ نے مجاہدین کی اس عظیم کارروائی کی بلاخوف تائید کی اوران عملیات کو شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جائز قرار دیا......اسی جرمِ حق گوئی کی پاداش میں آپ کو سعودی طواغیت نے گرفتار کرلیا......آپ پر شدید تشدد کیا گیا اور آپ دوران قید ہی شہید کر دیے گئے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے خلاف کی گئی کارروائیاں جن میں عالمی تجارتی مرکز اور وزارت دفاع کی تباہی، وائٹ ہاؤس اور کانگریس پر حملہ اور جہازوں کا سواروں سمیت اغوا کیا جانا اس سوال ہے بنیادی محرک ہے کہ کیا یہ اُن (مسلمانوں) کے لیے جائز تھے یا یہ ایک حرام جرم تھا جیسا کہ بعض لوگ دعویٰ کرتے ہیں؟

اس سوال کا جواب اور اس کے جائز ہونے کے بیان کی کئی جزئیات ہیں اس پر اعتراض کرنے والوں کی اہم ترین دلیل یہ ہے کہ امریکہ میں عالمی تجارتی مرکز، وزارت دفاع اور وائٹ ہاؤس کی تباہی کے اس عمل سے عورتوں، بچوں اور لڑائی نہ کرنے والے اُن عام لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہلاک ہوئی ہے کہ جن کے قتل سے شریعت اسلامیہ منع کیا ہے۔اس اعتراض کا رد اُن مخصوص حالات کے ذکر کرنے سے ہوگا کہ جو اس عمومیت کا خاتمہ کرتے ہیں کہ جسے انہوں نے دلیل بنایا۔حقیقت یہ ہے کہ کفار کے ان معصوم لوگوں کی عصمت مطلق (عام) نہیں بلکہ کچھ ایسی مخصوص حالتیں بھی ہیں کہ جن میں انہیں قتل کرنا جائز ہوتا ہے خواہ قصداً یا بغیر ارادے کے۔اور اب ہم ان مخصوص حالتوں کا تفصیل سے ذکر کرتے ہیں۔

پہلی حالت:

وہ حالتیں کہ جن میں کفار کے عام لوگوں کو جان بوجھ کر قتل کرنا جائز ہوتا ہے اُن میں سے ایک یہ ہے کہ مسلمان، کفار کو بھی وہی سزا دیں جو انہیں (مسلمانوں) کو دی گئی۔لہٰذا اگر کفار مسلمانوں کی عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل کرتے ہیں تو اس حالت میں جائز ہے کہ اُن (کفار) کے ساتھ بھی یہی کام کیا جائے۔دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُواْ عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ(البقرۃ:۱۹۴)

’’پس اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو جیسی زیادتی وہ تم پر کرے ویسی ہی تم اس پر کرو‘‘۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ:

وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَO وَجَزَاء سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَO وَلَمَنِ انتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُوْلَئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍO إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُوْلَئِكَ لَهُم عَذَابٌ أَلِيمٌ O (الشوریٰ:۳۹۔۴۲)

’’اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم وتعدی ہو تو (مناسب طریقے سے) بدلہ لیتے ہیں اور برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے مگر جو درگزر کرے اور (معاملے کو) درست کر دے تو اس کا بدلہ خدا کے ذمے ہے اس میں شک نہیں کہ وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جس پر ظلم ہوا ہو اگر وہ اسکے بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں پر کچھ الزام نہیں الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو تکلیف دینے والا عذاب ہوگا‘‘۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُواْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرينَO وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلاَّ بِاللّهِ وَلاَ تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلاَ تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَO إِنَّ اللّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَواْ وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ(النحل:۱۲۶۔۱۲۸)

’’اور اگر تم ان کو تکلیف دینی چاہو تو اتنی ہی تکلیف دو جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہت اچھا ہے اور صبر ہی کرو اور تمہارا صبر بھی خدا ہی کی مدد سے ہے اور ان کے بارے میں غم نہ کرو اور جو یہ بداندیشی کرتے ہیں اس سے تنگ دل نہ ہونا کچھ شک نہیں کہ جو پرہیزگار ہیں اور جو نیکوکار ہیں خدا ان کا مددگار ہے۔‘‘

ان آیات کا حکم عام ہے اور ان کے نزول کے اسباب انہیں کسی خاص حالت کے لیے مخصوص نہیں کرتے۔کیونکہ قرآن مجید صراحت سے بیان فرماتا ہے کہ

25 مئی: صوبہ پکتیکا............ضلع یوسف خیل............مجاہدین اور افغان نیشنل آرمی کے اہل کاروں کے درمیان شدید جھڑپیں............13 اہل کار ہلاک اور زخمی

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُواْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ

''اور اگر تم ان کو تکلیف دینی چاہو تو اتنی ہی تکلیف دو جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی''۔

یہ آیت مثلہ (لاش کا ناک، کان، اعضا وغیرہ کاٹنا) کے بارے میں نازل ہوئی۔ ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ ابی بن کعبؓ سے روایت کی ہے کہ اُحد کے دن انصار کے چونسٹھ آدمی کام آئے اور مہاجرین کے چھ، جن میں حمزہ بن عبد المطلبؓ بھی شامل تھے۔ تو انہوں (کفار) نے ان (مسلمان شہدا) کا مثلہ کیا۔ انصار نے کہا کہ اگر کسی دن ہم نے اُن (کفار) کے لوگوں کو اسی طرح نشانہ بنایا تو ہم اُن کا اس سے زیادہ مثلہ کریں گے۔ جب فتح مکہ کا دن آیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

فتح مکہ کے موقع پر ایک آدمی نے کہا کہ آج قریش کا نام ونشان نہ رہے گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ماسوائے چار افراد کے قوم کے قتل سے باز رہو''۔

ابن ہشام نے سیرت میں روایت نقل کی ہے کہ ''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھا یعنی اپنے چچا حمزہؓ کی لاش کے مثلے کا تو فرمایا:

''اگر صفیہ کے غم اور میرے بعد یہ کام سنت بن جانے کا ڈر نہ ہوتا تو میں اُسے (اپنے چچا حمزہؓ) کو اسی طرح چھوڑ دیتا تاکہ وہ وحشی جانوروں کے پیٹوں اور پرندوں کے پوٹوں میں ہوتے اور اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے کبھی کسی موقع پر قریش پر غلبہ عطا کیا تو میں اُن کے تیس آدمیوں کا مثلہ ضرور کروں گا''۔

جب مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے چچا کے ساتھ یہ کام کرنے والے پر غصّے کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی کسی دن اُن (کفار قریش) پر غلبہ عطا کیا تو ہم ان (کی لاشوں) کا ایسا مثلہ کریں گے جیسا کسی عربی نے نہ کیا ہوگا۔ ابن اسحاق نے کہا کہ مجھے ایسے شخص نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ جسے میں جھوٹا نہیں کہتا۔ بلاشبہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے اس قول پر یہ آیت نازل کی:

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُواْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَO وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلاَّ بِاللّهِ وَلاَ تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلاَ تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ (النحل: ۱۲۶۔۱۲۷)

''اور اگر تم ان کو تکلیف دینی چاہو تو اتنی ہی تکلیف دو جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہت اچھا ہے اور صبر ہی کرو اور تمہارا صبر بھی خدا ہی کی مدد سے ہے اور ان کے بارے میں غم نہ کرو اور جو یہ بد اندیشی کرتے ہیں اس سے تنگ دل نہ ہونا''۔

سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو معاف کر دیا اور مثلہ کرنے سے منع کر دیا''۔

ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے کہ جب اُحد کا دن تھا اور مشرک واپس چلے گئے اور مسلمانوں نے دیکھا کہ کفار نے ان کے شہید ہونے والے بھائیوں کی لاشوں کی بڑی بے حرمتی کی ہے اور اُن کے کان، ناک کاٹے اور پیٹ چاک کیے ہیں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کفار پر غلبہ عطا کیا تو ہم بھی ضرور ایسا کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُواْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَO (النحل: ۱۲۶)

''اور اگر تم ان کو تکلیف دینی چاہو تو اتنی ہی تکلیف دو جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہت اچھا ہے''۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''بلکہ ہم صبر کریں گے''۔

لہٰذا مثلہ سے منع کیا گیا اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے حرام ہے۔ جیسا کہ بخاری میں عبد اللہ بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ کھسوٹ اور مثلہ سے منع کیا ہے''۔

امام ابن حجرؒ نے فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۱۲۰ میں کہا کہ المثلہ مقتول کی شکل و صورت کو بگاڑنا ہے۔ جیسے اس کے اعضا کا کاٹنا اور اس کے عضو تناسل کا کاٹنا وغیرہ۔ صحیح مسلم میں حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکروں او ردستوں کے کمانڈروں کو یہ کہہ کر رخصت فرماتے کہ:

''اللہ کے نام سے حملہ کرو، اللہ سے کفر کرنے والے سے لڑو، اور غلو نہ کرو اور نہ غداری کرو، نہ مثلہ کرو اور نہ نومولود کو قتل کرو''۔

لیکن اگر دشمن مسلمانوں کے مقتولوں کا مثلہ کریں تو مسلمانوں کے لیے جائز ہو جاتا ہے کہ وہ دشمن کے مقتولوں کا مثلہ کریں ور اس صورت میں اس کی حرمت ختم ہو جاتی ہے۔ جب کہ مثلہ نہ کرنا اور صبر کرنا مسلمانوں کے لیے بہتر ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مثلہ نہ کرنا اور صبر کرنا واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کا حکم دیا

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلاَّ بِاللّهِ

آپ صبر کیجیے اور آپ کا صبر اللہ (ہی کی توفیق) سے ہے''۔

جب کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین سے صبر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ

''اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہت اچھا ہے''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

26 مئی: صوبہ ہلمند..........ضلع گریشک..........مجاہدین کا امریکی فوجیوں پر حملہ..........10 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی

انکار کرتے ہیں ہم ''اقوامِ متحدہ'' کے دین سے، ایمان لاتے ہیں ہم اللہ وحدہ لا شریک پر

عبد العزیز الجلیل

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین و بعد:

ہر مسلمان کو فی زمانہ جس چیز کا سب سے زیادہ سامنا کرنا پڑ رہا ہے وہ ہے 'تلبیس حق' (یعنی حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کر کے باطل کی راہ ہموار کرنا)۔

دنیا کے بڑے بڑے کافر اور ان کی ہاں میں ہاں ملانے والے منافقین تلبیس حق اور گمراہی کو پھیلانے میں سرگرمِ عمل ہیں۔ ابلاغِ عامہ پر مسلسل اور متواتر اور دوسرے ذرائع سے بھی دنیا کے شاطر دماغ مسلم اور کفریہ معاشروں میں اپنی خود ساختہ اصطلاحات کو رواج دینے میں اپنی پوری توانائیاں صرف کر رہے ہیں۔ بہت سی ایسی شخصیات بھی بین الاقوامی پروپیگنڈے کا شکار ہو گئی ہیں جو اپنے آپ کو علم کے کسی مرتبے پر سمجھتی ہیں خواہ اس کی وجہ ان کا ناقص علم ہو یا وہ کسی پروپیگنڈے سے متاثر ہوئے ہوں یا وہ جانتے بوجھتے اپنی قوموں سے غداری کرتے ہوئے دشمن کی من چاہی اصطلاحات سے مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہوں؛ معاملے کی نوعیت انتہائی سنگین ہے۔

تلبیس حق کا خطرہ اتنا گہرا اور دوررس ہے کہ اس کی زد میں ہمارے دین کے بنیادی تصورات اور عقائد تک آ گئے ہیں۔ ان حالات میں اگر امت کے حقیقی اہلِ علم باطل کا ابطال نہیں کرتے اور 'سبیل المجرمین' کو واضح نہیں کرتے تو دنیا میں ایک عظیم ترین فساد کے برپا ہونے کو کوئی نہیں روک سکتا۔

سب سے زیادہ تلبیس کی اصطلاح ہے 'بین الاقوامی قوانین' کا احترام۔ ابلاغِ عامہ میں اس اصطلاح کو بھرپور طریقے سے پھیلایا جا رہا ہے۔ مغربی میڈیا کے سنگ ہمارا اخلاق باختہ میڈیا بھی اس 'فرض' کو نبھائے چلا جا رہا ہے۔ اس اصطلاح کو ایسے عام کیا جا رہا ہے جیسے یہ انسانی تاریخ کی کوئی ازلی حقیقت ہو۔ اس شرکیہ اصطلاح کو انسانی اذہان میں ثبت کرنے کے لیے کبھی بین الاقوامی قوانین کے احترام کا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ کبھی کہا جاتا ہے فلاں کام بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ فلاں ملک کو بین الاقوامی قوانین کے تحت فلاں فلاں اقدامات کرنے ہوں گے۔ ضروری ہے کہ مسلمان اس طاغوتی اصطلاح سے اچھی طرح واقف ہوں کیونکہ اس اصطلاح کی زد ہمارے عقائد پر پڑتی ہے۔

'بین الاقوامی قوانین' دراصل ایسے قوانین کا مجموعہ ہے جسے کافر ملکوں نے اپنے مفادات کے حصول کے لیے وضع کیا ہے۔ ظاہر ہے کافر ممالک کے اپنے اصول اخلاقیات ہیں؛ اپنے قوانین ہیں؛ اپنے معیارات اور رواج ہیں۔

دوسری جنگ عظیم میں فاتحین کے مفادات کو یقینی بنانے کے لیے اقوامِ متحدہ کے نام سے ان قوانین کی بین الاقوامی حیثیت تسلیم کروائی گئی تھی۔ ابتدا میں ان قوانین کی بنیاد تین ممالک: امریکہ؛ برطانیہ اور روس نے رکھی تھی بعد میں فرانس اور چین بھی بنیادی ارکان میں شامل کر لیے گئے۔ ان پانچ ممالک نے اپنے مفادات کے لیے بین الاقوامی اصطلاح کے نام سے قوانین کا مجموعہ مرتب کیا تاکہ مفتوحہ علاقوں کی بندر بانٹ میں کوئی بڑی رکاوٹ پیش نہ آئے۔ اس کے علاوہ دوسرے ممالک بھی اس بات کے پابند ٹھہرائے گئے کہ وہ اپنے تنازعات اسی فورم سے بین الاقوامی مجموعہ قوانین کی ہدایات کے مطابق حل کریں گے۔

ہمارا دشمن اس اصطلاح کو موم کی طرح استعمال کرتا ہے۔ جب کبھی کسی ملک سے بڑے ممالک کا کوئی مفاد وابستہ ہو خصوصاً جن ممالک کو عالمِ اسلام کہا جاتا ہے وہاں اس اصطلاح کو اپنے حق میں یہ ممالک بڑی ہوشیاری سے استعمال کرتے ہیں۔ کسی بھی مسلم خطے یا مسلمانوں کے مفادات پر ڈاکہ مارنا ہو تو اسی اصطلاح سے کام لیا جاتا ہے۔ امت کے اصلاح کار اہلِ علم میں سے کسی کو گرفتار کرنا ہو یا اسی ملک کی انتظامیہ سے اس گرفتار کرانا ہو یا اسلامی ملکوں پر مسلط جنگ کی مزاحمت کرنے والے مجاہدین پر شب خون مارنا ہو تو اسی اصطلاح کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔

اس اصطلاح کی سب سے بڑی ظالمانہ مثال یہودیوں کو مسلم فلسطینیوں کی اراضی پر یہودی وطن بنانے کا حق دینا ہے۔ دنیا بھر کے یہودیوں کو لا کر ایسی سرزمین میں انہیں آزاد وطن بنانے کا پروانہ دے دیا جاتا ہے جس سرزمین پر نامعلوم تاریخ سے لے کر آج تک مقامی باشندے ہی اس کے اصل باسی رہے ہیں۔ مسلم عراق اسی اصطلاح کی بھینٹ چڑھا ہے۔ عراق جہاں اس منحوس اصطلاح کی وجہ سے اب تک کم و بیش دس لاکھ تو بچے ہی شہید کر دیے گئے ہیں بالغ عوام و خواص اس کے علاوہ ہیں۔ اسی اصطلاح کی رو سے سوڈان کے صدر بین الاقوامی مجرم ٹھہرائے جاتے ہیں۔ دوسری طرف غزہ اور عراق میں لاکھوں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے والے امن و سلامتی اور جمہوریت کے چیمپئن کہلائے جاتے ہیں۔ اگلی سطور میں ہم اس اصطلاح کے اسلامی عقیدہ کے ساتھ متصادم ہونے والے پہلو پر بات کریں گے۔

بین الاقوامی قوانین کا اسلامی عقیدے سے متصادم ہونا:

بین الاقوامی قوانین کا شرعی حکم تلاش کرنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اقوام

26 مئی: صوبہ زابل..........صدر مقام قلات شہر..........ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ..........افغان فوجی اہل کاروں کی گاڑی تباہ..........8 فوجی اہل کار ہلاک

متحدہ کی ساخت اور بنیاد جس میثاق پر رکھی گئی ہے اس کا جائزہ لیا جائے۔

اقوام متحدہ کے میثاق کو محض طاغوت کہنا اس کا شرعی حکم نہیں ہے یہ اس سے کہیں بڑھ کر کافرانہ دستاویز ہے۔ دوطرفہ معاہدوں میں یا قانون کی زبان میں اہم ترین ''معاہدہ'' وہ کہلاتا ہے جسے اصطلاح میں ''میثاق'' کہا جاتا ہے۔ میثاق اقوام متحدہ UN Charter کی شق ۱۰۳ میں یہ وضاحت موجود ہے کہ: 'رکن ممالک میں سے کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے ملک کے ساتھ معاملات کرتے ہوئے کوئی ایسا معاہدہ کرے جو میثاق اقوام متحدہ سے متصادم ہو'۔

اس وضاحت کا واضح طور پر یہ معنی ہے کہ اصل معیار اقوام متحدہ کا میثاق ہے اور اسلامی شریعت میں جن معاہدوں کو جائز قرار دیا گیا ہے وہ جب بھی میثاق اقوام متحدہ کے برخلاف ہوں گے تو اسلامی شریعت کو ترک کیا جائے گا اور 'میثاق' پر عمل درآمد ہوگا۔ یاد رہے کہ کوئی بھی ملک اس وقت تک اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل نہیں کر سکتا جب تک وہ میثاق اقوام متحدہ کو تسلیم نہیں کر لیتا۔ 'میثاق' کی خلاف ورزی پر اس ملک کی رکنیت منسوخ ہو جائے گی۔

قارئین یہاں ہم آپ کو بتاتے چلیں کہ ابھی تک کسی ملک کو اس بات پر تعجب نہیں ہوا کہ 'میثاق' کی خلاف ورزی پر ہر ملک کی رکنیت منسوخ ہو سکتی ہے سوائے اقوام متحدہ کی بنیاد رکھنے والے پانچ ابتدائی ممالک کے جن میں سے کوئی اکیلا ملک سارے رکن ممالک کی مشترکہ قرارداد کو 'ویٹو' کرنے کا حق رکھتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے کہا اس فورم کا اصل مقصد ہی بڑے طواغیت کے مفادات کی حفاظت کو یقینی بنانا ہے۔

اقوام متحدہ کی ساخت؛ میثاق؛ تصرفات اور اس کے اہم عہدے داروں کی وفاداریاں دیکھتے ہوئے کوئی بھی انصاف پسند اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ اس فورم کا مقصد یہودی اور صلیبی مفادات کی حفاظت کرنا ہے۔ ۱۹۴۷ء میں فلسطین کی اراضی پر یہودیوں کا حق تسلیم کر کے اس ادارے نے اپنی جانب داری کا واضح ثبوت فراہم کر دیا ہے۔

اقوام متحدہ کا بنیادی حقوق کا چارٹر اسلامی عقائد کے سراسر خلاف ہے۔ بنیادی انسانی حقوق میں فرد کے لیے لامحدود آزادی کا تصور دیا گیا ہے تاکہ وہ دنیا کی لذتوں سے پوری آزادی سے متمتع ہو سکے۔ اسی طرح آزادی اظہار کے حق کی رو سے کوئی بھی فرد ہر قسم کی تقریر و تحریر کا حق رکھتا ہے اسی طرح دین اور مذہب میں آزادی کا حق ہر فرد کو میثاق اقوام متحدہ کی طرف سے حاصل ہے۔ اس کے علاوہ اس چارٹر کی رو سے تمام ادیان کے پیروکار ملکی قوانین میں مساوی حقوق کے حامل ہوں گے۔

مذکورہ بالا تمام حقوق اسلامی عقائد کے صریح خلاف ہیں۔ یعنی:

حقوق انسانی کے چارٹر کی وجہ سے اسلامی شریعت میں موجود ارتداد کی حد ساقط ہو جاتی ہے جو ہمارے دین میں اس لیے رکھی گئی ہے کہ کوئی بھی سرکشی پر آمادہ مسلمان دین اسلام کو اپنی مرضی سے ترک کر کے ہمارے دین کے وقار کو داغ دار نہ کر سکے۔ اسی طرح آزادی رائے کا، اس معنی میں جو مغرب میں رائج ہے اور جو کہ یو این چارٹر کا مقتضیٰ ہے اسلام میں کوئی تصور نہیں بلکہ اسلام میں ہر فرد اپنے ایک ایک لفظ کا ذمہ دار ہے جو وہ اپنے لبوں سے ادا کرتا ہے۔ اسلام میں کوئی شخص آزاد نہیں ہے بلکہ سب اللہ کے 'عبد' ہیں اس کی ہدایت پر چلنے کے پابند ہیں۔ اسلام میں کافر اور مسلمان برابر نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَن يَجْعَلَ اللّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلاً (النساء: ۱۴۱)

''اللہ نے ہرگز ایسی گنجائش نہیں رہنے دی ہے کہ کافر مومنین پر (غالب آنے کی) کوئی راہ پا سکیں''۔

اقوام متحدہ کے میثاق کی رو سے ہر شخص اس بات کا پابند ہے کہ وہ تمام تنازعات کے حل کے لیے اپنے ملک کی عدالت سے رجوع کرے گا۔ اس شق پر عمل کرنے سے لازم آتا ہے کہ عدالت خواہ طاغوت کے بنائے قانون کے مطابق فیصلہ کرتی ہو رکن ممالک کے تمام شہری ملکی قوانین اور عدالت کے فیصلے کے پابند ہوں گے۔ اس شق پر عمل کرنے سے شریعت کے احکام منسوخ ہو جاتے ہیں۔

اقوام متحدہ کے میثاق کے مطابق عوام کی رائے ہی قانون سازی کا واحد مصدر ہے۔ یہ عبارت اسلامی عقیدے کے صریحاً خلاف ہے۔ اسلام میں یہ منصب صرف اہل حل وعقد کو حاصل ہے۔

میثاق اقوام متحدہ میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے میثاق کی مخالفت کسی صورت میں نہیں کی جا سکتی ہے۔

ڈاکٹر علیان اپنی کتاب 'اھمیة الجھاد لنشر الدعوة الاسلام' میں لکھتے ہیں: ''ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے میثاق کی مخالفت کرتا ہو کیونکہ اہل النار کے طریقے کی مخالفت کرنا ہی اکثر اوقات صراط مستقیم ہوا کرتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اقوام متحدہ کے قوانین اسلام کے فریضہ جہاد سے صاف متصادم ہیں۔ اس کی تفصیل بتاتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:

ا) اقوام متحدہ رکن ممالک کو پابند کرتی ہے کہ وہ تنازعات کی صورت میں بین الاقوامی قوانین کی طرف رجوع کریں گے۔ ڈاکٹر علیان لکھتے ہیں کہ اہل اسلام پر واجب ہے کہ وہ صرف کتاب اللہ کی طرف رجوع کریں۔

ب) اقوام متحدہ کے میثاق کے مطابق رکن ممالک تنازعات بین الاقوامی قوانین کو سامنے رکھ کر مذاکرات کے ذریعے حل کریں گے۔

مصنف لکھتے ہیں کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ نے اسلامی ریاست کے لیے جو احکام اتارے

27 مئی: صوبہ غزنی..........ضلع قرہ باغ..........مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ..........4 سپلائی گاڑیاں تباہ..........3 سیکورٹی اہل کار ہلاک

ہیں اس کے مطابق اسلامی ریاست کسی کافر ملک سے معاملات کرتے ہوئے (عمومی طور پر) اسے تین میں سے ایک صورت اختیار کرنے کا کہے گی: وہ کفر چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوجائیں اور اس طرح انہیں وہ تمام ریاستی حقوق حاصل ہوجائیں گے جو اسلامی ریاست کو حاصل ہیں۔ یا پھر وہ اسلامی ریاست کے دبدبے میں آکر اس حالت میں جزیہ دیں گے کہ ان کے پاس کوئی قوت نہیں ہوگی۔ یا پھر وہ مسلمانوں سے جنگ کرنے پر آمادہ ہوجائیں۔

ڈاکٹر علیان لکھتے ہیں کہ اگر کسی وجہ سے مسلمانوں میں ضعف آجائے تو ایسی صورت میں وہ کافر ملک کے ساتھ مقررہ مدت کے لیے صلح کرسکتے ہیں جیسے اللہ کے رسول نے مکہ کے کافروں کے ساتھ صلح حدیبیہ میں دس سال کے لیے صلح کا معاہدہ کیا تھا۔

ج) اقوام متحدہ کے میثاق کے مطابق کوئی ملک اپنے جغرافیے میں کسی ایسے خطے کو شامل کرکے اضافہ نہیں کرسکتا جو اس نے بزور حاصل کیا ہو۔

ڈاکٹر علیان لکھتے ہیں کہ اسلام میں جہاد کے ذریعے جن خطوں کو اسلامی ریاست میں شامل کیا جاتا ہے اسلامی شریعت میں اس پر مسلمانوں کا حق ملکیت ثابت ہوجاتا ہے۔

د) اقوام متحدہ کے میثاق کے مطابق کوئی ملک کسی دوسرے ملک پر حملہ نہیں کرسکتا۔ جنگ کی صرف ایک صورت اس میثاق میں تسلیم کی گئی ہے کہ کوئی ملک کسی دوسرے ملک پر حملہ کرے اور جس پر حملہ ہوا ہے وہ اپنے دفاع میں جنگ کرے تو صرف دفاعی جنگ کو قانونی جنگ سمجھا جائے گا۔

ڈاکٹر علیان لکھتے ہیں کہ اس میثاق کو ماننے سے اسلام میں اقدامی جہاد منسوخ ہوجاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: وانا آپریشن کے بارے میں لال مسجد کے فتویٰ پر پاکستان کے علما کا اتفاق

(۴۲) مفتی محمد شفیق عارف صاحب۔

(۴۳) مفتی انعام الحق صاحب۔

(۴۴) مفتی عبدالقادر، جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔

(۴۵) مولانا سید سلیمان بنوری صاحب، نائب مہتمم جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔

(۴۶) مفتی جمال احمد صاحب، دارالعلوم فیصل آباد۔

(۴۷) مولانا محمد زاہد صاحب، جامعہ امدادیہ، فیصل آباد۔

(۴۸) پیر سیف اللہ خالد صاحب، مدیر جامعہ المنظور الاسلامیہ، لاہور

(۴۹) مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، مفتی جامعہ المنظور الاسلامیہ، لاہور۔

(۵۰) مولانا احمد علی صاحب مدرسہ الحسنین، گرین ایریا، فیصل آباد۔

(۵۱) مفتی محمد عیسیٰ صاحب، دارالعلوم اسلامیہ، کامران بلاک، لاہور۔

(۵۲) مولانا رشید احمد علوی صاحب، مدیر دارالعلوم اسلامیہ۔

(۵۳) قاضی حمید اللہ صاحب، مرکزی جامع مسجد شیراں والا باغ، گوجرانوالہ۔

(۵۴) مولانا فخرالدین صاحب، جامعہ اشرف العلوم، گوجرانوالہ۔

(۵۵) مفتی عبدالدیان صاحب، مفتی مرکزی جامع مسجد، اسلام آباد۔

(۵۶) مفتی محمد فاروق صاحب، رئیس دارالافتاء جامعہ فریدیہ، اسلام آباد۔

(۵۷) مولانا محمد عبدالعزیز صاحب، خطیب مرکزی جامع مسجد، اسلام آباد۔

(۵۸) مفتی سیف الدین صاحب، جامعہ محمدیہ، ایف سکس فور، اسلام آباد۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: مجرمین جامعہ حفصہؓ

شہدائے لال مسجد کا راستہ۔۔۔۔۔ راہ عمل:

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لیے اپنے خون کے چراغ جلانے والے شہدائے لال مسجد اور جامعہ حفصہ کی شہید طالبات پوری امت کے لیے ایک نشانِ راہ چھوڑ گئے ہیں۔۔۔۔۔ شریعت کا نفاذ اور قرآن کا بول بالا اُسی وقت ممکن ہے جب ان ظالم حکمرانوں سے اعلان بے زاری کیا جائے، ناپاک فوج کی جوروستم سے اعلان برأت کیا جائے اور اس کافرانہ نظام سے اعلان بغاوت کیا جائے۔۔۔۔۔ اللہ کی سرزمین پر اللہ کا نظام نافذ کرنے کے لیے جہاد وقتال کا راستہ اپنایا جائے۔۔۔۔۔

اس پکار پر لبیک کہنے والے افغانستان، آزاد قبائل، صومالیہ، یمن، شام، الجزائر، عراق، لیبیا سمیت دنیا بھر میں موجود ہیں۔۔۔۔۔ یہ آپ کا ساتھ چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ باطل پرستوں کی کمر توڑنے کے لیے دامے درمے قدمے سخنے جو کچھ ہوسکتا ہے ضرور کیجیے اور اپنے مجاہد بھائیوں کے ہاتھ مضبوط کیجیے۔ یہی پیغام بناتِ حفصہ ہے اور یہی دعوت ہے لال مسجد سے اٹھنے والی تحریک کی۔۔۔۔۔

مجرمینِ جامعہ حفصہ کی فہرست مرتب ہوچکی ہے۔۔۔۔۔ جس مجرم کو جہاں پائیں، وہیں دھرلیں اور اُن کی گردنیں مارنے کا فریضہ سرانجام دیں۔۔۔۔۔ مجاہدین کے دل اُس وقت تک چین وسکون سے آشنا نہیں ہوسکتے جب تک ان مجرموں سے اپنی بہنوں کی سوختہ لاشوں اور معصوم بچوں کے مسخ شدہ اعضا کے جرائم کا بدلہ نہ چکایا جائے۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

27 مئی: صوبہ پکتیکا۔۔۔۔۔۔۔۔ ضلع زیرک۔۔۔۔۔۔۔۔ مجاہدین کا افغان فوجی بیس پر حملہ۔۔۔۔۔۔۔۔ 12 افغان فوجی ہلاک۔۔۔۔۔۔۔۔ متعدد زخمی

میدان میں اللہ تعالیٰ کی نصرت واضح دکھائی دیتی ہے

صوبہ لغمان کے عسکری جہادی مسؤل مولوی نجیب اللہ حقانی سے ایک انٹرویو

صوبہ لغمان ملک کے مشرق میں واقع ہے۔اس کے شمال میں پنج شیر اور نورستان، مشرق میں کنڑ، جنوب میں ننگرہار اور مغرب میں کابل اور کپیسا کے صوبے واقع ہیں۔لغمان کا صوبائی دارالحکومت مہترلام شہر ہے۔اس کے علاوہ اس کے چار دیگر اضلاع، کرغئی، دولت شاہ، علیشنگ اور علینگر ہیں۔لغمان اپنی خوب صورتی کی وجہ سے کافی شہرت رکھتا ہے اور جغرافیائی اعتبار سے بھی اہمیّت کا حامل ہے۔یہ پہاڑی علاقہ ہے جو درختوں اور گھنے جنگلات سے بھرا ہوا ہے۔

کمانڈر مولوی نجیب اللہ حقانی امارتِ اسلامیہ افغانستان کی طرف سے صوبہ لغمان کے عسکری مسؤل ہیں۔وہ ۱۳۸۴ھ میں صوبہ کنڑ کے ضلع شگال کے ایک گاؤں مونی کے ایک دینی جہادی خاندان میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم گاؤں کی مسجد میں حاصل کی۔لیکن پھر روسی حملے کے بعد اپنے خاندان کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان آگئے۔یہاں مڈل تک پڑھنے کے بعد دینی تعلیم کا آغاز کیا اور ۱۹۹۶ء میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے فارغ التحصیل ہوئے۔وہ آغاز کے دنوں سے ہی امارتِ اسلامیہ کے ساتھ تھے اور گریشک، دلآرام اور فراہ کے فاتحانہ معرکوں میں شریک ہوئے۔امارت کی طرف سے ان کی پہلی ذمہ داری فراہ میں لگائی گئی اس کے بعد وہ کابل میں انٹیلی جنس، اموال اور اطلاعات کے شعبوں میں کام کرتے رہے۔امریکی حملے کے بعد انہیں کنڑ کا جہادی مسئول مقرر کیا گیا اس کے بعد موجودہ ذمہ داری سے پہلے وہ صوبہ نورستان میں شرعی جہاد کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

ادارہ: محترم مولوی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔سب سے پہلے آپ سے گذارش ہے کہ ہمارے قارئین کو صوبہ لغمان کی تازہ ترین جہادی صورت حال کے بارے میں کچھ بتائیں؟

مولوی نجیب اللہ حقانی: الحمدللّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ امام المجاھدین و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین، امابعد! سب سے پہلے میں جہادی میڈیا کے لیے کام کرنے والے مجاہدین اور ان کے قارئین کو سلام عرض کرتا ہوں، مجھے اس بات کی دلی خوشی ہے کہ مجھے اپنی مؤمن و مجاہد امت کے سامنے صوبہ لغمان کے حالات بیان کرنے کا موقع ملا ہے۔لغمان کی جہادی صورت حال الحمدللہ بہت اچھی اور ہماری توقعات کے عین مطابق ہے۔مہترلام، کرغئی، دولت شاہ اور علیشنگ کے اضلاع میں مجاہدین کے مراکز اور ایک بڑی تعداد موجود ہے۔ضلع کرغئی جہاں سے جلال آباد، کابل ہائی وے کا ایک لمبا حصّہ گزرتا ہے، پہلے کی طرح اس کا اکثر حصّہ مجاہدین کے کنٹرول میں ہے۔دشمن اس ضلع میں طورغر کے علاقے میں داخل نہیں ہوسکتا، مہترلام میں بڈپیہ کا علاقہ ہمارے مکمل قبضے میں ہے۔اسی طرح صوبے کے مرکز کے اردگرد کے علاقے اکثر مجاہدین کی عملیات اور حملوں کی زد میں آتے رہتے ہیں۔علیشنگ اور دولت شاہ کے اضلاع مجاہدین کے مکمل کنٹرول ہیں، یہاں دشمن کی نقل وحرکت صرف ضلعی مراکز تک محدود ہے۔جہاں تک علینگر ضلع کا تعلّق ہے تو وہاں مجاہدین کا کام اتنا مضبوط نہیں ہے اور صرف چند گوریلا کارروائیاں ہی کی جاتی ہیں۔لہٰذا لغمان میں مجاہدین کی جہادی سرگرمیوں میں آئے روز اضافہ ہو رہا ہے، ہم نے تمام اضلاع میں اپنے گورنر اور کمیشن مقرر کیے ہیں اور ابھی تک ہمیں جہادی پیش رفت کے حوالے سے کسی پیچیدگی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

ادارہ: آپ ہمیں لغمان میں صلیبیوں کی موجودگی کے بارے میں کچھ بتائیں گے؟

مولوی نجیب اللہ حقانی: دوسرے مشرقی صوبوں کی طرح لغمان میں بھی امریکی فوجی ہیں۔مہترلام اور علیشنگ کے ضلعی مرکز میں ان کے اڈے موجود ہیں۔اسی طرح نورستان اور لغمان کے درمیان کالاگوش کے علاقے میں ان کا ایک پی۔آر۔ٹی مرکز ہے اور اب وہ ضلع کرغئی میں کمبئیر کے علاقے میں ایک مرکز تعمیر کررہے ہیں۔

ادارہ: لغمان میں مجاہدین کی کتنی تعداد موجود ہے؟

مولوی نجیب اللہ حقانی: میں عسکری حکمت عملی کی وجہ سے اصل تعداد تو نہیں بتا سکتا، لیکن یہ بتا سکتا ہوں کہ الحمدللہ تمام اضلاع میں ہمارے پاس اتنی تعداد میں لوگ موجود ہیں کہ اگر کہیں بھی دشمن گشت کے لیے نکلے تو مجاہدین اس کا راستہ روک سکتے ہیں۔اور ہمارے پاس اپنے ساتھیوں کو مسلح کرنے کے لیے ہتھیار بھی موجود ہیں، اس حوالے سے بھی ہمیں کبھی کسی پریشانی کا سامنا نہیں ہوا۔

ادارہ: حالیہ دنوں کی گرم خبر بڈپیہ کے علاقے میں ملی فوج کے خلاف مجاہدین کی کارروائی ہے، جسے دشمن نے مکمل طور پر چھپانے کی کوشش کی ہے، لیکن نیویارک ٹائمز نے اپنے ایک آرٹیکل میں اسے مجاہدین کی ایک تاریخی کامیابی قرار دیا ہے۔آپ ہمیں اس آپریشن کی تفصیلات کے بارے میں کچھ بتائیں گے کہ کس طرح مجاہدین نے دشمن کو اتنا بھاری نقصان پہنچایا؟

مولوی نجیب اللہ حقانی: جیسا کہ آپ نے کہا واقعی یہ اللہ کے فضل سے ایک تاریخی فتح تھی۔حالیہ دنوں میں مجاہدین نے لغمان سے گزرنے والی جلال آباد، کابل ہائی وے کو اپنی کارروائیوں کا مرکز بنایا۔انہوں نے اس شاہراہ سے گزرنے والے دشمن کے رسد کے قافلوں اور گشتی پارٹیوں کو نشانہ بنایا جس سے دشمن کو بھاری نقصان اور پریشانی کا سامنا تھا۔چنانچہ

27 مئی: صوبہ ننگرہار.........ضلع چپرہار.........مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ.........3 سپلائی گاڑیاں تباہ.........9 سیکورٹی اہل کار ہلاک

انہوں نے بڑ پیہ کے علاقے میں ایک بڑا آپریشن کرنے کا فیصلہ کیا، جہاں مجاہدین کی ایک بڑی تعداد موجود ہے، اس میں ایک اور اہم نقطہ یہ بھی تھا کہ امریکہ اپنے کٹھ پتلی غلاموں کو آزمانا چاہتا تھا کہ ان میں ایسے آپریشن کی صلاحیت ہے بھی یا نہیں جس کے وہ دعوے کرتے رہتے ہیں۔ آخرکار دشمن بھاری اسلحے سے لیس ۱۴۱ بکتر بند اور دیگر فوجی گاڑیوں کے قافلے کے ساتھ علاقے میں داخل ہوا۔ ۳۵۰ سے زائد ملی فوج کے غدار اس آپریشن کے لیے آئے۔ صبح جب آپریشن شروع ہوا تو مجاہدین نے میرے ساتھ رابطہ کیا اور بتایا کہ دشمن کی تعداد اور طاقت بہت زیادہ ہے اور اس کے مقابلے کے لیے ہمارے وسائل بہت کم ہیں۔ بہرحال مجاہدین اللہ پر توکل کر کے دشمن کے مقابلے میں ڈٹ گئے۔ یہ خون ریز لڑائی صبح سویرے شروع ہوئی اور رات گئے دشمن کی ذلت آمیز شکست کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ ۱۴۱ میں سے صرف ۱۸ گاڑیاں باقی بچیں جو غنیمت کے طور پر مجاہدین کے ہاتھ آئیں، اسی طرح دشمن نے میدان میں ۵۷ لاشیں چھوڑیں اور ۲۵ غدار مجاہدین کے ہاتھوں قیدی بنے۔ جب کہ ہمارے صرف دو ساتھی شہید ہوئے۔ جو مجاہدین اس لڑائی میں شریک ہوئے انہوں نے کھلی آنکھوں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی نصرت کا مشاہدہ کیا جس نے دشمن کی اتنی زیادہ عسکری طاقت اور مجاہدین کی کمزوری کے باوجود فتح عطا کی۔ اتنے زیادہ بادل چھا گئے کہ دشمن کو فضائی مدد ملنا ناممکن ہو گیا۔ صبح مجاہدین اسلحہ اور سامان کی کمی کا بتا رہے تھے اور شام کو ان کے پاس اتنی وافر مقدار میں موجود تھا کہ وہ مجھ سے پوچھ رہے تھے اس کا کیا کریں۔ پس اللہ سبحانہ تعالیٰ نے شکست کے خوف کے بعد فتح عطا کر کے انہیں اپنی نصرت واضح طور پر دکھا دی۔

ادارہ: دیگر علاقوں میں کارروائیوں کی صورت حال کیسی ہے؟

مولوی نجیب اللہ حقانی: الحمدللہ دوسرے علاقوں میں بھی کارروائیوں میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ جلال آباد کابل ہائی وے ہمیشہ مجاہدین کے نشانے پر رہتی ہے اور وہ دشمن کی چیک پوسٹوں پر حملے کرتے رہتے ہیں۔ علیشنگ میں دشمن کے پیٹرول قافلوں پر مائن اور بیس پر میزائل حملے ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے سنا ہو گا، لغمان کے صوبائی مرکز میں بھی امریکی بیس اور چیک پوسٹیں مجاہدین کے حملوں کی زد میں رہتی ہیں۔

ادارہ: لغمان میں مجاہدین کے ساتھ مقامی لوگوں کا تعاون کیسا ہے؟

مولوی نجیب اللہ حقانی: لغمان کے مقامی لوگ مجاہد لوگ ہیں، انہوں نے ہمیں اپنے گھروں میں جگہیں دی ہیں۔ دشمن کی مجاہدین کی مزاحمت کمزور کرنے میں ناکامی ہمارے ساتھ بھرپور مقامی تائید کی دلیل ہے۔ ہمیں مقامی آبادی کی بھرپور حمایت پر فخر ہے اور ہم اس کے لیے اللہ سبحانہ تعالیٰ کے شکرگزار رہیں۔

ادارہ: آخر میں لغمان کے جہادی کمانڈر کی حیثیت سے کوئی پیغام جو آپ ہمارے توسط سے مجاہدین، افغان عوام یا دشمن تک پہنچانا چاہیں؟

مولوی نجیب اللہ حقانی: مجاہدین کے لیے: میں آپ سے کہوں گا کہ تعلق باللہ کو مضبوط کریں اور اللہ کی رضا کو اپنا اولین مقصد بنائیں۔ اپنے امرا کی سمع و اطاعت کریں اور عوام کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آئیں۔ مسلمان عوام کے ساتھ انتہائی صبر سے رہیں اور ان کی غلطیوں سے درگزر کریں۔ ہمیں ان کے تعاون کی ضرورت ہے کیونکہ کوئی بھی جہادی تحریک جو کامیاب ہوئی ہے یا ہو رہی ہے اس کی کامیابی مقامی مسلمانوں کے تعاون سے ہی ممکن ہوئی ہے۔

مجاہد افغان عوام کے نام: آپ دشمن کی چالوں سے ہوشیار رہیں، نام نہاد جمہوریت اور تعمیرِ ملت کے جھوٹے دعووں کے جھانسے میں نہ آئیں۔ جس طرح آپ نے اپنے دلوں میں مجاہدین کو جگہ دی ہے اسی طرح جانی مالی تعاون میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔

کٹھ پتلی ملی فوج کے نام: تم باطل کی راہ میں لڑنا چھوڑ دو جو تمہیں اپنے وقتی مقاصد کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ غور کرو ہم نے تمہارے ۲۵ لوگ گرفتار کیے اور امریکہ سے ان کے بدلے قیدیوں کے تبادلے کی بات کی۔ لیکن ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی جب صلیبیوں نے نہ صرف تبادلے سے انکار کر دیا بلکہ ہمیں کہا کہ ہم ان ملی فوجیوں کو قتل کر دیں۔ ہم نے پھر بھی خیر سگالی کے طور پر انہیں رہا کر دیا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمہاری تمام تر قربانیوں کے باوجود تمہارے آقاؤں کے ہاں تمہاری کوئی وقعت نہیں ہے۔

صلیبی حملہ آوروں کے نام: تمہیں حقائق کا مشاہدہ کرنا چاہیے۔ اس قوم کی تاریخ کو پڑھو اور پھر اپنی حکمتِ عملی پر نظر ڈالو۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تم اپنی تمام تر قوت اور غاصبانہ یلغار سے ہمیں کبھی نہیں جھکا سکو گے۔ آج یا کل تمہیں بھی روس کی طرح ذلت آمیز پسپائی اختیار کرنی پڑے گی۔ تمہارے لیڈروں کو میں پیغام دینا چاہوں گا کہ یہاں ناکام آپریشنوں میں اپنا پیسہ ضائع کرنے کی بجائے، انہیں اپنی عوام کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کرلو اور ہمارے علاقے خالی کر دو تاکہ ہم امن و امان کے ساتھ اسلامی شریعت کے تحت اپنی زندگیاں گزار سکیں۔

☆☆☆☆☆

جی ہاں! یہ ایک ایسا مدرسہ ہے جس کی دی ہوئی شہادتیں (سندیں) شاید ان دنیاوی سندوں کے درمیان کوئی نمایاں مقام نہیں رکھتیں؛ حالانکہ کتنے ہی لوگ ان سندوں کے پیچھے مرے جاتے ہیں۔ لیکن جو شہادت (سند) اس مدرسے نے اس مرتبہ دی ہے اور جو مؤقف اس نے اس مسئلے میں اختیار کیا ہے اس نے اسے عزت و وقار کی بلند ترین چوٹیوں پر پہنچ دیا ہے اور کامیابی کے اعلیٰ ترین مراتب پر اس کا نام لکھوا دیا ہے۔ یہ ایک ایسا امر ہے جس کا اعتراف کرنے پر اپنے اور پرائے سب ہی مجبور ہو گئے کیونکہ حق، سچ اور ایمان کی گواہی کی یہی شان ہوتی ہے۔

(شیخ ابو یحییٰ اللیبی حفظہ اللہ)

28 مئی: صوبہ ہلمند..........ضلع کجہ کی..........بارودی سرنگ دھماکہ..........امریکی ٹینک تباہ..........3 امریکی فوجی ہلاک

امریکہ نے بن لادن (رحمہ اللہ) کو شہید کیا ہے، القاعدہ کو نہیں

شیخ اسامہؒ کے ساتھ خصوص تعلق رکھنے والے الجزیرہ کے صحافی اور دانشور عبدالباری عطوان کا تجزیہ

گزشتہ سال ماہِ مئی میں امریکی فوج اسلام آباد کے قریب واقع ایبٹ آباد میں موجود ایک درمیانے متواضع گھر پر حملہ کر کے اس میں رہنے والے شیخ اسامہ بن لادن، ان کے بیٹے خالد، ان کے دو مددگاروں اور دو خواتین (رحمہم اللہ جمیعا) کو پندرہ سال کے تعاقب اور پیچھا کرنے کے بعد شہید کرنے میں کامیاب ہوئی۔

امریکی صدر اوباما نے اس واقعہ کی بنا پر القاعدہ اور اس کے امیر کے خلاف کامیابی حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور اس کی کوشش یہ ہے کہ وہ اپنے دورِ حکومت میں حاصل ہونے والی صرف اس ایک کامیابی کو دوبارہ صدر بننے کے لیے انتخابی مہم میں استعمال کرے۔ لیکن یہ کامیابی کا دعویٰ ایسا ہے کہ خود صدر اوباما کے ساتھ ساتھ امریکہ کو تنظیم القاعدہ کے حملوں کی صورت میں اس کی بہت بھاری قیمت چکانی پڑے گی۔

شیخ اسامہ بن لادن (رحمہ اللہ) اپنے پیروکاروں کے ذہنوں میں ایک مثالی کردار ہیں اور ان کے پیروکار پورے عالم اسلام کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں۔ امریکی حکومت بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتی ہے۔ اسی وجہ سے تو امریکہ نے شیخ اور ان کے بیٹے کو بحیرہ عرب میں دفن کیا۔ ایبٹ آباد میں موجود ان کے گھر کو اس خوف سے مسمار کرا دیا کہ کہیں یہ گھر زیارت گاہ نہ بن جائے، جہاں ان کے حامی و مددگار ہر سال آ کر اس گھر کی زیارت کرنے لگیں۔ شیخ اسامہ بن لادن (رحمہ اللہ) وہ شخصیت تھے، جنہوں نے امریکہ کے آگے ''نہیں'' کہا۔ امریکہ کو اس کے گھر کے اندر نشانہ بنایا اور براہ راست یا بالواسطہ امریکہ کو افغانستان اور عراق میں ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا۔ شیخ اسامہ (رحمہ اللہ) نے امریکہ کو دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں کھینچ کر کے (امریکی اعترافات کے مطابق) سات ہزار سے زائد امریکی فوجیوں کی ہلاکت اور ہزاروں امریکی فوجیوں کے زخمی ہونے کا نقصان اٹھانے پر مجبور کیا۔ اس پر مستزاد یہ کہ شیخ اسامہ (رحمہ اللہ) نے امریکہ کو ایک ارب ڈالرز کے نقصان سے دوچار کیا اور نقصان کا یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے، جو امریکی اقتصادی ماہرین کے اندازوں کے مطابق موجودہ نقصان سے پانچ گنا زیادہ (یعنی پانچ ارب ڈالرز) تک پہنچ جائے گا۔

شیخ اسامہ بن لادن (رحمہ اللہ) کی شہادت سے تنظیم اور اس کی سرگرمیوں کا متاثر ہونا ایک فطری بات ہے، کیونکہ شیخ (رحمہ اللہ) اپنے پیروکاروں کے لیے تواضع و انکساری رکھنے، ٹھوس ایمانی عقیدے کے حامل ہونے اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنے (اسلام اور مسلمانوں کے مقدسات کے دفاع پر مبنی) موقف پر ڈٹ کر جہاد کرنے والے تھے۔ قابل غور بات تو یہ ہے کہ گزشتہ دس سالوں میں تنظیم القاعدہ نے اس قدر ترقی کی ہے کہ اس کے انتظامی امور کو براہ راست چلانے کے لیے اپنے امیر کی ضرورت نہیں رہی، خواہ اس وقت جب وہ افغانی یا پاکستانی قبائلی علاقوں کے کسی غار میں رہ رہے تھے یا پھر اس وقت جب بعد میں وہ وہاں سے ایبٹ آباد منتقل ہو گئے تھے۔

تنظیم القاعدہ ایک تن آور گھنے درخت کے مانند ہو چکی ہے جس کی ٹہنیاں اور شاخیں پوری فضا میں پھیل چکی ہیں، جب کہ اس کی مضبوط جڑیں زمین کے نیچے گہرائی تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اس درخت میں سے کسی ایک شاخ یا زائد شاخوں کو، خواہ وہ کس قدر بڑی ہی کیوں نہ ہوں (بن لادن یا العولقی (رحمہما اللہ) کی صورت میں) کاٹنے سے درخت کی جڑیں کمزور نہیں پڑتی ہیں۔ ویسے بھی القاعدہ کی جڑوں کو کمزور کرنا انتہائی مشکل ہے کیونکہ وہ مظالم اور امیدوں کا مرکب ہیں۔ اسی وجہ سے امریکہ، عرب اور تمام کافر خفیہ ایجنسیوں کو تنظیم القاعدہ کے خلاف دس سال سے جاری جنگ میں کامیابی حاصل نہیں ہو رہی اور انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ القاعدہ کے نئے کمانڈر اپنے سابقہ کمانڈر ساتھیوں، اپنی آبا اور پہلی نسل کے قائدین کی نسبت زیادہ سخت اور فعال جنگ جو ہیں۔ انہیں حالات کا زیادہ علم ہے اور وہ بصیرت اور شعور کا پورا ادراک رکھتے ہیں۔ کفر کے لیے اس سے بڑھ کر خطرناک بات تو یہ ہے کہ وہ مغرب، بالخصوص امریکہ سے سخت دشمنی رکھتے ہیں اور عرب خطے اور عالم اسلام میں موجود ان کے ایجنڈوں کے سخت مخالف ہیں۔

شیخ اسامہ بن لادن (رحمہ اللہ) کی قیادت میں ان کے نائب امیر ڈاکٹر ایمن الظواہری (حفظہ اللہ) نے تنظیم میں اس قدر ترقی اور بہتری کی ہے کہ القاعدہ کو عالم اسلام میں پھیلی ہوئی میدانی تنظیموں کے ایک نیٹ ورک جال میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس طرح القاعدہ پہلے سے بھی زیادہ مضبوط اور خطرناک بن چکی ہے۔ گزشتہ دس سالوں میں ڈاکٹر ایمن الظواہری (حفظہ اللہ) نے القاعدہ کی مختلف شاخیں مغرب اسلامی، (عرب وافریقہ کے) صحرا کبریٰ اور صومالیہ میں قائم کیں۔ جب کہ عراق کی شاخ کو از سر نو مرتب کر کے نئی بنیادوں پر اس کی تنظیم کو قائم کیا۔ نیز صومالیہ کو اپنی اسلامی امارات کا عملی نمونہ بنایا۔ ان سب سے بڑھ کر یمن اور صوبہ شبوہ میں القاعدہ کی ایک ایسی قیادت کو تشکیل دیا جو افغانستان کے قبائلی علاقوں میں موجود القاعدہ کی مرکزی قیادت کے مساوی ہے۔

اس کے علاوہ تنظیم کی کم حیثیت والی کئی شاخیں اور ہیں جو اس وقت آرام کے مرحلے میں ہیں۔ یہ شاخیں غزہ پٹی، لبنان، شمالی مالی اور نائیجیریا (بوکوحرام) میں موجود ہیں

28 مئی: صوبہ پکتیکا.........ضلع سرخوضہ.........مجاہدین نے امریکی ایمبولنس ہیلی کاپٹر مار گرایا.........ہیلی کاپٹر میں سوار 10 امریکی اہل کار ہلاک

۸ جون ۲۰۱۲ء کو جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب عشاء کے وقت مجاہدین نے صوبائی دارالحکومت سرپل شہر میں سینٹرل جیل اور مختلف حفاظتی چوکیوں پر حملہ کیا، پہلے گروپ کے مجاہدین نے دشمن کی چوکیوں پر تابڑتوڑ حملے کیے اور دوسرے گروپ نے حکمت عملی کے تحت دھماکہ خیز مواد سے جیل کی دیوار اور حفاظتی چوکی کو تباہ کیا اور جیل میں داخل ہوکر ۱۷۰ مجاہدین کو رہا کروا کر محفوظ مقام کی جانب منتقل کیا، جن میں امارت اسلامیہ کے ضلعی سربراہ، علاقائی سپہ سالار اور دیگر اعلی عہدے دار شامل ہیں، الحمد للہ۔ حملے کے نتیجے میں ۱۳ پولیس اہل کار اور افغان فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

امارت اسلامیہ کے فدائین نے ۲۲ جون ۲۰۱۲ء جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب مقامی وقت کے مطابق رات دس بجے وفاقی دارالحکومت کابل شہر کے گرین زون علاقے قرغہ کے مقام پر واقع نائٹ کلبوں پر حملہ کیا۔ حملے کے وقت سپوژمئی ہوٹل میں درجنوں صلیبی اور افغان اعلیٰ عہدے دار اور مغربی سفارت کار عیاشی کرنے کی خاطر آئے ہوئے تھے۔ حملے کے نتیجے میں ۲۵ صلیبی عیاش اور ۱۹ افغان اعلی عہدے دار ہلاک ہونے کے علاوہ درجنوں سیکورٹی اہل کار بھی واصل جہنّم ہوئے۔

ہلمند میں امریکی جاسوس طیارہ مجاہدین کے قبضے میں

زابل میں مجاہدین افغان فوج کے کیمپ پر حملہ کرتے ہوئے

مجاہدین کی طرف سے گرایا جانے والا امریکی فوج کا ہیلی کاپٹر

9 مئی: غزنی، ہلمند اور پکتیا میں ہلاک ہونے والے امریکی فوجیوں کے تابوت امریکہ روانگی کے مراحل میں

مشرقی افغانستان میں دشمن فوج کا ایک کیمپ...... مجاہدین کے حملے کے بعد تباہی کا حال بتاتی تصاویر

بارودی سرنگ دھماکے میں امریکی فوجی گاڑی تباہ

صلیبی بکتر بند گاڑی بارودی سرنگ دھماکے میں تباہ

نیٹو کانوائے پر فدائی حملے کے بعد امریکی فوجی تباہی کا مشاہدہ کرتے ہوئے

۲ مئی: اوباما کے افغانستان کے خفیہ دورے کی اطلاع ملنے پر مجاہدین کا کابل میں واقع ایساف کے ہیڈکوارٹر ''گرین ویلیج'' پر فدائی حملوں کے بعد کا مناظر

۱۲ مئی: جلال آباد میں نیٹو سپلائی پر مجاہدین کے حملے کے بعد آئل ٹینکر شعلوں کی زد میں

۱۷ مئی: خوست میں امریکہ کی جدید ترین بکتر بند گاڑی MaxxPro……
مجاہدین کی بارودی سرنگ کا نشانہ بننے کے بعد

16 مئی 2012ء تا 15 جون 2012ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	9 عملیات میں 22 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	298
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	172	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	324
ٹینک، بکتر بند تباہ:	234	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	123
کمین:	193	جاسوس طیارے تباہ:	2
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	104	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	5
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1124	صلیبی فوجی مردار:	1033
سپلائی لائن پر حملے:	65		

مرحلے میں ہیں۔ یہ شاخیں غزہ پٹی، لبنان، شمالی مالی اور نائیجیریا (بوکوحرام) میں موجود ہیں۔عنقریب شام میں بھی القاعدہ کی ایک نئی شاخ ہوگی، بلکہ شام میں اس کی نموداری کے آثار واضح نظر آرہے ہیں اور امریکہ بھی شام میں القاعدہ کی شاخ کی موجودگی کی تصدیق سرکاری طور پر کرچکا ہے۔ نیز لیبیا میں تو القاعدہ کی موجودگی کو ہمیں نہیں بھلانا چاہیے کیونکہ وہاں القاعدہ کے جھنڈے کئی شہروں اور مختلف علاقوں پر لہراتے ہوئے ہر کسی کو دکھائی دے رہے ہیں۔

تنظیم القاعدہ نے اب تک تین ایسی بڑی کامیابیاں حاصل کیں ہیں جو مغرب کے لیے انتہائی باعث تشویش ہیں:

اول: بحر ہند، صومالیہ اور جنوبی یمن کے بین الاقوامی ملاح گیری کے راستوں کا کنٹرول القاعدہ کے ہاتھوں میں آگیا ہے۔ القاعدہ نے بین الاقوامی ملاح گیری کے راستوں پر اپنا قبضہ زنجبار (جو اسلامی امارت بننے کے قریب ہے) میں اپنا کنٹرول قائم کرکے کیا ہے۔ گزشتہ پانچ سالوں میں کفار و مرتدین کی دو سو کشتیاں اور تیل بردار جہازوں کو اغوا کیا گیا جب کہ فدیے کے طور پر القاعدہ نے ۳۰۰ ملین ڈالرز وصول کیے۔

دوم: القاعدہ کا جہاں جزیرہ عرب میں تیل کے کنویں اور اس کے ذخائر سے قریب تر ہونا ہے، وہاں لیبیا اور عراق میں بھی اس سے کم درجے پر تیل کے کنویں اور اس کے ذخائر سے ان دونوں ملکوں میں اپنی مضبوط شاخیں قائم کرکے ان سے قریب تر ہونا ہے۔

سوم: القاعدہ کا مغرب اسلامی اور افریقی صحرا کے ساحلی ملکوں میں موجود اپنی شاخوں کے ذریعے سے کثیر مقدار میں اسلحہ، جنگی ساز و سامان، طیارہ اور ٹینک شکن میزائلوں کو حاصل کرنا ہے۔ نیز القاعدہ کا اپنی مادی صلاحیتوں کو مزید مستحکم کرنے کے لیے یورپی سیاحوں کو گرفتار کرنا اور ان میں سے بعض مغویوں کو کئی ملین ڈالرز حاصل کرنے کے عوض رہا کرنا ہے۔

عرب انقلابات کی بہار نے اچانک آکر دنیا کو حیران کرڈالا۔ بعض لوگوں کا دعویٰ ہے کہ عرب انقلابات میں القاعدہ کا کوئی کردار نہیں تھا۔ مگر ایک بات طے شدہ ہے کہ عرب بہار اور اس کے انقلابات سے طویل مدت تک فائدہ اٹھانے والی صرف القاعدہ ہی ہوگی۔ یہ فائدہ القاعدہ کو صرف لیبیا اور یمن جیسے بعض ملکوں میں بدامنی اور انتشار پھیلنے کی وجہ سے حاصل نہیں ہوگا بلکہ اس وجہ سے بھی ہوگا کہ انتخابات میں سلفی یا اخوانی اسلامی طاقتیں جیت رہی ہیں اور ان میں سے بعض طاقتیں اقتدار میں آنے کے بعد القاعدہ کیخلاف جنگ کو جاری رکھنے میں تذبذب کا شکار ہوں گے۔

عرب ممالک کے تعاون سے مغربی ممالک اور بالخصوص امریکہ عرب انقلابات کو ناکام بنانے کی کوششیں کررہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح دوبارہ عرب عوام ماضی کی طرح امریکہ کی گود میں آجائے۔ اسرائیل کے ساتھ عرب ملکوں کے امن معاہدے کو برقرار رکھنے کی خاطر مغرب اور امریکہ نے مالی امداد کے لیے سخت شرائط عائد کرنے کا جو اقدام اٹھایا ہے (جیسا کہ مصر اور تیونس کے ساتھ ہورہا ہے)، اس سے صرف اسلامی جہاد اور القاعدہ جیسی تنظیموں کو فائدہ پہنچے گا۔

تنظیم القاعدہ کے نئے قائدین کی سوچ بہت زیادہ عملی ہے اور انہوں نے تنظیم القاعدہ کے نام کو مضبوطی سے تھامنے پر اصرار کرنا چھوڑ دیا ہے۔ بلکہ اب وہ التوحید والجہاد، فتح الاسلام، توحید، نصرۃ، دولۃ العراق الاسلامیہ جیسے دوسرے ناموں کو ترجیح دیتے ہیں۔ ایسا وہ اس وجہ سے کررہے ہیں تاکہ وہ تعاقب سے بچ سکیں اور گرفتاری کی صورت میں گوانتانامو جیسے (القاعدہ کے لیے مختص) جیلوں میں جانے سے بچ سکے اور القاعدہ کے نام پر کھڑی ہونے والی مشکلات سے بچا جاسکے۔

ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ جو اب القاعدہ کے نئے امیر ہیں، انہوں نے القاعدہ کو ایسی عالمی آفاقی تنظیم میں تبدیل کردیا ہے، جس کے کئی مراکز اور متعدد شاخیں دنیا بھر میں ہیں۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ شیخ ایمن الظواہری' جن کے جسم میں ایک غیرت مند عرب مسلمان کا خون گردش کررہا ہے اور جن کی نشو و نما خالص عرب ماحول میں ہوئی ہے' پھر سے اسرائیل کے خلاف عسکری کارروائیوں پر مرتکز کریں گے۔

ہمیں یہاں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ڈاکٹر ایمن الظواہری (حفظہ اللہ) ماضی میں جماعۃ الجہاد کے امیر رہ چکے ہیں۔ یہ تنظیم وہ ہے جس نے (مصری صدر) سادات کو اسرائیل کے ساتھ کیمپ ڈیوڈ معاہدہ کرنے کی وجہ سے ہلاک کیا تھا۔

پھر ایسے اشارے بھی مل رہے ہیں کہ القاعدہ تنظیم، خواہ مختلف ناموں کے ذریعے سے مصر میں اسرائیل کی سرحد کے قریب واقع سینا کے صحراؤں میں دوبارہ سرگرم اور منظم ہورہی ہیں۔ اسرائیل جانے والی مصری گیس پائپ لائن کو ۱۴ مرتبہ تباہ کرنے کی ذمہ دار بھی القاعدہ ہی تھی اور ڈاکٹر ایمن الظواہری کی ہدایات پر ہونے والے ان حملوں کی وجہ سے اسرائیل کے لیے مصری گیس کی سپلائی لائن ان حملوں کے بعد اب مکمل طور پر بند ہوچکی ہے۔

جو لوگ یہ سوچ رکھتے ہیں کہ القاعدہ کے جنگی اور میدانی کمانڈر اور عام کارکن سپاہی کم پڑھے لکھے ہیں، تو ان کی یہ سوچ مکمل طور پر غلط اور حقائق کے منافی ہے۔ ہماری اس بات کی تصدیق ڈاکٹر انور العولقی کی ایک واضح مثال سے ہوتی ہے۔

القاعدہ کے دیوہیکل وسیع میڈیا نیٹ ورک، انٹرنیٹ پر پھیلی القاعدہ کے نئے قائدین اور کمانڈرز اعلیٰ تعلیم و تربیت یافتہ ہیں اور ان میں سے اکثر نے مغربی یونیورسٹیوں میں پڑھا اور وہاں سے تعلیم حاصل کیں ہیں۔ اس کی تصدیق کے لیے ہوئی ان کی ویب سائٹوں اور اور رابطے کے جدید وسائل کو ہی دیکھ لو۔ اب القاعدہ کو اپنی بات پہنچانے کے لیے الجزیرہ ٹی وی یا کسی اور کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔

امریکہ نے بالواسطہ طور پر عراق اور افغانستان میں اپنی شکست کا اعتراف

(بقیہ صفحہ ۴۲ پر)

29 مئی: صوبہ بدخشاں.........ضلع وردج.........مجاہدین کا افغان آرمی کی بیس پر حملہ.........26 افغان فوجی ہلاک.........متعدد زخمی.........6 گاڑیاں بھی تباہ

افغان فوجیوں کے ہاتھوں امریکیوں کی ہلاکتیں

سید معاویہ حسین بخاری

۲۹ اکتوبر ۲۰۱۱ء: کوصوبہ اورزگان ضلع نیش کے علاقے میں افغان فوجی شہید درویش نے ضلعی مرکز کے قریب قندھار فرنٹیئر کور سے منسلک بریگیڈ میں آسٹریلوی اور افغان فوجیوں پر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں ۱۱ آسٹریلوی اور ۳ افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ واضح رہے کہ درویش شہید عرصہ دراز سے مجاہدین سے رابطے میں تھے اور اسی موقع کے انتظار میں ڈیوٹی دے رہے تھے۔

۹ نومبر ۲۰۱۱ء: صوبہ اروزگان کے صدر مقام ترین کوٹ شہر میں ایک افغان فوجی افسر نے فائرنگ کر کے ۱۰ آسٹریلوی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ آسٹریلوی اور افغان فوج کے مشترکہ مرکز میں باضمیر فوجی نے آسٹریلوی اہل کاروں پر ہیوی مشین گن سے اندھا دھند فائرنگ کی۔ کامیاب حملے کے بعد یہ افسر دس ساتھیوں سمیت ٹینک میں سوار ہو کر مجاہدین کے پاس پہنچ گیا اور ٹینک اور اسلحہ مجاہدین کے حوالے کر دیا۔

اتوار ۲۵ دسمبر ۲۰۱۱ء: افغان فوجیوں اور امریکیوں کے درمیان صوبہ فراہ ضلع پشت رود میں شدید لڑائی چھڑ گئی، جس کے نتیجے میں ۲ جارح فوجی ہلاک جب کہ ۵ زخمی ہوئے

۲۶ دسمبر ۲۰۱۱ء: صوبہ فراہ ضلع بالا بولک میں قرآن کریم کی بے حرمتی کرنے پر افغان فوجی نے ۵ امریکی فوجیوں کو قتل کر دیا۔ ضلع بالا بولک کے پیاؤ گاؤں میں فوجی مرکز کے اندر ایک افغان فوجی قرآن مجید کی تلاوت کر رہا تھا کہ امریکی فوجی نے اس سے قرآن مجید چھین کر اس کی بے حرمتی کی جس پر افغان فوجی نے امریکی فوجیوں پر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں ۵ امریکی فوجی ہلاک اور ۳ زخمی ہوئے۔

۲۷ دسمبر ۲۰۱۱ء: صلیبی فوجی صوبہ فراہ ضلع پشت رود میں چارماس گاؤں میں ایک مسجد کی دیوار پر پیشاب کرنا چاہتا تھا، جسے افغان فوجی منع کر رہا تھا، تو اس دوران میں تلخ کلامی ہوئی اور افغان فوجی نے صلیبی فوجیوں پر اندھا دھند فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں تین صلیبی فوجی ہلاک جب کہ دو زخمی ہوئے۔ غاصب فوجیوں نے بعد میں افغان فوجی کو جو مذکورہ صوبے کا رہائشی تھا، شہید کر دیا۔ تین روز قبل بھی صوبہ فراہ میں اسی نوعیت حملے میں ۱۸ امریکی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

۲۹ دسمبر ۲۰۱۱ء: صوبہ کاپیسا ضلع تگاب میں شمشاد بیس میں فرانسیسی فوجوں پر اندھا دھند فائرنگ کی گئی، جس کے نتیجے میں تین فرانسیسی فوجی ہلاک ہوئے۔ افغان فوجی ابراہیم صوبہ ننگرہار ضلع خوگیانی کے رہائشی تھے، جنہیں سفاک درندوں نے جوابی فائرنگ کے نتیجے میں شہید کر دیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

۲۰ جنوری ۲۰۱۲ء: اسی طرح کا ایک واقعہ جس نے مغربی میڈیا میں کافی شہرت پائی، صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب میں پیش آیا۔ فرانسیسی فوجی مرکز میں ۲۰ جنوری کو تربیتی سیشن کے اختتام پر فرانسیسی ٹرینز ایک جگہ بیٹھ کر خوش گپیوں میں مصروف تھے جب ایک افغان فوجی نے ان پر فائر کھول دیا۔ وہ چن چن کر فرانسیسی فوجیوں کو اس وقت تک مارتا رہا جب تک کہ اس کا اسلحہ ختم نہیں ہو گیا۔ اس کے بعد اس فوجی کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس حملے میں ۷ فرانسیسی فوجی ہلاک جب کہ ۷ اشدید زخمی ہوئے۔ ان ۷ فوجیوں کی ہلاکت فرانسیسی حکومت کے دل پر اس طرح نشتر کی مانند پیوست ہو گئی کہ اُس نے اپنی افواج کے افغانستان سے فوراً انخلا کا اعلان کرنے کے ساتھ ساتھ نیٹو کے انخلا کے لیے بھی کوششیں تیز کر دیں۔ کرزئی نے سرکوزی کو منانے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ اس کے علاوہ کاپیسا کا اڈہ بھی فرانسیسی فوج نے خالی کر دیا۔ حملے کے ایک ماہ بعد فرانسیسی فوج ۵۰ گاڑیوں اور ۸۵ کنٹینروں پر اپنا سامان لے کر کابل کے قریب ایک فوجی اڈے میں منتقل ہو گئی۔

۲ فروری ۲۰۱۲ء: صوبہ ہلمند ضلع مارجہ میں افغان فوجی نے ۵ امریکی فوجی مار ڈالے۔ غیرت مند افغان اہل کار نے عباد اللہ قلف کے علاقے میں امریکی فوجیوں پر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں ۵ امریکی فوجی ہلاک اور ۴ زخمی ہوئے۔

۲۰ فروری ۲۰۱۲ء: اتحادی فوجوں نے رباط کے علاقے میں فوجی چیک پوسٹ کے سامنے رکاوٹیں کھڑی کر کے لوگوں سے پوچھ گچھ شروع کر دی، تو اس دوران ایک افغان فوجی نے صلیبی فوجیوں پر ہیوی مشین گن سے شدید فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں تین اتحادی فوجی موقع پر ہلاک جب کہ ۲ زخمی ہوئے۔

فروری ۲۰۱۲ء: وفاقی دارالحکومت کابل شہر میں وزارت داخلہ کے اندر افغان افسر نے امریکی مشیروں پر حملہ کیا، جس میں دو مشیر ہلاک ہوئے۔ اس کے علاوہ بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب ضلع ژڑئی کے سنگ حصار کے علاقے دیوار دوراہی کے مقام پر جارح و کٹھ پتلی فوجوں کی مشترکہ مرکز میں باہمی لڑائی چھڑ گئی، جس میں ایک امریکی افسر اور چار افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

یکم مارچ ۲۰۱۲ء: ایک افغان فوجی عبدالرحمٰن عرف معلم صاحب نے صوبہ قندھار ضلع ژڑئی کے مرکز میں جارح فوجوں پر اندھا دھند فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں تین صلیبی فوجی ہلاک جب کہ چار زخمی ہوئے۔

پیر ۲۶ مارچ ۲۰۱۲ء: ہلمند صوبے میں افغان فوج کی وردی میں ملبوس ایک شخص نے بین

29 مئی: صوبہ بلخ............ضلع شولگرہ............بارودی سرنگ دھماکہ............افغان اہل کاروں کی گاڑی تباہ............8 فوجی اہل کار ہلاک

الاقوامی فوج کے دو اہل کاروں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ ایساف کا کہنا ہے کہ اتحادی افواج کی جانب سے جوابی کارروائی میں حملہ آور ہلاک کر دیا گیا ہے

جمعہ ۳۰ مارچ ۲۰۱۲ء: افغانستان میں مشرقی صوبے پکتیکا میں یایا خیل نامی ضلع میں ایک پولیس اہل کار نے اپنے نو ساتھیوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ مسلح اہل کار نے جو ایک نچلی سطح کا افسر تھا اپنے ساتھیوں کو اس وقت گولیاں مار دیں جب وہ لوگ سو رہے تھے۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک اعلیٰ افسر اور اس کے دو بیٹے تھے۔ حملے کے بعد اس شخص نے ہلاک ہونے والے اہل کاروں کے ہتھیار قبضے میں لیے اور وہاں سے فرار ہو گیا۔

جمعہ ۳۰ مارچ ۲۰۱۲ء: جنوبی افغانستان کے شہر قندھار کے نزدیک ایک گاؤں میں مقامی پولیس اہل کاروں کی فائرنگ سے افغانستان میں تعینات البانیہ کا ایک فوجی ہلاک ہو گیا ہے۔ بین الاقوامی فوجی دو اسکولوں کی افتتاحی تقریب میں شریک تھے۔ واقعہ کے بعد گیارہ افغان پولیس اہل کاروں کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ البانیہ کے افغانستان میں کل ۲۶۰ فوجی تعینات ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ کابل میں صدر کرزئی کی قلعہ بند حکومت اور دھاندلیوں کے بل پر افغان پارلیمنٹ کا ڈھانچہ تو کھڑا کر دیا گیا ہے لیکن اُس سارے نظام کی حیثیت کٹھ پتلی سے زیادہ کچھ نہیں۔ امریکہ اور اس کے اتحادی نہ صرف طالبان کو زیر کرنے میں ناکام رہے ہیں بلکہ اب اُنہیں افغان فوج میں تیزی سے بڑھتے ہوئے طالبان کے حامی عناصر سے شدید خطرہ لاحق ہے جس کی تربیت پر اب تک امریکیوں نے ۲۱ ارب ڈالر خرچ کیے ہیں۔ ۲۰۰۷ء سے اب تک افغان فوجیوں کے ہاتھوں نیٹو کے ۷۶ فوجی مارے جا چکے ہیں (یاد رہے یہ تعداد اُن فوجیوں کی ہے جن کا صلیبی ذرائع اقرار کرتے ہیں، جب کہ مجاہدین کے ذرائع حقیقی تعداد کہیں زیادہ بتاتے ہیں)

افغان فوجیوں یا پولیس اہل کاروں کی طرف سے اتحادی افواج پر فائرنگ کے واقعات تو معمول بن چکے ہیں۔ اس معاملے پر بین الاقوامی میڈیا نے بھی بہت زور دیا اور تجاویز دیں کہ اتحادی افواج کو اس معاملے پر سنجیدگی سے غور کرنا پڑے گا۔ برطانوی جریدے ڈیلی میل اور جرمن جریدے بلڈ نے لکھا ہے کہ ''طالبان جنگ جو مکمل طور پر افغان فوج اور سیکورٹی فورسز میں داخل ہو چکے ہیں، جن کا توڑ کرنا یا شناخت کرنا انتہائی مشکل کام ہے''۔ ڈیلی میل کے مطابق ''طالبان کی یہ حکمت عملی انتہائی کارگر ہے۔ طالبان کی جانب سے افغان پولیس اور فوج میں اپنے جنگ جوؤں کو داخل کرایا جاتا ہے اور ایک ماہ سے لے کر چھ ماہ کے اندر اس بھرتی ہونے والے خودکش بم بار کو اس کی ذمہ داری بتا کر کسی بھی اعلیٰ شخصیت یا امریکی و اتحادی افواج کے زیادہ سے زیادہ اہل کاروں اور افسروں کو ہدف بنایا جاتا ہے۔ طالبان جنگ جو اپنے ہدف کا انتخاب کرتے ہیں اور کسی بھی وقت کامیابی سے منتخب ہدف کو نشانہ بناتے ہیں''۔ امریکی جریدے 'کرسچن مانیٹر' کا کہنا ہے کہ ''قندھار میں ہلاک ہونے والا پولیس سربراہ محمد مجاہد اپنی، افغان نیشنل آرمی، پولیس کے سربراہان اور اعلیٰ اہل کاروں سمیت اتحادی افواج سے تعلق رکھنے والے اہل کاروں کی سیکورٹی کے حوالے سے انتہائی فکرمند تھا۔ ایک خفیہ مراسلے میں قندھار پولیس کے ضلعی سربراہ محمد مجاہد کا استدلال تھا کہ ''وہ پولیس اور افواج میں شمولیت اختیار کرنے والے اکثر عناصر پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ ان کے بارے میں یہ بھی شبہ ہے کہ افغان نیشنل پولیس اور آرمی کے نصف سے زائد سپاہی طالبان کی جانب سے بھرتی کرائے گئے ہیں اور وہ اتحادی افواج کے افغانستان سے مناسب تعداد میں انخلا کا انتظار کر رہے ہیں اور اگر ایسا ہو گا تو یقیناً ایک دن بھی نہیں لگے گا اور طالبان جنگ جوؤں کی جانب سے افغان نیشنل آرمی اور پولیس میں بھرتی کرانے جانے والے یہ سرکاری جنگ جو کسی بھی وقت اس حکومت کا تختہ الٹ دیں گے اور اہم افسران و اہل کاروں کو ٹھکانے لگا دیں گے''۔

ایسے واقعات نے صلیبی فوجیوں کو خوف زدہ کر دیا ہے اور اتحادی فوجیوں نے افغان فوجیوں کے ساتھ روابط کم کر دیے ہیں۔ ان پے در پے واقعات سے صلیبی افواج اور افغان فوج کے درمیان اعتماد ختم ہو گیا ہے۔ امریکی جریدے McClatchy نے انکشاف کیا ہے کہ افغانستان میں افغان پولیس او رفوج کو تربیت دینے والے سیکڑوں امریکی ماسٹر ٹریز نے افغان اہل کاروں کو تربیت دینے سے انکار کر دیا ہے اور مختلف کیمپوں میں افغان اہل کاروں کو تربیت کے دوران میں اصل کی بجائے لکڑی کی بندوقیں دی جا رہی ہیں تا کہ ایسے واقعات سے بچا جا سکے۔

بین الاقوامی میڈیا کے مطابق اتحادی فوجیوں کو اب گشت کے دوران اور ستاتے وقت بھی اپنی بندوقوں کے ٹریگر پر انگلی رکھنی ہو گی کیوں کہ کچھ معلوم نہیں کب کوئی افغان فوجی ہی ان پر فائر کھول دے۔ انہی واقعات کی بنیاد پر صلیبیوں اور مرتدین کے درمیان نا اتفاقیاں بڑھتی جا رہی ہیں اور یہی دوریاں ان کی شکست کو مزید قریب لا رہی ہیں، ان شاء اللہ۔

☆☆☆☆☆

جس طرح آج سے تقریباً دو دہائیاں قبل پاکستان کی سرزمین نے ائمۂ اسلام میں سے ایک عظیم امام، بطلِ جہاد امام عبد اللہ عزام رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت دیکھی تھی اور یہاں کی مٹی ان کے پاکیزہ خون سے سیراب ہوئی تھی، اسی طرح آج ایک مرتبہ پھر ہمیں اسی سرزمین پر ایک اور عظیم امام دیکھنے کا شرف حاصل ہوا ہے، جو محض اہلِ پاکستان ہی کے لیے نہیں بلکہ پوری امتِ مسلمہ کے لیے ایک امام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ امام مولانا عبد الرشید غازی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

(شیخ اسامہ بن لادن رحمۃ اللہ علیہ)

30 مئی: صوبہ ہلمند.........ضلع سنگین.........بارودی سرنگ دھماکہ.........امریکی فوجی ٹینک تباہ.........4 امریکی فوجی ہلاک.........2 زخمی

سازشوں کے ناکام ہونے کا وقت

حسین میرٹھی

ولا یحیق المکر السیء الا باھلہ

''اور بری تدبیر کا وبال اس کے کرنے والے پر ہی پڑتا ہے۔''

۲۰۰۱ء......امریکہ کا صلیبی لشکر کی سربراہی میں افغانستان پر حملہ۔ رعب و دبدبہ، کروفر، بلند و بانگ دعوے۔

۲۰۱۱ء......افغانستان سے انخلا کا امریکی اعلان۔ طالبان سے مذاکرات کے لیے امریکہ کی بھاگ دوڑ۔

دوسرا رخ:

۲۰۰۱ء...... پاکستانی حکومت کی غداری۔ مجاہدین کی پکڑ دھکڑ۔ جہادی جماعتوں پر مضبوط گرفت۔ ملک ''سب سے پہلے پاکستان'' کے نام پر صلیبی اتحاد کا اہم مورچہ بن گیا۔ اس دوران مخلص مجاہدین کا فوجی حکومت کی پالیسیوں سے باغی ہو کر وزیرستان میں اکٹھا ہونا۔

۲۰۱۱ء......قبائلی علاقوں خصوصاً محسود میں پھنسی پاکستان آرمی۔ خفیہ اداروں کے اڈوں اور جی ایچ کیو پر مجاہدین کا حملہ۔ دس برسوں میں ہزاروں فوجی ہلاک۔

حالات کی تبدیلی کی ہلکی سی جھلک سے مقصدِ تحریر سمجھ میں آ جانا چاہیے۔ خلیل خاں کے فاختہ اڑانے کا وقت تو اب بھی چل رہا ہے لیکن فرق اتنا ہے کہ ایسا بھی ہونے لگا ہے کہ کبھی ''مسٹر'' خلیل خاں فاختہ اڑانے کی سرتوڑ کوشش کر دیکھتے ہیں اور فاختہ ایک ٹک انہیں دیکھ کر بے نیازی سے منہ پھیر کر شاہینوں کے ہاتھوں شکار ہوتے زاغوں کا تماشا کرنے لگتی ہے۔

بڑھکیں مارنے والوں کی بڑھکیں خود انہی کے سر پر جوتا بن کر برسنے لگی ہیں۔ وہ مناظر جنہیں دیکھ کر کتنوں کے پسینے چھوٹ گئے تھے، ٹانگیں لرزنے اور جسم کپکپانے لگے تھے، دماغ ماؤف اور زبانیں گنگ ہو گئی تھیں...... ایسی دہشت میں خوف سے لرزتے ہونٹ صرف ''یس سر'' ہی ادا کر سکے تھے......آج وہ مناظر صدی کے دلچسپ ترین مناظر میں تبدیل ہو چکے ہیں، جنہیں دیکھ کر بعضوں کی کھسیانی ہنسی اور بعضوں کی فاتحانہ مسکراہٹ ماحول کو مزید دلچسپ بنا دیتی ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ وہ دور گزر چکا جب عالمی و مقامی طاغوت سازشیں کر کے جب چاہیں، جیسے چاہیں نتائج حاصل کر لیا کرتے تھے۔ خصوصاً پاکستان میں حالات، شخصیات اور گروہ ان کی گرفت میں تھے۔ کوئی ان کے آگے دم مارنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا......کیا کہیں کہ ایسا کرنے کی نہ کسی میں جرأت تھی اور نہ کوئی ارادہ۔ طاغوتی عناصر بس بیٹھے بیٹھے من پسند سازشیں کرتے اور ''دستیاب وسائل'' کے ذریعہ ان پر عمل درآمد کروا لیتے۔ زندگی بڑی اچھی گزر رہی تھی۔ نہ کسی کے پس و پیش کرنے کا کھٹکا اور نہ ہی کسی کے آنکھیں دکھانے کا ڈر۔ واہ واہ، کیسا سہانا دور تھا......!!

مگر اسے کیا کہیے کہ جب سے ڈاکوؤں اور ان کے ساتھ ملے چوکیداروں کے خلاف ''علاقہ مکینوں'' میں بے داری کی لہر اٹھی ہے، تب سے ایسا بھی ہونے لگا ہے کہ سازشیں ناکام بھی ہو جاتی ہیں۔ کرو کچھ ہوتا کچھ ہے، چاہو کچھ نتیجہ کچھ نکلتا ہے۔

خبر یہ ہے کہ امریکہ افغانستان میں شکست کھا چکا ہے۔

سوال یہ ہے...... کہ کیا امریکہ شکست کھانے کا منصوبہ ترتیب دے کر افغانستان آیا تھا؟

خبر یہ ہے......کہ صلیبی جنگ نے امریکی معیشت کی کمر توڑ دی ہے۔

سوال یہ ہے......کہ کیا کوئی ایسا بھی ہے جو کسی کاروبار میں سرمایہ کاری اپنا پیسہ ڈبونے کے لیے کرے؟

خبر یہ ہے......کہ تمام طاقتوں نے طالبان کے آگے گھٹنے ٹیک دیے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ یہ گھٹنا مارنے کے لیے اٹھایا اسی لیے تھا کہ بعد میں زمین پر ٹکا دیں گے؟

ذرا اور سنئے......! ایک خبر یہ بھی ہے...... کہ پاکستان آرمی قبائلی علاقوں خصوصاً علاقہ محسود میں بری طرح پھنس چکی ہے اور ''بیک چینل ڈپلومیسی'' کے سہارے وہاں سے جان بچا کر بھاگ نکلنے کا موقع تلاش کر رہی ہے۔

سوال اس پر بھی ہے...... کہ کیا پاکستان آرمی جو بڑے طمطراق کے ساتھ خصوصاً جنوبی وزیرستان میں علاقہ محسود کا آپریشن کرنے آئی تھی، کیا اسی لیے کہ بعد ازاں انہیں اپنا اگلا پچھلا سترچھپانے کے لالے پڑ جائیں؟؟؟ یقیناً نہیں!

ان کے منصوبے کچھ اور تھے۔ ان کے ارادے کچھ اور تھے۔ لیکن یہ تمام عالمی و مقامی طاغوت اپنی طاقت کے گھمنڈ میں یہ بھلا بیٹھے کہ ان کی طاقتوں کے اوپر بھی ایک طاقت ہے۔ ان کی زمینی خدائی کسی کی حقیقی خدائی کی مٹھی میں ہے۔ کوئی طاقت ہے جس کی ایک تدبیر ان کے ہزار ہا مکر کو مات دے سکتی ہے۔ جس کی ایک تدبیر ان کی کتنی ہی تدابیر کو مٹی میں ملا سکتی ہے۔ انہوں نے مجاہدین اسلام کو مٹی میں دبانا چاہا......آج یہ خود خاک ہونے کو ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۵۷ پر)

30 مئی: صوبہ کنڑ............ضلع مانوگئی............مجاہدین کا افغان فوجیوں کی پیدل گشتی پارٹی پر حملہ............6 فوجی اہل کار ہلاک

نظام طاغوت میں اجتماعی زیادتیاں

خباب اسماعیل

اللہ تعالیٰ سے بغاوت اور سرکشی پر مُصر نظامِ پاکستان حقیقتاً ایک طاغوت کی حیثیت اختیار کرگیا ہے.....اس ظالمانہ اور مفسدانہ نظام کے کارپردازان خدا خوفی سے عاری اور ہوائے نفس کے بندگی کرنے میں اپنی مثال آپ ہیں۔ظلم و جبر اور زیادتیوں کی چونسٹھ سالوں پر محیط ایک طویل داستان ہے.....اس نظام میں جو جس قدر ظالم اور سفاک فطرت کا حامل ہوتا ہے وہ اُسی قدر ''معتبر'' اور ''بڑا'' قرار پاتا ہے۔پھر وہ اپنے جذبۂ سفاکیت کو عامۃ المسلمین کے جان، مال اور عزت وآبرو کی دھجیاں اڑا کر تسکین دیتا ہے جب کہ دوسری جانب پوری ریاستی مشینری اور سارے کا سارا نظام اُس ظالم درندہ کی خدمت گزاری اور حفاظت کے لیے مامور رہتا ہے۔

پاکستان میں رائج مفسد ومفتن نظام کے محافظین، عامۃ المسلمین کی گردنوں پر کس طرح مسلط ہیں اور کس طرح اُن کی عزت وناموس کے درپے ہیں.....اس کا جائزہ لینے کے لیے زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ویسے تو یہاں کا حکمران طبقہ اور اُن کے چیلے چانٹے روزِ اول سے ہی مسلمانوں کے خون کے پیاسے اور اُن کی حرمت وعفت کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا کر تارتار کرنے کے لیے ہر دم تیار اور مستعد رہے ہیں لیکن یہاں ہم صرف پچھلے چند ماہ میں ہونے والے کچھ ایک واقعات پر نظر ڈالتے ہیں۔

رواں سال کے ابتدائی چار ماہ میں صرف لاہور کے مختلف تھانوں میں اہل کاروں نے ۶ خواتین کو اجتماعی زیادتیوں کا نشانہ بنایا۔تھانہ نواں کوٹ میں ام کلثوم نامی خاتون، جس کا بھائی چوری کے الزام میں حوالات میں بند تھا، اپنے بھائی کو چھڑانے کے لیے تھانہ نواں کوٹ میں تفتیشی افسر سب انسپکٹر اجمل کے پاس درخواست لے کر آئی جس پر سب انسپکٹر نے کہا کہ تم درخواست لے کر میرے کمرے میں چلو جو تھانے کے عقب میں واقع تھا۔کمرے میں پہنچ کر تھانے دار نے اپنے دو دوستوں کے ساتھ نشے میں دھت ہو کر مذکورہ خاتون کی عفت کو داغ دار کیا.....دوسرا واقعہ اقبال ٹاؤن میں مون مارکیٹ کے قریب پیش آیا.....جہاں ۳ پولیس اہل کاروں محمد فیاض، احمد علی اور زمان نے ایک خاندان کو روکا اور دو خواتین اور ایک مرد کو زبردستی گاڑی میں بٹھا کر اپنے ٹھکانے پر لے گئے اور یہ تینوں پوری رات خواتین کو اپنی ہوس کا نشانہ بناتے رہے۔ایک اور واقعہ میں چوہنگ سنٹر میں تعینات ہیڈ کانسٹیبل اسد اللہ نے ایک طالبہ کو نوکری دلانے کا جھانسہ دے کر ہوٹل میں لے جا کر زیادتی کا نشانہ بنایا.....۱۳ فروری کو تھانہ قلعہ گجر سنگھ کے دو اہل کاروں نے زیب النساء نامی خاتون کو راستے سے اغوا کیا اور ہوٹل لے جا کر ڈرا دھمکا کر اُس کی عصمت دری کی.....۱۳ جون کو تھانہ فیکٹری ایریا میں امجد نامی تھانے دار نے، بھائی کے ساتھ خریداری کرنے جانے والی خاتون کو اسلحہ کے زور پر اغوا کیا اور اپنے تین دیگر دوستوں کے ہمراہ تھانے میں ہی اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا۔۷ جون کو بھی ایک ایسا ہی اندوہناک سانحہ پیش آیا.....جس میں ڈیرہ غازی خان کے علاقے فورٹ منرو میں بارڈر ملٹری فورس کے ۵ اہل کار سیاحت کے غرض سے آئے ایک خاندان، جس میں خاندان کا سربراہ محمد آصف اور ۴ خواتین شامل تھیں، کو تلاشی کے بہانے تھانے لے گئے.....تھانے میں لے جا کر اس خاندان کو بند کر دیا گیا اور ملٹری فورس کے اہل کاروں امجد، ظفر، نوید اقبال اور مجید لغاری وغیرہ نے ان خواتین کی عزت وحرمت کو پامال کیا.....

یہ واقعات اس نظام کے قبیح، متعفن اور کریہہ چہرے کو عیاں کررہے ہیں..... صرف اِنہی واقعات پر بس نہیں.....بلکہ یہاں جس کے پاس جس قدر قوت اور طاقت ہے وہ اُسی قدر فتنہ انگیزی کا سامان فراہم کرنے میں مگن ہے.....گاؤں، گوٹھوں کے ظالم چوہدریوں اور وڈیروں سے لے کر مغرور اور سرپھرے خوانین تک.....ضلعی ناظم سے لے کر ایم این اے اور سینیٹر تک جس کے پاس اختیار اور اقتدار کا شمہ برابر حصّہ ہے.....اُس کی گردن میں سریا نمایاں نظر آتا ہے اور عامۃ المسلمین اُس کے لیے ڈھور ڈنگر اور حشرات الارض سے زیادہ کچھ اہمیّت نہیں رکھتے.....اُن کی عزت وناموس، ان وڈیروں اور جاگیرداروں کے گھر کی باندی سمجھی جاتی ہے.....اسی طرح فوجی جنتا اور پولیس کے چھوٹے سے لے کر بڑے طبقے تک.....جس فرد کا جہاں بس چلتا ہے، اپنی ہوس زر، ہوسِ اقتدار اور ہوسِ نفس کو پورا کرنے میں کوئی عار، شرم اور جھجک محسوس نہیں کرتا.....یہاں قانون ہے تو غریب کے لیے.....یہاں قاعدے اور ضوابط ہیں تو کمزوروں کے لیے.....یہاں اصول واخلاق کے تقاضے ہیں تو بے بسوں کے لیے.....

ہر ذی اقتدار اور دولت وثروت سے بہرہ مند فرد کے لیے اس نظام میں کھلی چھوٹ رکھی گئی ہے کہ جہاں چاہو منہ مارتے پھرو.....لوگوں کے جان ومال سے کھیلو.....اُن کی عصمت وآبرو کو روندو.....تمہیں کوئی کچھ کہنے والا نہیں.....بلکہ یہ شیطانی نظام تمہارے تحفظ کی ضمانت بھی دیتا ہے اور تمہاری پیٹھ کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کا باعث بھی ہے.....پھر اگر کوئی سرپھرا اور دیوانہ تمہارے خلاف ثبوت وشواہد لے کر 'انصاف کے حصول' کے لیے ''اعلیٰ عدلیہ'' تک پہنچ جائے تو اُسے مہینوں اور سالوں تھانے کچہریوں اور عدالتوں میں ذلیل ورسوا کر کے ''عظمیٰ ایوب کیس'' جیسی تاریخ کو دہرانے سے ان بدبختوں کو کون روک سکے گا؟

31 مئی: صوبہ پکتیکا.........ضلع اروگون.........مجاہدین کا امریکی اور افغان آرمی کی مشترکہ پارٹی پر حملہ.........شدید لڑائی کے نتیجے میں 3 امریکی.........9 افغان فوجی اہل کار ہلاک

شریعت سے انحراف اور خواہشاتِ نفس کی غلامی کی بنیاد پر قائم نظام کے یہ شرم ناک اور گھناؤنے کردار ہیں......دغا بازی، خیانت، حرام خوری اور احکاماتِ الٰہیہ کی حکم عدولی ان کی نس نس میں بھری ہوئی ہے......ان کا واحد علاج......معاشرے میں شریعت کی حاکمیت اور بالادستی ہی ہے......اور یہ اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک ظلم و جور پر مبنی اس نظام سے کلی برأت نہ کی جائے اور اسے تہہ و بالا کر کے مکمل طور پر فنا کے گھاٹ نہ اتارا جائے......اس کا ایک ہی راستہ ہے......اور وہ ہے جہاد فی سبیل اللہ......میدانِ جہاد سے صدائیں بلند ہو رہی ہیں......پکارنے والے پکار رہے ہیں......آخرت کی سرخروئیوں کی طرف بھی اور دنیا کے مصائب و آلام سے نجات اور جور و ستم سے خلاصی کے لیے بھی......حی علی الجہاد کی پکار میں بھلائیاں ہی بھلائیاں مضمر ہیں......جب کہ طاغوت کے تعاون سے اس نظام میں کسی طرح بھی حصہ لینا اصل میں فساق و فجار کے بازو مضبوط کرنے کے مترادف ہے۔

شریعت کے نظام میں ہی فلاح دنیوی و اخروی رکھی گئی ہے اور اسی نظام کو آج کے زمانے میں بھی طالبانِ عالیشان نے قائم کر کے دکھایا اور ثابت کیا کہ اپنے تئیں بڑے بننے والے اور مسلمانوں کی عزت و ناموس کو اپنی خرمستیوں میں پامال کرنے والے انتہائی حقیر، ذلیل اور بے وقعت ہوتے ہیں......ان کے لیے کوڑے اور سنگساری ہی واحد علاج ہے......اسی علاج کو امارت اسلامیہ افغانستان نے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی زیر قیادت بروئے کار لایا......حدود اللہ کے قیام میں شیطان کی ذریت کے لیے موت کا اصل پیغام ہے......نفاذ شریعت میں تحفظ ناموس اور تحفظ جان و مال کی ضمانت ہے......اسی لیے یہ نظامِ شریعت ہی ہے جو شیاطینِ شرق و غرب کی قلوب میں نشتر بن کر پیوست ہو رہا ہے اور وہ ہر طرح سے اس کی تنفیذ کو روکنے اور اس کے خلاف سازشیں کرنے میں مصروف ہیں۔ کیونکہ اُن کے سردار ابلیس لعین نے اُنہیں اُن کے اصل دشمن سے اچھی طرح روشناس بھی کروایا ہے اور اُس کی حقیقت کو بھی واشگاف انداز میں اُن کے ذہنوں میں بٹھایا ہے:

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبر کہیں
الحذر آئین پیغمبر سے سو بار الحذر
حافظ ناموس زن، مرد آزما، مرد آفریں
موت کا پیغام ہر نوع غلامی کے لیے
نے کوئی فغفور و خاقاں، نے فقیر رہ نشیں

لہٰذا اس طاغوتی نظام کو جڑ سے اکھاڑنے، اس کے اکابر طبقۂ مترفین کو کندھوں پر سوار کرنے کی بجائے زمین پر پٹخ کر ذبح کرنے اور اُن کے پنجہ استبداد کو توڑنے کے لیے شریعت کا قیام اور نفاذ عین فرض ہے اور اس فرض کی ادائیگی کے لیے جہاد و قتال کے میدانوں کا رخ کرنے میں ہی مقاصد کے حصول میں کامیابی کی نوید ہے۔ پاکستان کے مظلوم و مقہور عامۃ المسلمین فوجی جرنیلوں اور جمہوری حکومتوں کے ہاتھوں اپنا سب کچھ لٹا چکے ہیں......ان کے لیے عزت سے جینے کا ایک ہی راستہ باقی بچا ہے......وہی راستہ جس کی طرف مجاہدین اُنہیں دعوت دے رہے ہیں......شریعت کے نفاذ کا راستہ...... جہاد کی راہوں کے غبار سے اپنے قدموں کو غبار آلود کرنے کا راستہ......قتال کے میدان سجا کر مرتدین کی گردنیں مارنے کا راستہ......اپنی عزت و عصمت سے کھیلنے والوں کو عبرت کا نشان بنا دینے کا راستہ......جمہوری طاغوت سے جان چھڑانے کا راستہ......شیاطین کی ناپاک فوج سے گلو خلاصی کا راستہ............امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی قیادت میں مجاہدین نے اس راستے کو اپنا کر پوری دنیا پر ثابت کر دیا ہے کہ نجات و فلاح کے لیے صرف یہی ایک راستہ ہے......باقی رہی جمہوری قلابازیاں، قانونی جدوجہد، آئینی طریقہ کار اور دستوری پیش بندیاں......تو صرف اتنا عرض ہے کہ

نہ گفت گو سے نہ شاعری سے جائے گا
عصا اٹھاؤ کہ فرعون اسی سے جائے گا

☆☆☆☆☆

بقیہ: امریکہ نے بن لادن (رحمہ اللہ) کو شہید کیا ہے، القاعدہ کو نہیں

کرلیا ہے۔ اسی طرح الیکٹرونک جہاد کے خلاف جاری جنگ میں بھی امریکہ نے اپنی شکست کا ضمنی طور پر اعتراف کرلیا ہے اور اس بات کو قبول کیا ہے کہ القاعدہ تنظیم کے دماغوں نے امریکی انٹیلی جنس کے اداروں پر برتری حاصل کرلی ہیں۔

شیخ اسامہ بن لادن (رحمہ اللہ) تو رفیق اعلی سے جاملے ہیں، لیکن وہ امریکیوں کو اپنی شہادت کے بعد بھی اسی طرح خوف زدہ کررہے ہیں جس طرح انہوں نے اپنی زندگی میں انہیں خوف میں مبتلا کررکھا تھا۔ شیخ اسامہ (رحمہ اللہ) اپنے پیچھے ایک ایسی آئیڈیالوجی اور طاقتور تنظیم چھوڑ کر گئے ہیں، جس کا وجود صرف انٹرنیٹ پر نہیں بلکہ ان لوگوں کے ذہنوں میں بھی موجود ہیں، جو عالم اسلام میں امریکی اور مغربی اجارہ داری کے ہتھکنڈوں سے سخت نفرت رکھتے ہیں۔

جب تک مسلمانوں کی تذلیل و توہین کا سلسلہ جاری رہے گا، اس وقت تک القاعدہ کے بڑھنے اور پھیلنے کا سلسلہ بھی جاری رہے گا۔ القاعدہ کو اگر کہیں کوئی ناکامی کا سامنا کرنا بھی پڑا تو ان کی جگہ لینے والے دوسرے لوگ بھی موجود ہیں جو مختلف ناموں سے اس سلسلے کو جاری رکھیں گے۔ القاعدہ کو شکست دینے کا (امریکی) دعویٰ ہمارے نزدیک مشکوک ہے کیونکہ مستقبل قریب میں اس کے کوئی آثار دکھائی نہیں دے رہے۔

☆☆☆☆☆

کیم جون: صوبہ قندھار............ضلع ارغستان............فدائی مجاہد کا ضلعی پولیس اسٹیشن پر فدائی حملہ............10 پولیس اہلکار ہلاک............درجنوں زخمی ہوگئے............4 گاڑیاں تباہ

نیٹو سپلائی......بحالی کے حتمی مراحل میں

عبیدالرحمٰن زبیر

''امریکہ اور پاکستان کے درمیان نیٹو سپلائی اور نیٹو کنٹینرز پر ٹیکس لگانے سمیت دیگر ایشوز پر معاملات طے ہوگئے ہیں، مناسب وقت پر مذاکرات کامیاب ہونے کا اعلان کیا جائے گا''۔

۱۳ جون کو پاکستانی وزیر خزانہ حفیظ شیخ نے پریس کانفرنس میں نیٹو سپلائی کی بحالی کے حوالے سے متذکرہ بالا الفاظ میں عندیہ دیا۔ جب کہ اس سے قبل پاکستانی وزیر خارجہ حنا کھر نے ۲۲ مئی کو شکاگو میں واضح طور پر کہا کہ'' پاکستان نیٹو سپلائی کو کبھی بھی مستقل طور پر بند کرنا نہیں چاہتا۔ یہ صرف امریکہ کے ساتھ نہیں بلکہ ساٹھ ممالک کے ساتھ تعلقات کا معاملہ ہے''۔ اس کے بعد ۲۶ مئی کو گیلانی نے اپنے دکھڑے روتے ہوئے کہا کہ'' نیٹو سپلائی مجبور ہوکر بند کرنا پڑی، امریکہ سے کبھی معافی کی بات نہیں کی، معافی سے مرنے والے زندہ نہیں ہوسکتے، صرف نقصانات کا ازالہ چاہتے ہیں''۔

ان سیاست دانوں کی ڈگڈگی جن ہاتھوں میں ہے......اُن ہاتھوں کی بند مٹھیاں جب تک ڈالروں کی حرارت سے'' گرمائش'' نہیں پکڑیں گی، تب تک بے چارے سیاست دان بندر تماشا کرنے پر خود کو مجبور پائیں گے......ہاں جس دن مٹھی گرم ہوگئی......اُس کی چند ساعتوں بعد ہی نیٹو سپلائی کی بحالی اور افغانستان میں موجود کفریہ افواج کے لیے 'سامانِ زندگی' کی ترسیل کے لیے نظامِ پاکستان مستعد و تیار نظر آئے گا۔ امریکی اخبار 'وال سٹریٹ جنرل' نے اس معاملے میں 'اصل مرض' کو سمجھتے ہوئے ماہر نباض والا تبصرہ کیا کہ'' سلالہ چیک پوسٹ واقعے کے بعد پاکستانی فوج کے سربراہ کیانی نے نیٹو سپلائی کی بندش کا فیصلہ کیا تھا۔ اس فیصلے سے اُس کا خیال تھا کہ پاکستان کا پلہ امریکہ پر بھاری ہوگا لیکن کیانی اس بات کا اندازہ کرنے میں غلطی کرگیا کہ امریکہ کا پاکستان کے متعلّق موڈ تبدیل ہوچکا ہے''۔

'پیٹ کے بندوں' کی جانب سے امریکہ سے بھاؤ تاؤ کرنے کے لیے اولین شرط یہ رکھی گئی کہ امریکہ پاکستان کو فی کنٹینر پانچ ہزار ڈالر ادا کرے۔ امریکی حکام نے اس پانچ ہزار ڈالر کے مطالبے کو 'بھتہ' قرار دے دیا اور لیون پنیٹا نے پانچ ہزار ڈالر فی کنٹینر ادا کرنے سے کلی طور پر انکار کرتے ہوئے ۲۸ مئی کو کہا'' پاکستان کو نیٹو سپلائی کی منصفانہ قیمت دینا چاہتے ہیں لیکن لٹنے کو تیار نہیں''۔ دوسری شرط کے مطابق امریکہ کو ڈرون آپریشن روکنا ہوگا۔ جس کا براہ راست جواب امریکی وزیر دفاع پنیٹا کی جانب سے دیا گیا۔ ۶ جون کو پنیٹا نے کھلے الفاظ میں کہا کہ'' پاکستان میں جاسوس طیاروں کے حملے جاری رہیں گے، نائن الیون حملوں کی منصوبہ بندی کرنے والے پاکستان میں موجود ہیں''۔ پھر امریکہ کے سلالہ حملے پر معافی کی بات بھی ہوئی......جس کے متعلّق گیلانی صاف مُکر گیا کہ ایسا کوئی مطالبہ امریکہ سے سرے سے کیا ہی نہیں گیا ہے......جب کہ ۲۲ جون کو امریکی وزیر دفاع نے کہا کہ'' سلالہ واقعے پر گزشتہ افسوس اور تعزیت کافی ہے، میرا خیال ہے کہ وقت آگے بڑھ گیا ہے، اگر ہم پچھلی باتوں کو دہراتے رہیں گے تو پھر کچھ حاصل نہیں کرسکیں گے''۔

ایسا نہیں ہے کہ امریکی اس سارے معاملے کو بالکل ہی ٹھنڈے پیٹوں برداشت کیے ہوئے ہیں......بلکہ ایک آسان اور تابع دار نوکر کے ماتھے پر ('معاوضہ بڑھاؤ' کے مطالبہ کے بعد) چڑھنے والی تیوریوں نے اُسے بھی پریشان کر رکھا ہے۔ کیونکہ اُسے نظام پاکستان جیسا سستا ترین غلام کہیں نہیں مل رہا۔ اب تک سپلائی پر ۲۵۰ ڈالر فی کنٹینر وصول کیے جاتے تھے۔ ۱۳ جون کو امریکی وزیر دفاع پنیٹا نے کہا کہ'' پاکستان سے نیٹو سپلائی بند ہونے سے امریکہ کو ماہانہ ایک سو ملین ڈالر کا نقصان ہو رہا ہے''۔ امریکی سینٹ کی دفاعی کمیٹی کے سامنے بیان دیتے ہوئے اُس نے کہا کہ'' امریکہ افغانستان سے سامان کی واپسی اور فوجیوں کو سامان کی فراہمی کے لیے شمالی روٹ استعمال کر رہا ہے۔ نیٹو سپلائی کا متبادل روٹ امریکہ کو بہت مہنگا پڑ رہا ہے''۔

پاکستانی فوج، جو اس سارے معاملے کی'' گتھیاں سلجھانے'' کے لیے ڈور اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے ہے......اب اٹھارہ سو سے دو ہزار ڈالر فی کنٹینر پر راضی ہونے کو ہے۔ جب کہ ایک اور قابل عمل تجویز بھی زیر غور ہے جس کے تحت اگر امریکہ نیٹو سپلائی کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے والی سڑکیں تعمیر کردے تو پاکستان نئی قیمت پر راضی ہوکر نیٹو سپلائی کھول دے گا۔ اس صورت میں امریکہ کراچی سے چمن اور طورخم بارڈر تک سڑکیں دوبارہ تعمیر کرے گا۔

امریکی حکام پاکستانی نظام کو 'نوٹ دکھانے اور موڈ بنانے' کے ساتھ ساتھ دھونس اور دھمکیوں سے بھی کام لے رہے ہیں......اس کا مقصد یہی ہے کہ کمی کمینوں جیسی فطرت کے حامل نظامِ پاکستان کو اُس کی اصلیت سے آگاہ رکھا جائے۔ اسی سلسلے میں 'بڑے آقا' اوباما کی جانب سے سرزنش کرتے ہوئے کہا گیا'' امریکہ سے تعاون پاکستان کے مفاد میں ہے، پاکستان اور ہمارا دشمن ایک ہے لہٰذا نیٹو سپلائی بحال ہونی چاہیے''۔ ۱۳ جون کو امریکی محکمہ دفاع پنٹاگون کے ترجمان جارج لٹل نے تحکمانہ انداز میں کہا'' پاکستان کے حق میں یہی بہتر ہے کہ وہ کڑوا گھونٹ پی کر نیٹو سپلائی فوری بحال کردے، تعلقات بہتر بنانے کے لیے یہ ضروری ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے پر معاہدہ ہوچکا ہے اور دونوں فریق سپلائی کی بحالی چاہتے ہیں''۔

(بقیہ صفحہ ۵۷ پر)

02 جون: صوبہ خوست......11 فدائی مجاہدین کا سہراباغ ائیربیس پر فدائی آپریشن......2 ہیلی کاپٹر، فیول ٹینکر اور ٹینک، 170 موٹر سائیکلیں تباہ......100 سے زائد امریکی......20 افغان فوجی ہلاک

(قسط دوم)

چین میں اسلام اور مسلمانوں کی سرگزشت

استاذ خلیل احمد حامدیؒ

مشرقی ترکستان:

چین میں اسلام اور مسلمانوں کی پوری تاریخ پر روشنی ڈالنا ناممکن ہے۔ہم یہاں صرف مسلم اکثریت کے صوبہ سنک یانگ کے حالات پر اپنی گفت کو محدود رکھیں گے۔سنک یانگ جس کا اصل نام مشرقی ترکستان ہے، یہ مغربی ترکستان کا ایک حصّہ ہے۔مشرقی ترکستان پر چین کی کمیونسٹ حکومت کے استیلاء سے پہلے مسلمانوں نے اپنی تعلیم وتربیت کا جو نظام قائم کر رکھا تھا اُس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ مشرقی ترکستان میں ۳ ہزار ابتدائی مدرسے تھے جن میں بچوں کو مفت تعلیم دی جاتی تھی۔اور ان میں ۳ لاکھ بچے پڑھتے تھے۔ ۶۲ ہائی سکول تھے جو صرف عوامی عطیات کے بل پر چلتے تھے اور ان میں ۱۶ ہزار طلبہ کی تعلیم کا انتظام تھا۔نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ترکستان کے نام سے ایک اعلیٰ درجے کا ادارہ تھا جس میں ۸ سو طلبہ پڑھتے تھے اور تمام کتابیں ترکی زبان میں چھپتی تھیں، رسم الخط عربی تھا(المسلمون فی العالم الیوم تالیف ڈاکٹر عبدالرحمٰن زکی مصری ج ۴ ص ۷۰ مطبوعہ قاہرہ)۔

مشرقی ترکستان پر چینیوں کا پہلا حملہ:

مشرقی ترکستان ہمیشہ چینی اور روسی اقوام کی جوع الارضی کا نشانہ بنا رہا ہے۔۱۷۵۵ء میں چینی بادشاہ چین لنگ نے زبردست لشکرکشی کے بعد مشرقی ترکستان پر قبضہ کرلیا۔مگر مشرقی ترکستان کے غیور اور نڈر ترکوں نے ۱۷۵۷ء میں چینی حملہ آوروں کو مار بھگایا۔۱۷۵۸ء میں پھر چینیوں نے چڑھائی کی۔دوسال تک ترکوں اور چینیوں کے اندر خوں ریز جنگیں ہوتی رہیں۔۱۷۶۰ء میں چینی فوج غلبہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی۔چینی فوج کے قائد نے شاہِ چین کو اس کامیابی کی جو رپورٹ بھیجی وہ آج بھی چین کے دارالحکومت پیکنگ میں محفوظ ہے اُس میں اس نے بتایا کہ'' ترکستانیوں نے اپنے دین اور وطن کے دفاع میں بڑی جاں بازی کا ثبوت دیا۔چنانچہ ۱۲ لاکھ ترکستانی اس جنگ میں تہہ تیغ کیے گئے ہیں اور ۲۲ ہزار مسلمان خاندانوں کو وہاں سے نکال کر چین بھیج دیا گیا'' (حقائق عن ترکستان المسلمہ ص ۱۵)۔

اس ہولناک تباہی کے باوجود ترکستانی قوم نے چینیوں کے آگے سرتسلیم خم نہیں کیا۔یہ قوم برابر چینیوں سے برسرِ پیکار رہی۔پچاس سے زائد مرتبہ ترکستانیوں نے چینیوں کے خلاف بغاوتیں کیں اور بالآخر اپنی آزادی اور استقلال کو بحال کیا۔۱۸۶۱ء میں ترکستانیوں نے چینیوں کے خلاف ہمہ گیر بغاوت برپا کرکے انہیں ملک سے نکال دیا اور قوچار، گولجار، ختن، کاشغر اور یارکند کے علاقوں میں اپنی مستقل امارتیں قائم کرلیں۔

یعقوب بیگ کی اسلامی حکومت:

۱۸۶۳ء میں بزرگ خان قورم مشرقی ترکستان میں برسرِ اقتدار آیا۔دوسال کے بعد ۱۸۶۵ء میں اُس کے جنگ آزما قائد یعقوب بیگ کو زمام سلطنت سونپی گئی۔چنانچہ یعقوب بیگ نے تمام امارتوں کو متحد کردیا اور صحیح معنوں میں ایک اسلامی حکومت کی داغ بیل ڈال دی۔جسے عثمانی خلیفہ سلطان عبدالعزیز خان کے زمانے میں خلافت عثمانیہ نے اور زارِ روس اور انگلستان اور افغانستان نے تسلیم کیا۔اس متحدہ اسلامی حکومت کا مرکز تاریخی شہر کاشغر تھا۔کاشغر نے ان تمام حکومتوں کے ساتھ سفارتی تعلقات استوار کیے۔خدیو مصر اسماعیل نے مندوب خاص کے ذریعہ کاشغر کو جنگی اسلحہ کی امداد بھیجی۔اس کے جواب میں کاشغر نے خدیو مصر کو جو ہدایا بھیجے اُن میں ایک طلائی قرآن مجید بھی تھا جو اب تک قاہرہ کے دارالکتب میں موجود ہے۔

روسیوں اور چینیوں کا مشترکہ حملہ:

۱۸۷۶ء میں چینیوں نے دوبارہ طالع آزمائی شروع کردی۔اسی دوران میں یعقوب بیگ کا ناگہانی انتقال ہوگیا۔ماتحت وزرا کے اختلاف نے سر اٹھالیا۔چینیوں نے اس اختلاف سے فائدہ اٹھایا اور ۱۸۸۱ء میں دوبارہ مشرقی ترکستان پر اپنے منحوس سامراج کے سائے پھیلا دیے۔چینیوں کے اس حملے میں روسی فوجوں نے بھی اُن کی مدد کی۔روس کو چونکہ یہ معلوم تھا کہ ترکستانی چَین سے نہیں بیٹھیں گے اس لیے روس نے ترکستان سے اپنی فوجیں نکال لیں اور چینیوں سے ۹ ملین روبل لے کر ترکستان کو اُن کے لیے مخصوص کردیا۔مشرقی ترکستان میں چینیوں نے خوب لوٹ مچائی، مسجدیں توڑ دیں، مسلمانوں کی املاک ضبط کرلیں، ترکی ثقافت کو محو کرنے کے لیے مختلف تدبیریں اختیار کیں۔مشرقی ترکستان کا نام سنک یانگ رکھ دیا۔اور دوسرے تمام شہروں کے نام بھی ترکی زبان سے چینی زبان میں بدل دیے۔مثلاً کاشغر کا نام شولی، قوچاز کا نام کوچی، یارکند کا نام سوچی رکھ دیا گیا۔اسی طرح ختن کو ہوتی این، قوموں کو خامی اور اور مچی کو تی ہوا کہا گیا۔

چینیوں کے مظالم:

چینیوں نے مسلمانوں کے ساتھ نہایت بُرا برتاؤ کیا۔ایک طرف ان کی قدیم تہذیب وثقافت کو مٹانے کی کوشش کی اور دوسری طرف جدید ترقی کے دروازے اُن پر بند کردیے۔اس دور میں مسلمانوں کے لیے نہ کوئی مدرسہ تھا اور نہ ہسپتال اور نہ کوئی رسالہ اور

02 جون: صوبہ ننگرہار............ضلع روداد............فدائی مجاہد کا امریکی فوجی قافلے پر فدائی حملہ............5 ٹینک تباہ............10 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی

نہ کوئی اخبار۔ ترکستانی عوام انتہائی تنگ حالی اور گھٹن میں گھر گئے۔ چینیوں کا استبداد اور جبر اس پر مستزاد تھا۔ چنانچہ ترکستانیوں نے بار بار بغاوتیں کیں۔ مثلاً قوچار میں محمد علی خان کی بغاوت اور قوموں میں محی الدین ایشان کی بغاوت۔ پہلی عالم گیر جنگ کے بعد جب مغربی استعمار عالمِ اسلامی کے حصے بخرے کر رہا تھا اور ہر قوم اپنے اپنے مسائل سے دوچار تھی اس وقت ترکستانی مسلمان تنہا چینی استعمار کے خلاف آزادی کی جنگ لڑ رہا تھا۔

۱۹۳۱ء میں عوامی پیمانے پر ملک گیر بغاوت برپا ہوئی۔ جس میں ترکستانیوں نے اورمچی کے علاوہ تمام شہر چینیوں سے آزاد کروا لیے۔ اور مشرقی ترکستان کو ۱۲ نومبر ۱۹۳۳ کو بطور آزاد ملک کا اعلان کر دیا۔ کاشغر ملک کا دارالحکومت تھا۔ الحاج خواجہ نیاز صدر بنا اور علامہ ثابت واملام عبدالباقی وزیراعظم۔ نوزائیدہ مملکت نے دو باتوں کو اپنے بنیادی مقاصد میں شامل کیا ایک نوآباد چینیوں کو مشرقی ترکستان سے نکالنا اور دوسرے چین کے نیشنلسٹ سامراج اور روس کے سرخ سامراج کی دسیسہ کاریوں سے ملک کو بچانا۔

روس اور چین کا سہ بارہ حملہ اورسقوطِ کاشغر:

اس زمانے میں روس میں کمیونسٹ اقتدار قائم تھا اور روس دنیا کی مظلوم اقوام کی حمایت کے دعوے کر رہا تھا۔ چین نے ابھی مارکسی نظریہ اختیار نہیں کیا تھا مگر وہ ایک نہایت گھناؤنی سامراجی طاقت کی حیثیت سے مسلمانوں کے خلاف جذباتِ انتقام میں غرق تھا۔ روس کا سرخ سامراج اور چین کا سفید سامراج جسے امریکہ کی پشت پناہی حاصل تھی دونوں باہمی عداوت اور اختلاف کے باوجود مشرقی ترکستان کے پسماندہ اور کمزور مسلمانوں کے مقابلے میں متحد ہو گئے۔ ماؤزے تنگ کے سرخ دستے بھی جو چیانگ کائی شیک کی نیشنلسٹ حکومت سے برسرِ پیکار تھے۔ لیکن مشرقی ترکستان کے خلاف روس اور چیانگ کائی شیک کے ہمنوا تھے۔ ان تینوں طاقتوں نے ترکستان کی نوخیز مملکت کے خاتمہ کا تہیہ کر لیا۔ چین کا سابق گورنر چنگ چی چائی کاشغر میں محصور تھا۔ ترکستان اپنے اندرونی حالات استوار کرنے میں مشغول تھا کہ روس کی کمیونسٹ فوج ہوائی جہازوں اور ٹینکوں کے ساتھ چین کے محصور گورنر کی امداد کی آڑ میں مشرقی ترکستان میں داخل ہو گئی۔ ادھر روس نے صوبہ تُنگان کے قبائل کو اندرونی خلفشار پیدا کرنے کے لیے مشتعل کر دیا اور انہیں ایغور قبائل کے خلاف جو مملکت ترکستان کے قیام میں پیش پیش تھے اور اپنی اسلام پسندی کی وجہ سے ملک کو اسلامی اصولوں کے تحت ترقی دینا چاہتے تھے۔ نسلی اور خونی عصبیت کی ہوا دے کر بھڑکا دیا۔ چنانچہ ایک طرف روس کی جدید اسلحہ سے لیس فوج تھی اور دوسری طرف تنگانی قبائل کے دستے تھے جن کی قیادت چینی جنرل ماشونگ نیگ کر رہا تھا۔ ترکستان کی نوخیز مملکت اور نہتے ترک مقابلہ کی تاب نہ لا سکے اور چند روز کی جنگ کے بعد کاشغر کا سقوط ہو گیا۔ یوں یہ مملکت صرف ایک سال ہی جینے کی مہلت پا سکی۔ چینی جنرل کاشغر میں داخل ہو گیا۔

جنرل ماشونگ نیگ مشرقی ترکستان کا گورنر بنایا گیا اور روس کے کمیونسٹ ماہرین اُس کے مشیر مقرر ہوئے۔ جنرل ماشونگ نیگ مسلمان تھا اور باوجودیکہ اُس نے اسلامی مملکت کی بساط لپیٹ کر رکھ دی تھی مگر صرف اس بنا پر کہ بگڑا ہوا مسلمان بھی قابل اعتماد نہیں ہے اور جو قبائل اُس کے پشت پناہ ہیں وہ ترکستانی مسلمان ہیں (یعنی تنگان)۔ لہٰذا روسی فوج کی آٹھویں بریگیڈ اور ماؤزے تنگ کے سرخ دستوں نے ایک اور چینی جنرل چنگ چی چائی کی قیادت میں جنرل ماشونگ نیگ اور اُس کے تنگانی جیش کو بھگا دیا۔

چینی جنرل کے وحشیانہ مظالم:

جنرل چنگ چی چائی کی نگرانی میں روسی مشیروں نے ملک کے اندر ظلم وستم کے محشر خیز ہنگامے برپا کر دیے۔ پورا نظم ونسق روسی مشیروں کے ہاتھ میں تھا۔ قتل وغارت اور لوٹ کھسوٹ کی خوب گرم بازاری کی۔ پانچ لاکھ سے زیادہ افراد جن میں ترکستان کے تمام مذہبی پیشوا، قومی لیڈر اور اربابِ علم ودانش شامل تھے جیلوں میں ڈالے گئے اور جیل میں انہیں ناقابلِ بیان اذیتیں پہنچائی گئیں۔ چنانچہ ان میں سے دو لاکھ افراد لقمۂ اجل بن گئے۔ مسلمانوں کی مسجدیں منہدم کر دی گئیں، مسلمان خواتین کی عزت وآبرو پر ڈاکے ڈالے گئے، بچوں اور بوڑھوں کو ذبح کیا گیا اور اسلامی لٹریچر اور قرآن کریم کے نسخے نذرِ آتش کر دیے گئے۔ الحاد اور دہریت کو فروغ دیا گیا۔ سوشلزم کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی گئی، قبائلی عصبیتیں بھڑکائی گئیں۔ تمام تعلیمی اداروں میں سوشلزم کی تعلیم لازمی قرار دی دے دی گئی۔ جگہ جگہ تربیتی مراکز اور اطلاعات کے ادارے کھول دیے گئے۔ بدکاری کے لاتعداد اڈے وجود میں آ گئے اور نوجوانوں کو بہکانے کا انتظام کیا گیا۔ اعلانیہ شراب نوشی کی اجازت دے دی گئی حالانکہ مشرقی ترکستان کی پوری تاریخ میں شراب نوشی خلافِ قانون رہی ہے۔ علما کو کہا گیا کہ وہ مسجدوں کے اندر صرف وہ خطبہ پڑھیں جو حکومت کی طرف سے انہیں مہیا کیا جائے، جس امام نے انکار کیا اُسے گرفتار کر لیا گیا۔ اس خطبہ میں صرف روس کی اطاعت کی دعوت ہوتی تھی، مذہبی امور کا ذکر تک نہ تھا۔ (حقائق عن ترکستان المسلمہ تالیف محمد امین ترکستانی ص ۱۸)

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

03 جون: صوبہ ہلمند..........ضلع کجکی..........بارودی سرنگ دھماکہ..........امریکی ٹینک تباہ..........6 امریکی فوجی ہلاک..........7 زخمی

افغانستان......اپاہج فوجی اور بے بس کفار کی دم توڑتی امیدیں

سید عمیر سلیمان

شکاگو کانفرنس

شکاگو کانفرنس ایک طویل اعلامیے کے بعد ختم ہوئی۔ اس اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ ۲۰۱۴ء میں اتحادی افواج کو افغانستان سے نکال لیا جائے گا۔ ۲۰۱۴ء کے وسط تک سیکورٹی کی ذمہ داریاں افغان فوج کو منتقل کر دی جائیں گی اور اس کے بعد انخلا عمل میں آئے گا۔ انخلا کے بعد بھی اتحادی افواج افغان فوج سے تعاون جاری رکھیں گی اور سالانہ ۵.۲ ارب ڈالر کی امداد بھی مہیا کریں گی۔ اس کانفرنس کے ذریعے جہاں یورپی ممالک کے عوام کو یہ تسلی دی گئی ہے کہ افغان جنگ کا خاتمہ ہونے والا ہے وہاں افغان حکومت کو بھی یقین دہانی کرائی جا رہی ہے کہ اُسے اکیلا نہیں چھوڑا جائے گا۔ حقیقت میں یہ تمام باتیں طفل تسلیاں ہیں۔ امریکہ اور صلیبی اتحادی' طالبان سے شکست کھانے کے بعد واپسی کے لیے راستے کی تلاش میں ہیں۔ اپنی جان بچانے کے لیے اب امریکہ نے افغان فوج کی صلاحیتوں کا اعتراف کرنا شروع کر دیا ہے جب کہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ فوج کسی طرح بھی اللہ کے شیروں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ مجاہدین اللہ کی نصرت کے ساتھ افغانستان کو اتحادی اور افغان افواج سے پاک کر دیں گے اور وہ دن دور نہیں جب افغانستان میں امارت اسلامیہ دوبارہ قائم ہوگی، ان شاء اللہ۔

امریکہ اور بھارت کے تعلقات

امریکہ بھارت کے ساتھ اربوں ڈالر کے دفاعی معاہدے کر رہا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ افغانستان میں بھارت کے کردار کو مضبوط بنایا جائے اس کے ساتھ بھارت کو عسکری لحاظ سے مضبوط بنایا جائے تا کہ پاکستان کو اپنی حد میں رکھا جا سکے۔ پاکستان کی حکومت نے امریکہ کی وفاداری میں اپنا ایمان، غیرت، عوام کی جان اور عزت سب کچھ بیچ دیا مگر اللہ کا یہ فرمان بھول گئے کہ یہ کافر کبھی بھی ان کے ساتھ مخلص نہیں ہو سکتے، یہ آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اتنی وفاداری یا غلامی کے باوجود آج جب کہ امریکہ افغانستان سے نکلنے کے منصوبے بنا رہا ہے تو حالت یہ ہے کہ پاکستان کو کسی منصوبے میں شریک ہی نہیں کیا جا رہا۔

بغل میں چھری منہ میں رام رام

۲۷ مئی کو صوبہ پکتیکا میں نیٹو کے فضائی حملے میں ۸ افغان شہری شہید ہوئے۔ شہید ہونے والے ایک ہی خاندان کے افراد تھے ان میں میاں بیوی اور بچے شامل تھے۔ اتحادی افواج کے کمانڈر جنرل جان ایلن کا دعویٰ ہے کہ وہ افغان عوام کا خادم ہے۔ اسی ''خدمت'' کے نتیجے میں ۶ جون کو نیٹو کے فضائی حملے میں ۱۸ افغان شہری شہید ہوئے، ان میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے، حملہ ایک شادی کی تقریب پر کیا گیا۔ اس پر اتحادی افواج کے کمانڈر جنرل جان ایلن نے افغان عوام سے معافی مانگتے ہوئے کہا کہ مجھے اس واقعے کا بہت زیادہ افسوس ہے میں خود بھی صاحب اولاد ہوں اس لیے افغان عوام کی تکلیف کا اندازہ کر سکتا ہوں۔ اس واقعے کی تحقیقات کرائی جائیں گی اور اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ آئندہ ایسے واقعات نہ ہوں۔ جب کہ نیٹو کے ترجمان جیمی گراٹیبل نے کہا کہ وہ طالبان کا پیچھا جاری رکھیں گے اور مجبوری کے تحت رہائشی علاقوں پر بھی فضائی حملے کیے جا سکتے ہیں۔ اتحادی افواج ایک طرف بم باری کر کے افغانوں کو شہید کر رہی ہیں اور دوسری طرف ان کا سربراہ کہہ رہا ہے میں افغان عوام کا خادم ہوں...... قربان جائیں ایسی ''خدمت'' کے۔

سرپل، سینٹرل جیل سے ۷۰ مجاهدین رہا

گرمیوں کے آغاز کے ساتھ ہی افغان جنگ بھی زیادہ گرم ہوگئی ہے۔ گزشتہ ماہ مجاہدین نے الفاروق جہادی آپریشن کا آغاز کیا۔ اس سلسلے میں ۷ جون ۲۰۱۲ء جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب عشاء کے وقت مجاہدین نے صوبائی دارالحکومت سرپل شہر میں سینٹرل جیل اور مختلف حفاظتی چوکیوں پر حملہ کیا اور ۷۰ مجاہدین کو رہا کروا لیا۔ حملے میں پہلے گروپ کے مجاہدین نے دشمن کی چوکیوں پر تابڑ توڑ حملے کیے اور دوسرے گروپ نے حکمت عملی کے تحت دھماکہ خیز مواد سے جیل کی دیوار اور حفاظتی چوکی کو تباہ کیا اور جیل میں داخل ہونے میں کامیاب ہوئے اور ۷۰ مجاہدین کو رہا کروا کر محفوظ مقام کی جانب منتقل کیا، ان میں امارت اسلامیہ کے ضلعی سربراہ، علاقائی سپہ سالار اور دیگر اعلیٰ عہدے دار شامل ہیں، الحمدللہ۔ حملے کے نتیجے میں ۱۳ پولیس اہل کار اور کٹھ پتلی فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

اس سے قبل بھی مجاہدین نے قندھار سینٹرل جیل سے دو مرتبہ پندرہ سو قیدی مجاہدین کو رہا کروایا گیا۔ اس کامیاب آپریشن نے ثابت کر دیا کہ دشمن میں جنگی سکت ہے اور نہ قوی مورال، اتنی کثیر تعداد میں بیرونی غاصب فوجوں کی موجودگی کے باوجود وہ نہ اپنا دفاع کر سکا نہ ہی سینٹرل جیل کا۔

نیوزی لینڈ اور فرانسیسی فوجوں کی واپسی

آسٹریلیا کے بعد اب فرانس اور نیوزی لینڈ نے بھی افغانستان سے واپسی کا

03 جون: صوبہ زابل............ضلع شنکئی............بارودی سرنگ دھماکہ............افغان نیشنل آرمی کی گاڑی مکمل طور پر تباہ............6 افغان فوجی اہل کار ہلاک

اعلان کر دیا ہے۔فرانس کے صدر فرانسوا اولاند نے کہا ہے کہ اسی سال افغانستان سے فرانس کی فوج کو واپس بلا لیا جائے گا۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ نیوزی لینڈ ۲۰۱۳ء تک اپنی افواج واپس بلا لے گا۔ یہ بیانات جنگ کی صورت حال کو ظاہر کرتے ہیں۔مجاہدین کے ہاتھوں اتحادیوں کا نقصان اس قدر زیادہ ہے کہ ہر کوئی اپنی جان بچانے کی فکر میں ہے اور جلد از جلد فرار کا راستہ ڈھونڈ تا نظر آتا ہے۔

افغان امریکی معاہدے کی منظور

افغان پارلیمنٹ نے امریکہ کے ساتھ ہونے والے معاہدے کی منظوری دی ہے جس کے مطابق امریکی فوج افغانستان سے انخلا کے بعد بھی یہاں قیام کر سکے گی۔اس معاہدے میں امریکی فوج کے انخلا کے بعد سلامتی کے امور، اقتصادی تعاون، طرز حکمرانی امریکہ کے ساتھ تعلقات کے بارے میں تشریح کی گئی ہے۔ان معاہدوں کا مقصد کٹھ پتلی حکومت کو یہ یقین دلانا ہے کہ اتحادیوں کی واپسی کے بعد بھی وہ طالبان سے مقابلے کے لیے تنہا نہیں ہوں گے بلکہ امریکہ ان کی مدد جاری رکھے گا جب کہ اس کا حقیقی پہلو یہ ہے کہ امریکہ کے جانے کے بعد بھی افغان حکومت آزاد نہیں ہوگی بلکہ امریکہ کی غلام ہی رہے گی فرق اتنا ہوگا کہ آقا سر پر موجود رہنے کے بجائے تھوڑا دور بیٹھ کر حکم دے گا اور نگران مقرر کرتا رہے گا۔

افغانستان سے انخلا کے لیے تین وسط ایشیائی ممالک سے نیٹو کا معاہدہ

شکاگو کانفرنس کے موقع پر اتحادی افواج نے اعلان کیا کہ اتحادی فوج نے واپسی کے راستے کے لیے ازبکستان، کرغیزستان، قازقستان سے معاہدہ کیا ہے۔جب کہ روس سے پہلے ہی معاہدہ ہے۔اس معاہدے کے تحت اتحادی افواج جنگی گاڑیاں، کنٹینرز اور دیگر سامان افغانستان سے منتقل کریں گی۔ پاکستان کے ذریعے واپسی میں جہاں سپلائی کی بندش رکاوٹ ہے وہاں مجاہدین کے حملوں کا خوف بھی مزاحم ہے۔ نیٹو کے مطابق پاکستان میں مجاہدین کے مضبوط ٹھکانے ہیں اس لیے مجاہدین نیٹو کے سامان کو نشانہ بنا سکتے ہیں۔ پاکستان کے مقابلے میں وسط ایشیائی ممالک کا راستہ نیٹو کو چھ گنا مہنگا پڑے گا۔لیکن اس موقع پر یہ اعلان کر کے صدر زرداری کو یہ باور کرایا گیا ہے اگر پاکستان سپلائی لائن بحال نہ کرے تو بھی اتحادیوں کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔شکاگو کانفرنس میں امریکہ نے زرداری کو اپنی اوقات کا خوب احساس دلایا ہے۔ اس میں زرداری کے سامنے ایک تو معاہدے کا اعلان کیا گیا دوسرے اوباما نے ملاقات سے انکار کر دیا اور کوئی باقاعدہ ملاقات نہیں کی نہ ہی کوئی اہمیت دی۔جب کہ دعوت نامہ بھی آخری وقت میں با دل نخواستہ دیا گیا۔

افغان جنگ میں ۵۳۰۰۰ ا نیٹو فوجی اپاھج

حال ہی میں نیٹو حکام کی طرف سے جاری کی جانے والی ایک رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ افغان جنگ میں ذہنی یا جسمانی طور پر اپاہج ہونے والے فوجیوں کی تعداد ایک لاکھ تریپن ہزار سے زائد ہے۔سال ۲۰۱۱ء میں پینٹا گون کی طرف سے جاری کی گئی رپورٹ کے مطابق صرف چار صوبوں قندھار، ہلمند، اروزگان اور زابل میں ۱۳۳۰۰ امریکی فوجی بم دھماکوں میں اپنے اعضا کھو چکے ہیں۔

سال ۲۰۱۲ء سے ایسے فوجیوں کے لیے باقاعدہ رہائش گاہیں تعمیر کی جائیں گی جو جنگ میں معذور ہو گئے ہیں۔اس رہائشی سکیم کا نقشہ بھی افغان جنگ میں زخمی ہونے والے ایک فوجی انجینئر نے تیار کیا ہے۔

صلیبی فوج کے نقصانات کے بھی چند حقائق آہستہ آہستہ منظر عام پر آنے لگے ہیں۔روس بھی جب تک افغانستان میں موجود تھا اس کے بھی چند ہزار فوجی ہی ہلاک یا زخمی ہوئے تھے۔مگر جب ذلیل ہو کر پسپا ہوا تو اصل اعداد و شمار سامنے آنے لگے۔صلیبیوں کی بھی نئی رپورٹیں آنا مومنین کے لیے خوش خبری ہے کہ اب فتح زیادہ دور نہیں۔

بغلان میں زلزلے میں شہید ہونے والے افغان مسلمانوں کے نام امارت اسلامیہ کا پیغام

منگل ۱۲ جون کو افغانستان کے صوبہ بغلان میں زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کیے گئے۔اس زلزلہ کی وجہ سے بغلان کے مسلمانوں کو جانی و مالی نقصان سے دوچار ہونا پڑا۔غم واندوہ کے اس موقع پر امارت اسلامیہ افغانستان نے بغلان کے مسلمان بھائیوں سے اظہار ہمدردی کیا اور اُنہیں مصائب پر صبر کی تلقین کے ساتھ ساتھ اُن کے لیے اجر و ثواب کی دعا کی۔امارت اسلامیہ کے اعلامیہ میں کہا گیا:

''بغلان کے مسلمانو اور مجاہد عوام! سب سے پہلے حالیہ زلزلہ میں آپ کے ہر غم زدہ خاندان کے لیے اللہ تعالیٰ کی دربار سے صبر، ثبات اور مصائب کے مقابلے میں اجر عظیم کا مطالبہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس الم ناک واقعہ کے تمام شہدا کو جنت الفردوس، زخمیوں کو جلد صحت یابی اور پسماندگان کو نعم البدل نصیب فرمائیں۔

صوبہ بغلان ضلع برکہ کے مصائب زدہ مسلمانو!

آپ کی مصیبت ہماری مصیبت اور آپ کے گھر میں غم یقیناً ہمارا اور تمام قوم کا مشترکہ غم ہے، جس سے سب متاثر ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت کی بنیاد پر ہمیشہ کے لیے ایسے دردناک مصائب سے محفوظ رکھیں اور تمام آزمائشوں میں اللہ تعالیٰ ہمیں ثابت قدمی اور صبر کی توفیق عطا فرمائیں۔

بھائیو! اس قسم کے تمام واقعات اور حوادث اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہوتے ہیں، تو ان کے مقابلے میں ہم اور آپ صرف صبر اور برداشت پر مامور ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے اجر عظیم کی دعا کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

04 جون: صوبہ ہلمند..............ضلع بغران..............مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا..................ہیلی کاپٹر میں سوار 30 امریکی فوجی عملہ سمیت ہلاک

قندھار اور کاپیسا میں صلیبیوں پر فدائی حملے

کاشف علی الخیری

الَّذِينَ آمَنُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُواْ أَوْلِيَاء الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفاً (النساء ٧٦)

آج جب کہ شیطان نے پوری دنیائے کفر کو مسلمانوں کے مقابلے میں لا کھڑا کیا ہے اور مسلمانوں کی سرزمینوں سے شریعت اور جہاد کی پاکیزہ تعلیمات کو ختم کرنے کی سازش کی ہے تو اللہ کے شیر ہر محاذ پر ان کو رسوا کر رہے ہیں اور اللہ کی نصرت سے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ شیطان کی چالیں ضعیف ہیں۔ افغانستان کی سرزمین پر ہر آنے والا دن صلیبیوں کی رسوائی میں اضافہ ہی کرتا ہے۔ گزشتہ ماہ مجاہدین نے صلیبیوں کے خلاف الفاروق آپریشن کا اعلان کیا تھا۔ رواں ماہ یہ آپریشن بھرپور انداز سے جاری رہا اور افغانستان کا موسم بہار اتحادی اور افغان فوجیوں کی زندگی کا موسم خزاں ثابت ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں بہت سی کامیاب کارروائیاں کی گئیں۔ ان میں سے کچھ اہم کامیابیوں کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

قندھار فدائی حملہ، ۲۲ صلیبی اور ۶۵ افغان اہل کار ہلاک:

اس سلسلے کا پہلا حملہ ۶ جون ۲۰۱۲ء بدھ کو نیٹو سپلائی کی پارکنگ لاٹ پر ہوا۔ قندھار ایئر پورٹ کے قریب قندھار، بولدک قومی شاہراہ پر واقع شورآندام کے علاقے میں موجود سپریم سپیشل پرائیویٹ فورسز کی پارکنگ میں اس وقت دھماکہ کیا گیا جب وہاں کثیر تعداد میں صلیبی اور افغان فوجی موجود تھے، جس کے نتیجے میں ۲۲ صلیبی اور ۱۸ سکیورٹی اہل کار اور نیٹو سپلائی کا نوائے کے ۴۷ ڈرائیور ہلاک جب کہ ۳۵ ڈرائیور زخمی ہوئے، اس کے علاوہ وہاں کھڑی درجنوں گاڑیوں کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ جب جائے وقوعہ پر مزید فوجی پہنچے، تو فدائی مجاہد جانان تقبلہ اللہ نے ان پر استشہادی حملہ انجام دیا، جس کے نتیجے میں مزید درجنوں سکیورٹی اہل کاروں کو جانی نقصان کا ہوا۔

کاپیسا فدائی حملہ، ۱۲ فرنچ اور ۴ پولیس اہل کار ہلاک:

اس سلسلے کا دوسرا حملہ ۹ جون ۲۰۱۲ء کو کیا گیا۔ صوبہ کاپیسا ضلع نجراب میں فرانسیسی فوجیوں اور پولیس اہل کاروں کی پیدل پارٹی پر فدائی مجاہد نے استشہادی حملہ کیا، فدائی مجاہد شہید مطیع اللہ کے استشہادی حملہ کے نتیجے میں ۱۲ فرانسیسی اور ۴ پولیس اہل کار ہلاک جب کہ ۴ فرانسیسی فوجی زخمی ہوئے۔

قندھار فدائین آپریشنز میں ۱۴۰ صلیبی اور افغان فوجی ہلاک

الفاروق جہادی آپریشن کے ہی سلسلے میں قندھار میں ایک انتہائی کامیاب کارروائی ہوئی جس میں اتحادی اور افغان افواج کو بے پناہ جانی و مالی نقصان پہنچا۔ ۱۹ جون ۲۰۱۲ء کو فدائی مجاہدین نے ضلع ڈنڈ کے شہر کہنہ کے علاقے میں واقع اتحادی اور افغان فوجوں کے مرکز پر حملہ کیا۔ مجاہدین ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے لیس تھے اس کے علاوہ بارودی جیکٹیں بھی پہنے ہوئے تھے۔ لڑائی چھ گھنٹے تک جاری رہی اس دوران ۴۰ اتحادی ہلاک جب کہ ۷ ازخمی ہوئے اور ۷۰ افغان فوجی ہلاک ہوئے۔ جن میں فوجی کمانڈر عبدالقدوس سمیت تین اعلیٰ افسر بھی شامل ہیں۔

ایسی ہی ایک کارروائی پیر اور منگل کی درمیانی شب ضلع شاہ ولی کوٹ کے علاقے دالہ بند میں واقع اتحادی فوجوں کے مرکز پر ہوئی جس نے آٹھ گھنٹے تک طول پکڑ لیا، جس کے نتیجے میں ۳۰ فوجی ہلاک جب کہ ۱۴ زخمی ہوئے۔ لڑائی کے دوران ۸ ٹینکرز اور ۱۲ ٹینک مکمل طور پر جل کر خاکستر ہوئے اور مرکز کا ایک حصّہ بھی مکمل طور پر جل کر خاکستر ہوا۔

سرپل، سینٹرل جیل سے ۱۷۰ مجاہدین رہا:

۸ جون ۲۰۱۲ء کو جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب عشاء کے وقت مجاہدین نے صوبائی دارالحکومت سرپل شہر میں سینٹرل جیل اور مختلف حفاظتی چوکیوں پر حملہ کیا، پہلے گروپ کے مجاہدین نے دشمن کی چوکیوں پر تابڑ توڑ حملے کیے اور دوسرے گروپ نے حکمت عملی کے تحت دھماکہ خیز مواد سے جیل کی دیوار اور حفاظتی چوکی کو تباہ کیا اور جیل میں داخل ہو کر ۱۷۰ مجاہدین کو رہا کروا کر محفوظ مقام کی جانب منتقل کیا، جن میں امارت اسلامیہ کے ضلعی سربراہ، علاقائی سپہ سالار اور دیگر اعلیٰ عہدے دار شامل ہیں، الحمد للہ۔ حملے کے نتیجے میں ۱۳ پولیس اہل کار اور افغان فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

اس سے قبل بھی مجاہدین نے قندھار سینٹرل جیل سے دو مرتبہ پندرہ سو قیدی مجاہدین کو رہا کروایا ہے۔ یہ کارروائیاں اتحادی اور افغان افواج کے دعووں کی قلعی کھولنے کے لیے کافی ہیں۔ جو فوج اپنے جیل خانوں کی حفاظت نہیں کر سکتی وہ ایک ملک کی حفاظت کا دعویٰ کیسے کر سکتی ہے۔

☆☆☆☆☆

04 جون: صوبہ وردک.........ضلع سید آباد.........مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ.........3 فیول بھرے ٹینکر تباہ.........5 سیکورٹی اہل کار ہلاک.........متعدد زخمی

کابل کے نائٹ کلبوں پر مجاہدین کا آپریشن

رحمت اللہ ہلمندی

صلیبی افواج نے کابل میں اپنی محفوظ پناہ گاہوں کے قریب مغربی طرز کے قحبہ خانے، نائٹ کلب اور عیاشی کے اڈے قائم کر رکھے ہیں۔جن کا مقصد ایک طرف افغان عوام کو فحاشی کی طرف راغب کر کے ایمان اور جہاد کے جذبے سے محروم کرنا اور ملک میں بے حیائی کو فروغ دینا ہے جب کہ دوسری طرف غیر ملکی وفود اور کابل انتظامیہ کے اعلیٰ عہدے داران کو ''عیاشی'' کا سامان مہیا کرنا ہے۔مجاہدین نے فحاشی کے اڈوں پر ایسے کامیاب حملے کر کے ایک طرف تو فحاشی کے فروغ کی حوصلہ شکنی کی ہے تو دوسری طرف صلیبیوں کو بھی یہ باور کرایا ہے کہ افغانستان کی سرزمین کا کوئی حصّہ ان کے لیے ''گرین'' نہیں ہے۔

امارت اسلامیہ کے فدائین نے ۲۲جون ۲۰۱۲ء جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب مقامی وقت کے مطابق رات دس بجے وفاقی دارالحکومت کابل شہر کے گرین زون علاقے قرغہ کے مقام پر واقع نائٹ کلبوں پر حملہ کیا۔حملے کے وقت سپوژمئی ہوٹل میں درجنوں صلیبی اور افغان اعلیٰ عہدے دار اور مغربی سفارت کار عیاشی کرنے کی خاطر آئے ہوئے تھے۔حملے کے نتیجے میں ۲۵ صلیبی عیاش اور ۱۹افغان اعلی عہدے دار ہلاک ہونے کے علاوہ درجنوں سیکورٹی اہل کار بھی واصل جہنّم ہوئے۔

۱۴ گھنٹے تک جاری رہنے والی جھڑپ میں چار فدائی مجاہدین' حیات اللہ (صوبہ لوگر، پل عالم شہر)، کامران (صوبہ لوگر ضلع چرخ)، نعمت اللہ (صوبہ زابل) اور سلیمان (صوبہ قندھار) تقبلہم اللہ نے حصّہ لیا، جو ہلکے و بھاری ہتھیاروں، دستی بموں سے لیس ہونے کے ساتھ ساتھ بارودی جیکٹوں سے بھی مسلح تھے۔

مجاہدین کی دیگر عملیات کی طرح اس کارروائی میں بھی مجاہدین نے نہایت احتیاط سے کام لیا تا کہ ان لوگوں کا تحفظ کیا جائے، جو یہود و نصاریٰ اور کابل انتظامیہ کے مرتدین سے وابستہ نہ ہوں۔آپریشن کے دوران میں فدائی مجاہد نے فون کے ذریعے مجاہدین کو بتایا کہ صلیبی محاصرے کی حالت میں ہیں اور ان میں چھان بین کی جارہی ہے، تا کہ عام افراد کو ان سے علیحدہ کیا جائے۔

آپریشن کے ابتدائی تین گھنٹوں کے دوران میں فدائین عام افراد کے کمروں میں داخل ہونے میں کامیاب ہوگئے اور ان سے کہا گیا کہ اپنے کمروں میں ہی رہیں، تا کہ محفوظ رہیں، اور آپریشن کے دوران میں ایسا ہی ہوا، تمام عام افراد کو ہوٹل کے خاص حصّے میں محفوظ رکھا گیا، جن کی شناخت صلیبیوں کی حیثیت سے ہوئی، انہیں رات کو ہی موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

لڑائی کے ابتدائی مراحل میں جب صلیبی فوجی فدائین سے مقابلے کے لیے آرہے تھے، تو مجاہدین نے دشمن کے دو بکتر بند ٹینکوں کو راکٹوں اور کٹھ پتلی فوج کی کئی گاڑیوں کو اسی نوعیت کے حملوں سے تباہ کر دیا۔یہ فدائی آپریشن جمعہ کے روز مقامی وقت کے مطابق دوپہر بارہ بجے آخری فدائی کی شہادت سے اختتام کو پہنچا۔

حملے کا نشانہ بننے والے نائٹ کلب کابل کے انتہائی سیکورٹی کے علاقے میں واقع ہیں۔جہاں صلیبی اور افغان فوجی افسران کے علاوہ غیر ملکی وفود بھی اکثر ''دل بہلانے'' آتے رہتے ہیں۔حملے کے وقت بھی کلب میں ۲۵ غیر ملکی جب کہ کابل حکومت کے ۱۹افسران موجود تھے، جو اس کارروائی میں اپنے انجام کو پہنچے۔پہلے کابل کے فائیو سٹار ہوٹلوں پر مجاہدین کے حملے اور پھر گرین زون کے اندر فدائی آپریشن' کفار کے دل دہلا دینے کے لیے کافی ہے۔اس حملے کے بعد گرین زون میں بیٹھے صلیبیوں کو نیند کے لیے بھی گولیوں کی ضرورت پڑے گی۔

مجاہدین نے ہمیشہ سے اس بات کا خیال رکھا ہے کہ اُن کی کارروائیوں کے دوران میں کوئی بے گناہ اور معصوم جان نہ ضائع ہو۔جس کی واضح مثال اس حملے میں باقاعدہ شناخت کر کے عام افراد کو علیحدہ کرنا ہے۔مجاہدین نے کلب میں داخلے کے تھوڑی دیر بعد ہی اس کا مکمل کنٹرول سنبھال لیا اور صلیبی اور افغان عہدے داران کو باقاعدہ چھانٹ چھانٹ کر قتل کرتے رہے۔جب صلیبی اور افغان فوجیوں نے باہر سے مجاہدین پر حملے کی کوشش کی تو حفاظت پر مامور فدائی مجاہدین نے ایسا بھرپور جواب دیا کہ غاصب فوجیوں کو ۲ بکتر بند اور متعدد فوجی گاڑیاں جلتی چھوڑ کر پسپا ہونا پڑا۔

۱۴ گھنٹے بعد فدائی مجاہدین کی شہادت پر یہ جھڑپ اختتام پذیر ہوئی، مگر اس وقت تک مجاہدین چن چن کر تمام صلیبیوں اور افغان افسران کو ٹھکانے لگا چکے تھے۔کلب کو مجاہدین سے آزاد کرانے کی کوشش میں بھی متعدد سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ اللہ ان شہدا کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے، آمین۔

☆☆☆☆☆

05جون:صوبہ زابل.........ضلع شنکوٹ.........مجاہدین اور افغان نیشنل آرمی کے اہل کاروں کے درمیان شدید جھڑپ.........11اہل کار ہلاک.........13زخمی

طالبان کی آزمائش در آزمائش

شیعہ مخالفین کی کارستانیاں:

مزار شریف میں ہزارہ لوگ بھی آباد ہیں جو شیعہ مذہب کے پیروکار ہیں۔ اس کے علاوہ ازبک اور تاجک قوم کے لوگ بھی آباد ہیں، یہ سب طالبان پر وحشیوں کی طرح جھپٹ پڑے ہر ہر گلی، ہر راستے اور ہر گھر سے طالبان پر گولیوں کی بارش ہونے لگی۔ مزار شریف میں رہنے والی ہر قوم اور ہر قبیلے نے ایک دوسرے سے بڑھ کر طالبان پر ظلم کیا مگر جو ظلم ہزارہ شیعہ نے طالبان پر کیا اس کو لکھتے ہوئے ہاتھ کانپتے ہیں۔ اس ظلم کو کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ عبدالعلی مزاری مزار شریف میں شیعوں کا بڑا پیشوا تھا، طالبان کے ساتھ جنگ کے دوران میں میدان شہر سے گرفتار ہوا، جب اسے ہیلی کاپٹر کے ذریعے قندھار لے جایا جا رہا تھا تو اس نے طالبان پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے اس کو ہیلی کاپٹر میں ہی قتل کر دیا گیا اس کی لاش اس کے آبائی علاقے مزار شریف بھیج دی گئی۔

ایرانی حکومت نے اس کی قبر کو قیمتی پتھروں سے مزین کرنا چاہا اور بہت عرصہ تک اس کی تعمیر کا کام ایران کی نگرانی میں ہوتا رہا۔ جب طالبان کے ساتھ دھوکہ ہوا اور عبدالمالک کی فوج نے طالبان کا قتل عام شروع کیا تو شیعوں نے بھی طالبان کے خون سے اپنے دل کی آگ بجھانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ دس دس طالبان کو ہاتھ پاؤں سے جکڑ کر خچر گاڑی کے پیچھے باندھ دیا جاتا اور پورے شہر میں اس وقت تک گھسیٹا جاتا جب تک وہ شہید نہ ہو جاتے۔ بہت سے طالبان کو مزاری کی قبر پر لے جا کر مرغیوں کی طرح ذبح کر دیا گیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ شہدا کے جسموں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے گئے، کوئی بھی کسی طالب کو اپنے گھر میں پناہ دینے کو تیار نہیں تھا۔ جو لوگ طالبان سے ہمدردی رکھتے تھے وہ بھی ان درندوں کے خوف سے ان مظلوموں کی کوئی مدد نہیں کر سکتے تھے سوائے چند پختون گھرانوں کے جو سب کچھ ہونے کے باوجود طالبان کی ہر ممکن مدد کر رہے تھے۔

جب مزار شریف کی زمین طالبان پر تنگ ہوگئی تو بچ جانے والے قندوز کی طرف ہٹتے گئے اور ساتھ ساتھ دشمن کا مقابلہ بھی کرتے گئے۔ طالبان تاشقرغان کے دروں سے ہوتے ہوئے برگنک کے راستے بغلان اور قندوز تک پہنچے۔ اس وقت طالبان کے سرپرستوں میں ملا دوست محمد اخند شہیدؒ اور ملا داد اللہ اخند شہیدؒ بھی طالبان کے ساتھ تھے۔ جب یہ بچا کھچا قافلہ بغلان پہنچا تو وہاں پر حزب اسلامی کا کمانڈر طالبان کے سامنے آ گیا اور آگے جانے سے روک دیا۔ جب حکمت یار سے رابطہ کیا گیا تو اس نے حکم دیا کہ طالبان سے اسلحہ لے لو اور سب کو احمد شاہ مسعود کے حوالے کر دو۔ جب اس نے طالبان کے سامنے یہ بات رکھی تو طالبان نے ماننے سے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ ہمارے بہت سے ساتھی مزار اور شبرغان میں شہید ہو چکے ہیں، ہم بھی یہاں شہید ہو جائیں گے مگر اسلحہ تمہارے حوالے نہیں کریں گے کیونکہ امیر المومنین کی طرف سے بھی یہی حکم ہے۔

جب اس کمانڈر نے طالبان کا جذبہ دیکھا تو طالبان کے لیے اپنے دروازے کھول دیے اور اپنی جان و مال تک طالبان کے سامنے پیش کر دیا اور ہر طرح کا تعاون کیا۔ اسی وجہ سے قندوز طالبان کا بڑا مورچہ بن گیا اور ہر طرف سے دشمن قندوز پر حملے کرنے لگے۔ دو طرف سے احمد شاہ مسعود اور دو طرف سے ازبک اور ہزارہ شیعہ قندوز میں داخل ہونے کی کوشش کرتے رہے لیکن وہ اس شہر میں داخل نہ ہو سکے۔

دشت لیلیٰ کا اولین سانحہ:

جو لوگ مزار شریف سے پہاڑوں کی طرف گئے دشمن نے ان کا پیچھا کیا اور ان کو شہید کر دیا۔ مولوی احسان اللہ شہید کے ساتھ بہت سے طالبان کو زندہ پکڑ لیا اور سب کو شہید کر دیا۔ وہ جگہ جس میں ان کو شہید کیا گیا شادان تنگی کے نام سے مشہور ہے۔ اسی طرح مزار شریف ایئرپورٹ کے قریب چالیس طالبان پیاس کی وجہ سے شہید ہو گئے۔

میمنہ کی جیل میں سے طالبان کو نکال کر کنوؤں میں پھینک دیا گیا۔ بعد میں جب طالبان نے یہ علاقہ فتح کیا تو بہت سے کنوؤں سے طالبان شہدا کی ہڈیاں برآمد ہوئیں اور جن طالبان کو شبرغان جیل میں قید کیا گیا تھا ان سب کو دشت لیلیٰ کے صحرا میں لے جا کر گھسیٹے، مارتے اور شہید کر دیتے۔ یہ علاقہ بہت بڑا ریگستانی دشت ہے اس جگہ چار بڑے بڑے کنویں بھی موجود تھے۔ دشمن طالبان کو شہید کرتا اور ان میں ڈالتا جاتا یہاں تک کہ دو دو سو طالبان کو ایک ہی قبر میں دفن کر دیا گیا۔ جو طالبان شبرغان میں جنگ کے دوران میں شہید ہوئے ان کی لاشوں کو بھی اس صحرا میں لا کر پھینک دیا گیا اور جو طالبان مزار شریف میں شہید ہوئے یا جیلوں میں شہید کیے گئے ان سب کی لاشوں کو بھی صحراؤں میں پھینک دیا گیا۔

المختصر یہ کہ شمال کی ہر گلی، ہر گاؤں اور ہر پہاڑ طالبان کے خون سے سرخ ہو گیا اور دشمن نے اتنا قتل عام کیا کہ وہ یہ سمجھنے لگے کہ طالبان ختم ہو گئے ہیں اور تمام دنیا میں یہ تبصرے ہونے شروع ہو گئے کہ تحریک طالبان دم توڑ گئی ہے۔ احمد شاہ مسعود بھی خوش فہمی کا شکار ہو کر اپنی پوری قوت کے ساتھ کابل پر قبضے کا خواب آنکھوں میں سجائے بگرام پر حملہ آور ہوا لیکن وہ ہزار کوششوں کے باوجود اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ امیر المومنین قندھار سے خود بگرام پہنچے اور طالبان کی رہنمائی کرنے لگے۔ (بقیہ صفحہ ۵۲ پر)

05 جون: صوبہ سرپل.........ضلع سید آباد.........ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ.........افغان نیشنل آرمی کے اہلکاروں کا ٹینک تباہ.........10 فوجی ہلاک

ملا اختر محمد عثمانی شہیدؒ

ملا عبدالحکیم زاہد

ولادت:

شہید مولوی اختر محمد عثمانی (رحمہ اللہ) ۱۹۶۵ء کو افغانستان کے صوبہ ہلمند میں واقع جوشالی میں مولوی نور محمد کے ہاں پیدا ہوئے۔ مولوی نور محمد علاقے کی مشہور شخصیت اور محترم عالم دین تھے۔

ابتدائی تعلیم:

شہید مولوی عثمانی نے ابتدائی تعلیم اپنے والد کے پاس اور گاؤں کے مدرسے میں حاصل کی۔ بعد ازاں بیشتر پڑھائی کی خواہش دل میں لیے سنگین علاقے کے مشہور و معروف مرکزی مدرسے کا رخ کیا۔ اسی دوران افغانستان پر روسی افواج نے چڑھائی کر دی اور نوجوان اختر محمد دیگر افغانوں کی طرح جنگ میں مصروف ہو گئے۔ دریں اثنا انہوں نے مدرسے کی باگ دوڑ بھی سنبھال لی اور کئی سالوں تک خدمت دین میں مصروف رہے۔

اعلیٰ دینی تعلیم:

افغانستان سے روسی فوجوں کے نکلنے کے بعد مزید آپ دینی تعلیم کے لیے پاکستان تشریف لے گئے جہاں انہوں نے صوبہ سرحد کے چند بڑے اور مشہور مدرسوں میں تعلیم حاصل کی۔ اسی طرح شہید موصوف نے سال ۱۴۱۵ ہجری کو مشہور مدرسہ حقانیہ سے دورہ کبیر حدیث مکمل کر کے فراغت حاصل کی۔

اسلامی تحریک طالبان میں شمولیت:

آپ ایک ایسے وقت میں تعلیم مکمل کر کے فارغ ہوئے کہ جب قندھار میں پھیلی افراتفری کو مٹانے کے لیے اسلامی تحریک طالبان کا قیام ہو چکا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب تحریک طالبان اپنے ابتدائی دنوں میں ویش اور سپین بولدک جیسے سرحدی علاقوں پر قبضہ کر چکی تھی۔ ملا عثمانی نے اپنے دینی فریضے کا پاس رکھتے ہوئے، اس نوآموز اسلامی تحریک جسے لوگ طالبان کے نام سے جانتے تھے، کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا۔ اور ان کا یہ ساتھ شہادت کے حصول تک قائم رہا۔

ملا عثمانی کا تحریک طالبان میں عسکری اور انتظامی کردار:

آپؒ عالی قدر امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے نہایت قریبی ساتھی تھے اور امارت اسلامیہ کے حکومتی کاموں میں انہوں نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ دوران حکومت اور اس کے بعد امریکیوں کے خلاف جہاد میں شہید عثمانی کا کردار نمایاں رہا اور ان کی خدمات نا قابل فراموش ہیں۔ ان کا پہلا سرکاری عہدہ قندھار شہر کے نائب چیف پولیس کی حیثیت سے تھا جس کے فوراً بعد ان کو اس اہم شہر کا چیف پولیس مقرر کر دیا گیا۔

بعد میں وہ قندھار میں مجاہدین کی فوج کے سپہ سالار بنے اور چار سال یعنی امریکی جارحیت تک اس ذمہ داری پر رہے۔ اس تمام جدوجہد کے دوران میں آپ کا کردار بہت نمایاں رہا۔ جب طالبان فوج برہان الدین ربانی کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے کابل پر چڑھائی کر رہی تھی تو شہید عثمانی پہلی صف یعنی چہار آسیاب کی فرنٹ لائن میں موجود تھے۔ اسی طرح جب ہرات سے اسماعیل خان نے ہلمند پر حملہ کیا تو آپ نے قندھار سے نکل کر اپنے سیکڑوں دوستوں کے ساتھ مل کر ایک دفاعی صف تشکیل دے کر ان کی پیش قدمی کو روکا۔ اسی طرح اسماعیل خان کی شکست کے لیے جس قافلے نے قندھار سے ہرات کا رخ کیا اس میں بھی آپ شریک تھے۔ ملک کے شمالی محاذ پر بھی ان کا کردار نمایاں رہا۔ کئی مہینوں تک انہوں نے صوبہ بلخ کے انتظامی امور کی نگرانی کی، اور پھر درہ صوف اور سنگ چارک کے محاذوں پر بھی انہوں نے دشمن قوتوں سے نبرد آزمائی کی۔ مزار میں جب ایرانی سفارتکاروں کا قتل ہوا تو ایرانی حکومت نے افغانستان کی سرحد پر ''ذوالفقار'' نامی ایک جنگی مشق کا آغاز کیا۔ اس وقت ملکی سالمیت کے دفاع اور اسلامی امارت کی حرمت کا پاس رکھنے کے لیے، آپ کئی سو مجاہدین کی رہنمائی کرتے ہوئے ایران کی سرحد پر پہنچ گئے۔ اس پورے مشن کی کمان آپ ہی کے ہاتھ میں تھی۔

افغانستان پر امریکی جارحیت سے دو سال قبل، امیر المومنین کی طرف سے بھیجے گئے ایک وفد کی سرپرستی میں آپ شمالی افغانستان کے دورے پر گئے۔ اس ایک ماہ کے دورے میں آپ نے تمام شمالی صوبوں کا دورہ کیا مختلف قبائلی اور دیگر شخصیات سے ملاقاتیں کیں اور اس طرح انہوں نے عوام میں دینی اور فکری شعور کو بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کے ایک ساتھی جو اس سفر میں ان کے ہمراہ تھے کا کہنا ہے کہ آپ نے شمال کے سارے علاقوں کا گاؤں کی سطح تک دورہ کیا اور وہاں جا کر اسلامی امارت کے منشور اور اہداف ومقاصد پر عمدہ طریقے سے روشنی ڈالی۔ اسی طرح انہوں نے دھیان کے ساتھ لوگوں کی شکایات اور خواہشات کو سنا اور ان کی مشکلات کا جائزہ لیا۔

امریکی جارحیت کے خلاف آپ کا عسکری کردار:

امریکی جارحیت کے بعد آپ نے اپنی ذمہ داریاں متانت اور صداقت کے ساتھ نبھائیں۔ امریکی حملے کے بعد موصوف کا کام مجاہدین کو دوبارہ یکجا اور متحد کرنا تھا۔ اس راستے میں انہیں بے شمار مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن وہ ہمت نہ ہارے اور اپنے مشن کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرتے رہے۔ امریکیوں کے خلاف جہاد کو از سر نو منظّم کرنے کے لیے امیر المومنین کے حکم پر جس مجلس شوریٰ کو تشکیل دیا گیا اس میں آپ بھی شامل تھے اور عین وقت

06 جون: قندھار ایئر پورٹ............فدائی مجاہد کا فدائی حملہ............22 صلیبی فوجی، 18 سیکورٹی اہل کار اور نیٹو سپلائی کا نوائے کے 35 ڈرائیور ہلاک

میں ملا اختر عثمانی شہید صوبہ ہلمند میں مجاہدین کے بالعموم کاموں کے نگراں بھی تھے۔ وہ اس دوران اپنی ذمہ داریوں کونہایت خلوص اور محنت کے ساتھ انجام دیتے رہے۔

آپ کی علمی اور جہادی شخصیت:

آپ کو اللہ تعالیٰ نے نیک سیرت سے نوازا تھا۔ ان میں بہت خوبیاں تھی اور ان کا اخلاق نہایت اعلیٰ تھا۔ آپ شکل وصورت میں درمیانہ قد اور معتدل جسامت کے مالک تھے۔ ان کا تعلّق ایک علمی اور دینی خاندان سے تھا، اسی بنا پر دیانت داری اور تقوی ان کی ذات کا حصّہ تھی۔ ان کا دینی تعلیم سے اتنا لگاؤ تھا کہ جب وہ قندھار میں سپہ سالار کی حیثیت سے کئی ذمہ داریاں نبھا رہے تھے تو اس وقت بھی وہ شہر کی جامع مسجد میں کتابیں پڑھتے اور طلبا کے دروس میں شرکت کرتے تھے۔ آپ کے چھوٹے بھائی جنہوں نے مختلف ادوار میں ان کا ساتھ دیا کہتے ہیں کہ موصوف نہ صرف ذاتی بلکہ حکومتی معاملات میں بھی نہایت احتیاط سے کام لیتے تھے اور کبھی تقویٰ کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہیں دیتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ موصوف شہید نے کبھی ضرورت سے زیادہ خرچ نہیں کیا۔

اسی طرح ان کے بھائی کا کہنا ہے کہ آپ نے اپنی حیات میں کبھی اچھی گاڑی، کھانے پینے یا عیش وعشرت کی طلب نہیں کی اور دیگر لوگوں سے بھی ان کی یہی خواہش تھی کہ وہ اس طرح کے کاموں سے پرہیز کریں۔ آپ سخت عزائم اور بصیرت کے مالک تھے۔ وہ ہمیشہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ پر توکل کیا کرتے تھے۔ جب امریکی بمباری کے نتیجے میں اسلامی امارت کی حکومت گری اور طالبان کو کوئی بھی پناہ نہیں دے رہا تھا تو اس وقت حالات بہت دشوار تھے۔ آپ اس دوران مجاہدین کی تنظیم نو میں مصروف تھے۔ امریکیوں نے ایک سابق کمانڈر عبدالواحد باغران کے ہاتھوں ان کو پیغام بھجوایا کہ آپ اسلحہ رکھ کر ہمارے ساتھ مل جائیں اور آرام کی زندگی گزاریں ورنہ آپ کو سخت انجام سے نمٹنا پڑے گا۔ اس کے جواب میں امریکیوں کو آپ کی طرف سے ایمان سے لبریز جواب ملا، شہید نے انہیں پیغام بھیجا کہ ''جہاد میرا ایمانی اور دینی فریضہ ہے۔ اب جب حالات سخت ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں اپنے ایمان سے پھر جاؤں۔ تم لوگ جو کرنا چاہتے ہو کرلو اور مجھے میرے اللہ کے حوالے چھوڑ دو''۔

آپ کے نزدیکی ساتھیوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے مجاہدین کی فتح ونصرت کے لیے بہت سی صعوبتیں جھیلیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جہاد کو مضبوط کرنے کے سلسلے میں انھیں مختلف جگہوں کا سفر کرنا پڑتا جس دوران انہیں طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا لیکن وہ نہایت اخلاص اور اطمینان سے وہ سب سہہ لیتے اور ہمت نہیں ہارتے تھے۔

آپ امارت اسلامی کے مالی معاملات کے سربراہ بھی رہے جہاں انہوں نے نہایت خلوص اور امانت داری کے ساتھ اپنے فرائض نبھائے۔ آپ نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ جو کوئی بھی ان سے ملتا ان کو یوں لگتا جیسے وہ آپ کو کافی عرصے سے جانتا اور پہچانتا ہوں۔ وہ جب بھی کسی سے ملتے خواہ ان کے استاد، شاگرد یا دوست ہوتے سب ہی سے خندہ پیشانی سے ملتے اور حسن اخلاق کا مظاہرہ کرتے تھے۔ ان کی ایک اور نمایاں خوبی فراخ دلی تھی۔ وہ سب کے ساتھ اعتماد کی فضا میں کام کرتے اور بے جا شک وتردید سے گریز کرتے تھے۔

اور بالآخر شہادت:

ملا صاحب امریکی فورسز کے آپریشن کے نتیجے میں شہید ہوئے۔ اس وقت وہ طالبان قیادت کی طرف سے ہلمند صوبے میں تشکیل نو کے سربراہ مقرر تھے اور اس راہ میں بہت ساری مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے اپنی ان تھک محنت اور ایمان راسخ سے ملا صاحب نے ہلمند کو مجاہدین کا نیا گڑھ بنا دیا۔ اسی طرح جنگی معاملات کے ساتھ ساتھ ملا صاحب دیگر امور میں بھی اپنا بھرپور کردار نبھاتے رہے۔

ملا صاحب کے بانفوذ شخصیت ہونے کا اعتراف سبھی کرتے ہیں۔ ان کی سیاسی اور جہادی حکمت عملی کا اسلامی جہاد میں بہت بڑا کردار رہا۔ بالآخر اپنے اللہ کے راستے پر چلتے ہوئے انہوں نے ذوالقعدہ ۱۴۲۷ھ کی ۲۸ ویں تاریخ بمطابق اٹھارہ دسمبر ۲۰۰۶ء کو ہلمند کے برامچہ علاقے میں امریکی ڈرون طیارے سے فائر کیے گئے ایک راکٹ حملے میں شہادت پائی۔ انہیں دیگر کئی گم نام شہدا کے ساتھ ایک علاقائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ ملا صاحب کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ شہید کو غریق رحمت کرے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چل کر اللہ کے دین اور اس کی مخلوق کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: طالبان کی آزمائش در آزمائش

طالبان نے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر دشمن کا مقابلہ کیا اور دشمن اپنے زخم چاٹتے چاٹتے گھر لوٹ گیا۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے کہ طالبان کمزور ہیں ایران نے گڑبڑ کی کوشش کی مگر اللہ تعالیٰ نے ایرانیوں کے دلوں میں طالبان کا ایسا رعب ڈالا کہ ان کو آگے بڑھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ دشمن اپنی مجالس میں تبصرے کرتے ہی رہ گئے کہ طالبان آج گئے کل گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دشمن کے ارادوں کے برعکس طالبان کے ہر محاذ کا دفاع بچے کھچے طالبان سے کروایا اور طالبان نے حالات پر کنٹرول حاصل کرلیا۔

(جاری ہے)

(ماخوذ از لشکر دجال کی راہ میں رکاوٹ)

☆☆☆☆☆

06 جون: صوبہ غزنی............قرہ باغ............امریکی فوجیوں کی گشتی پارٹی پر مجاہدین کا حملہ............12 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی

میں اللہ کے تمام دشمنوں سے اعلان برأت کرتا ہوں

شیخ فہد بن محمد القصع شہید رحمہ اللہ کا وصیّت نامہ

جزیرۃ العرب میں تنظیم القاعدہ کے مسئول جو حال ہی میں ڈرون حملے میں شہید ہوئے۔

الحمدللہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وآلہ وصحبہ وحزبہ وجندہ۔ امابعد:

تمام تعریفیں صرف اللہ کے لیے ہیں۔ درود وسلام ہو اس ہستی پر جس کے بعد کوئی نبی نہیں، ان کی آل پر، ان کے ساتھیوں پر، ان کے گروہ پر اور ان کے لشکر پر۔

امابعد:

میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کمزور بندہ، فہد بن محمد القصع العولقی ''ابومحمد'' ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا نہ کوئی مثل ہے، نہ کوئی مشابہ، نہ اس جیسی اور کوئی چیز ہے اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔ وہ مخلوق کو پیدا کرنے والا ہے، بادشاہوں کا بادشاہ ہے، تمام معاملات کو چلانے والا ہے اور وہ بہترین ناموں اور اعلیٰ صفات کا حامل ہے۔ تمام خودمختاری اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی مخلوق میں سے منتخب کردہ اس کے برگزیدہ اور خلیل ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پیغام پہنچا دیا، امانت کو ادا کر دیا اور امت کو نصیحت کرنے کا حق ادا کر دیا۔ جو کوئی چیز بھی بھلائی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف ہماری راہنمائی کر دی، اور جو کوئی چیز بھی برائی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے خبردار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری اور امت کی طرف سے ایسی بہترین جزائے خیر عطا کرے کہ اس جیسی کوئی جزا کسی نبی کو اپنی امت سے نہ ملی ہو۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے پروردگار کا درود اور سلام ہو۔

میں اللہ سے دعا گو ہوں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے راضی ہو جائے، جو سب کے سب مہاجر وانصار پاکیزہ اور متقی تھے، جنہوں نے اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے دین کے لیے اپنی جانوں، مالوں اور اولاد کو قربان کر دیا۔ جو کوئی ان (صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے محبت کرے گا اور ان سے وفا کرے گا تو یقیناً اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی۔ لیکن جس کسی نے ان سے نفرت کی اور ان سے دشمنی مول لی یا ان میں سے کسی ایک سے بھی بغض رکھا تو اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور وہ تباہ وبرباد ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے راضی ہو گیا۔

اے اللہ! ان صحابہ رضی اللہ عنھم کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے پر جزائے خیر عطا فرما۔ ان صحابہ میں بہترین ابوبکر صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ اور عشرہ مبشرہ، مہاجرین، پہلی اور دوسری بیعت عقبہ میں شریک ہونے والے، اہل بدر، اہل احد، اور بیعت رضوان میں شریک ہونے والے اور مہاجر وانصار مرد وعورتیں رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

میں تابعین کے لیے احسان کے ساتھ رحم کی دعا کرتا ہوں کہ اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے صبر کرنے، جہاد کرنے، فتوحات کرنے، تبلیغ علم کرنے اور دعوت الی اللہ (کی ذمہ داری) کو اٹھانے پر اجر عظیم سے نوازے اور ان سب پر رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو اجر عظیم عطا کرے جس نے علم، جہاد، دعوت، نصیحت اور اسلام اور مسلمانوں کی مدد کے ذریعے سے اس دین کے غم وفکر کو اٹھایا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے شیوخ، علما، امرا، قائدین اور داعیان کو جزائے خیر عطا فرمائے، جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس اجنبی دور میں، جس میں جھوٹے اور دھوکے باز اَن گنت ہیں، جب کہ اخلاص کے ساتھ کام کرنے والے بہت کم ہیں، اس راستے کی طرف ہدایت دی، جو کہ جہاد اور شان وشوکت کا راستہ ہے، جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ (رضوان اللہ اجمعین) کا راستہ ہے۔

مجاہد عالم شیخ عبداللہ عزام، اس دور کے مجدد شیخ اسامہ بن لادنؒ، امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد، ڈاکٹر ایمن الظواہری، خطاب شیشانیؒ، شامل بسایوفؒ، ابوعمر السیفؒ، ابو الولید غامدیؒ، ابومصعب زرقاویؒ، ابوعمر بغدادیؒ، ابوحمزہ المہاجرؒ، شیخ انور شعبانؒ، شیخ ابو حفص مصریؒ اور جہاد کے دیگر شیوخ اور محاذوں کے امرا کو جزائے خیر عطا فرمائے، جو مسلمانوں کی سرزمینوں اور عزت وآبرو کا دفاع کر رہے ہیں۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اس صدی کے مخلص برگزیدہ اور صف اوّل میں کھڑے ہونے والے ہیں۔ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ مجھے ان سے بہت شدید والہانہ محبت ہے۔ ان میں سے جو شہید ہو گئے ہیں یا وفات پا گئے ہیں، اللہ ان کو قبول کرے اور ان پر رحم فرمائے، اور ان میں سے جو حیات ہیں اللہ ان کی حفاظت کرے اور ان کو دین حق پر اور اس راستے پر موت کے آنے تک ثابت قدم رکھے۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں انبیا، صدیقین، صالحین اور شہدا کے ساتھ جنت الفردوس میں اکٹھا کرے۔ اللہ ان کو ہماری،

06 جون: صوبہ غزنی..........قرہ باغ..........مجاہدین نے راکٹ لانچر کا نشانہ بنا کر ایک امریکی ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا..........5 امریکی

اسلام کی اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

میں ان کے تمام دشمنوں سے اللہ کے لیے اعلان برأت کرتا ہوں۔ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ اسلامی ممالک کے تمام صدور، بادشاہ، شہزادے اور حکمران دین اسلام سے مرتد کافر ہیں کیونکہ انہوں نے عبادت میں اللہ وحدہ لاشریک کے ساتھ اوروں کو شریک ٹھہرایا، کفار اور منافقین کو اپنا دوست بنایا، مخلص اہل ایمان سے دشمنیاں مول لیں، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے غداری کی، اپنی ذمہ داریوں اور اپنی عوام کے ساتھ خیانت کی، مسلمانوں کی عزت وآبرو کو پامال کیا، ان کے اموال اور جائیداد کو ہڑپ کیا، زمین پر فساد پھیلایا، غاصب و جارح کفار کے لیے زمین کو کشادہ کیا جب کہ جیلوں کو نیکوکاروں اور مجاہدین سے بھر دیا، اللہ عزوجل سے حکومت واقتدار میں جھگڑا کیا۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور ان سے، ان کے علما سے، ان کے ایجنٹوں سے اور ان کے سپاہیوں سے برأت کرتا ہوں۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان کو بدترین طریقے سے قتل کرے، ان کو بدترین قسم کی شکست سے دوچار کرے اور مسلمانوں کو ان کے شر اور فساد سے نجات دے۔

میں اپنی اس آخری وصیّت میں اپنے والدین......اللہ ان پر رحم کرے اور ان کو اسی طرح بخش دے، جس طرح انہوں نے مجھے پال پوس کر بڑا کیا...... سے کہوں گا کہ وہ مجھے معاف کردیں کہ میں مصروفیات کی وجہ سے ان کے ساتھ زیادہ وقت نہیں گزار سکا، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں آپ کی دنیا وآخرت میں کامیابی کے لیے دعا کرتا ہوں اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے قیامت والے دن آپ کی سفارش کرنے کی توفیق دے۔ میں سب سے معافی چاہتا ہوں، اپنے بہن بھائیوں سے، اپنے والدین سے، اپنے رشتہ داروں سے، اپنے قبیلے والوں سے، اپنے ہمسایوں سے اور تمام مسلمانوں سے، اور میں اللہ سے سب کے لیے ہدایت اور کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔ میں بھی ان تمام لوگوں کو معاف کرتا ہوں جنہوں نے مجھے اپنے الفاظ، افعال اور ایذا رسانی سے ضرر پہنچایا، جو کہ اہل جنت ہیں۔ میں اپنے تمام محبوب قرابت داروں کو دعوت دوں گا کہ......مجاہدین کے اس کاررواں میں شمولیت اختیار کریں اور ان کے لیے فتح، قوت اور خیر کی دعائیں کریں، اور ان کی جہاد میں مدد ونصرت کریں، اور نظامِ حق کے نفاذ میں اپنا بھی کردار ادا کریں، ایک ایسی اسلامی مملکت کے قیام کے لیے جس کے ستون اللہ کی کتاب (قرآن) اور سنتِ نبوی ہوں اور جس کا طریقۂ کار معزز صحابہ اکرام رضوان اللہ اجمعین کا طریقہ ہو...... تاکہ آپ اپنی دنیا وآخرت میں کامیاب ہوسکیں۔ یہ کام آپ پر ایک فریضہ ہے۔ مجاہدین کی توہین، ان کو ایذا رسانی اور تکلیف پہنچانے اور ان کے بارے میں شکوک وشبہات پھیلانے سے یا مجاہدین کے خلاف ظالموں کا ساتھ دینے سے بچیئے، خبردار رہیں اور اللہ سے ڈریں کیونکہ اللہ کی قسم! ایسا کرنے میں دنیا وآخرت کا خسارہ ہے۔

جہاں تک میری ملکیت میں موجود چیزیں ہیں تو وہ یہ ہیں:

۱۔ ایک چھوٹی روسی ساختہ کلاشن کوف، اس کے ساتھ ایک بستہ جس میں پانچ میگزین ہیں اور ان میں گولیاں بھی موجود ہیں۔ اگر میں شہید ہوجاؤں یا انتقال کرجاؤں تو یہ مجاہدین کو صدقہ کردیا جائے اور انہیں ان شیوخ میں سے کسی ایک کے حوالے کردیا جائے: ابوبصیر یا ابوسفیان یا ابوہریرہ یا غریب تعزی۔

۲۔ ایک جرمن کلاشنکوف اور اس کے ساتھ ایک بستہ جس میں آٹھ یا سات گولیوں کے میگزین موجود ہیں۔ ان کو بھی مجاہدین کے حوالے کردیا جائے اور ان کے ذریعے سے مجھ پر موجود تنظیم کے دولاکھ یمنی ریال کا قرض اتارا جائے۔ (قرض اتارے جانے کے بعد) جو کچھ زیادہ ہو وہ بھی مجاہدین کو دے دیا جائے۔

۳۔ گھریلو اشیا کو بھی مجاہدین کے استعمال میں دے دیا جائے۔ جہاں تک باقی دیگر چیزوں کی بات ہے تو وہ سب تنظیم کی ملکیت ہیں اور وہ میری نہیں ہیں، جیسے گولیاں، برسٹ، ہتھیار اور پستولیں۔

باقی پیسے کام کے لیے ہیں اور ہر رقم کے ساتھ ایک کاغذ بھی موجود ہے جس پر اس کی وضاحت کے بارے میں لکھا ہوا ہے۔

میں تنظیم کے امرا سے ہر چیز کی معافی طلب کروں گا کہ جو میں نے تنظیم کے پیسوں سے کھایا، پیا، پہنا یا رہنے کے لیے استعمال کیا یا تنظیم کے پیسے کو اپنے اجتہاد سے استعمال کیا۔ میں امید رکھتا ہو کہ مجھے معاف اور درگزر کردیا جائے۔ اللہ جانتا ہے کہ میں نے مجاہدین کے اموال کے استعمال میں کافی احتیاط برتی اور حتی الامکان مکمل حساب و کتاب رکھا۔ میں نے ان میں سے کبھی اپنی ذات کے لیے کچھ نہیں لیا اور جو کچھ میں نے لیا تھا، اسے میں واپس لوٹا چکا ہوں۔

میں تمام مجاہدین سے التجا کروں گا کہ مجھ سے اگر ان کے حق میں کوئی غلطی سرزد ہوئی ہو تو وہ مجھے معاف کردیں، خصوصاً وہ مجاہدین جو میرے قریب رہتے ہیں۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اسلامی امارت قائم کردے، مجاہدین کی مدد فرمائے اور کفار کو مغلوب کردے۔ اے اللہ! میں نے پہلے اور بعد میں اور چھپے اور کھلے طور پر جو گناہ کیے، مجھ سے جو خطا ہوئی اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، سب معاف فرمادے۔ تو ہی پہلے ہے اور تو ہی بعد میں بھی، تیرے سوا کوئی معبُود برحق نہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین وصلی اللّٰہ علیہ وسلم و بارک علی نبینا محمدٍ وآلہ وصحبہ و اتباعہ

آپ کا بھائی اور بیٹا ابومحمد فہد بن محمد القصع العولقی

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ، بروز جمعرات

بمطابق ۱۹ اپریل ۲۰۱۲

☆☆☆☆☆

07 جون: صوبہ قندوز......ضلع خان آباد......پولیس وین پر مجاہدین کے نصب کردہ بارودی سرنگ کا دھماکہ......وین تباہ......7 پولیس اہل کار ہلاک......متعدد زخمی

افسانہ

سفر منزل کیسے بنتا ہے

محمد عثمان نذیر

وہ تصویری نمائش میں گھوم رہا تھا اچانک ایک تصویر کے سامنے پہنچ کر اس کے قدم رک گئے وہ تصویر کو دیکھتے ہی ساکت ہو گیا ایسا لگتا تھا تصویر نے نہ صرف اس کے قدم جکڑ لیے ہیں بلکہ اس کی سوچ پر بھی تسلط جما لیا ہے۔ وہ تصویر کے سامنے ایک بت کی مانند کھڑا رہ گیا۔

اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا وہ سوچوں میں گم تھا۔ اس کی شیلف میں رکھے ہوئے انعامات اس کی نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت تھے۔ یونی ورسٹی سے فراغت کے بعد وہ الجھن کا شکار تھا اس کے ساتھی اسے مکمل انسان سمجھتے تھے اور زندگی کے ہر معاملے میں اس کی کاپی کرنے کی کوشش کرتے تھے مگر وہ خود میں کسی چیز کی کمی محسوس کرتا تھا جیسے اس کے اندر کچھ خلا ہو جسے باوجود کوشش کے وہ پر نہیں کر پا رہا تھا۔

یونی ورسٹی سے فراغت کے بعد کافی عرصہ تک وہ اپنے مستقبل کے حوالے سے کسی فیصلہ تک نہیں پہنچ سکا تھا۔ پھر ایک دن وہ اپنے محسن اور ڈیپارٹمنٹ کے استاد ڈاکٹر فاروق کے پاس پہنچ گیا۔ وہ یونی ورسٹی دور میں بھی ہمیشہ ایسا ہی کرتا تھا۔ جب بھی کسی الجھن کا شکار ہوتا تو خاموشی سے ان کے سامنے جا کر بیٹھ جاتا۔ فزکس ڈیپارٹمنٹ میں مکینکس جیسا مشکل ترین مضمون پڑھانے کے ساتھ ساتھ پتا نہیں کس طرح وہ انسانی مکینکس بھی بہت اچھی طرح سمجھتے تھے۔ وہ صرف چند باتوں کے بعد اس کی الجھن جان جاتے اور بہت پیار سے اسے سمجھاتے۔ انہوں نے کبھی اس کی الجھن براہ راست نہیں پوچھی تھی، پتا نہیں کیسے انہیں اندازہ ہو جاتا تھا۔ ان سے ملنے کے بعد جیسے اس کی کیفیت یک سر تبدیل ہو جاتی تھی۔

اس دن بھی وہ ان کے کمرے میں پہنچا تو وہ کمرے میں ہی موجود تھے۔

السلام علیکم سر، اس نے آہستہ سے کہا۔

وعلیکم السلام، بہت دنوں بعد نظر آئے ہو۔ ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

جی سر، مصروفیت بھی نہیں تھی اور وقت بھی نہیں نکال سکا۔ اس نے الجھے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

ہوں...... انہوں نے اسے بغور دیکھنا شروع کر دیا۔ پھر کچھ دیر بعد کال بیل کے ذریعے چپڑاسی کو بلوایا اور چائے لانے کے لیے کہا۔

مصروفیت بھی نہیں تھی اور وقت بھی نہیں نکال سکا۔ انہوں نے اسی کے الفاظ دہرائے۔

انہوں نے کچھ دیر اس کی حالت کا جائزہ لیا پھر اس سے مخاطب ہوئے، یہ تو محبت کا سفر ہے اور ابھی تو آغاز ہے۔ جب سفر شروع کر دیا تو پھر اس نے بھی تو دیکھنا ہے نا کہ عہد کا پاس کتنا ہے۔ راستہ چن لینے کی توفیق دی تو چل پڑے۔ اب اس نے چوراہے پر لا کر کھڑا کر دیا تا کہ دیکھے کہ ارادے کی مضبوطی کا عالم کیا ہے۔ اس چوراہے کا ہر راستہ اسی منزل کی جانب جاتا ہے جس کے لیے قدم اٹھایا ہے۔ پھر اب یہ کیوں سوچنا کہ منزل کہاں سے پاس پڑے گی کہاں سے دور۔

سر، بہت کانٹے ہے اس راستے پر ساتھ چلنے کے دعوے دار عہد تو نہیں نبھا سکے بلکہ راستے کو مزید دشوار بنانے میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اس نے آہستگی سے کہا۔

اس راستے پر ملنے والوں کو ہم سفر بنا لو پھر یہ پریشانی نہیں ہو گی۔ انہوں نے بہت شفقت سے جواب دیا۔

مگر سر جن لوگوں سے امید نہیں تھی کانٹے انہوں نے ہی بوئے ہیں۔ اس نے پھر کہا۔

تو یہ راستہ پہلے کب آسان تھا۔ یہ کہو کہ انہوں نے کانٹوں میں اضافہ کر دیا۔ کانٹوں میں الجھے دامن کو چھڑانے میں وقت ضائع کرنے کے بجائے دامن کانٹوں کے حوالے کرو اور منزل کی جانب بڑھ جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا۔

سر جب ہر راستہ ایک ہی منزل کی جانب جاتا ہے تو پھر چوراہا کیوں آتا ہے؟ اس نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

جس سفر پر نکلے ہو یہ ''ہوش'' والوں کا سفر نہیں ہے یہ ان لوگوں کا راستہ ہے جنہیں دنیا پاگل اور جنونی کہتی ہے۔ مگر ایک بات یاد رکھنا کہ تبدیلی لانے کے لیے بامعنی جنون ضروری ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔

وہ خاموش ہو گیا اور اسی دوران چائے آ گئی۔ وہ خاموشی سے چائے پینے لگا جب کہ ڈاکٹر فاروق اس کا جائزہ لیتے رہے۔

محبت کو جنون تو بننے دو اس راستے کی تکلیفوں سے لطف حاصل کرو۔ جب یہ کیفیت آ گئی تو منزل کا احساس ہی نہیں رہے گا اور سفر ہی منزل بن جائے گا۔

سر سفر منزل کیسے بنتا ہے؟ اس نے ایک دم ان سے پوچھا۔

جب شوق سفر شوق منزل پر غالب آ جائے۔ انہوں نے جواب دیا اور پھر اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہنے لگے...... سفر کے دوران آبلہ پا ہونے کی نمائش کرنا سفر کی توہین اور کم ظرفی کا ثبوت ہے۔ ایسے ناقدروں کو یہ سفر ہی دھتکار دیتا ہے۔ اس منزل کا شوق بھی عجیب جنون ہے جو قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتا ہے۔

سر سفر کی تکالیف سے لطف کیسے لیا جا سکتا ہے؟ اس نے پوچھا

یکسوئی سے۔ انہوں نے جواب دیا۔

یکسوئی کیسے حاصل ہو گی؟ اس نے پھر سوال کیا۔ لگتا تھا وہ اپنی الجھنیں ختم کرنے کے در پے ہے۔

یہ حاصل نہیں کی جاتی عطا ہوتی ہے یہ انہیں ملتی ہے جو اس کی نظر میں آ جاتے ہیں، جو نفس کے غلام نہیں رہتے، جو خواہشوں کو ضرورت کا نام دے کر ان کو پورا کرنے کی ہوس میں مبتلا نہیں

07 جون: صوبہ ہلمند ....ضلع سنگین...........امریکی فوج کے دو ٹینک بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ..........12 امریکی فوجی ہلاک

ہوتے، جو خود سپردگی کی کیفیت میں آجاتے ہیں وارفتگی کو خواہش بنا لیتے ہیں۔انہیں یکسوئی عطا ہو جاتی ہے پھر وہ ہوتے ہیں اور یہ سفر۔راستے کے کانٹے، رکاوٹیں، مشکلات ان کا کچھ نہیں بگاڑ پاتے۔ یہ سب انہیں لطف دے رہے ہوتے ہیں۔محبُوب کا قرب حاصل کرنے کے لیے یہ دیوانہ وار اس راستے پر چلے جاتے، چلے جاتے ہیں، چلے جاتے ہیں۔
پھر وہ کیفیت آتی ہے کہ جب انہیں سفر ہی منزل لگنے لگتا ہے۔محبُوب کے قرب کے حصول کے سفر میں ہی قربت کی چاشنی محسوس ہونے لگتی ہے۔محبُوب کی قربت کا تصور سفر میں ان کا ہم سفر بن جاتا ہے اور ان کے اندر تڑپ پیدا کر دیتا ہے۔یہ تڑپ ان کا کل اثاثہ ہوتی ہے۔
وہ سر فاروق کے ساتھ تصویری نمائش دیکھنے کے لیے آرٹس لابی کی جانب چل پڑا۔
وہ تصویر میں کھویا ہوا تھا۔تصویر میں جنگ کا ایک میدان دکھایا گیا تھا۔رات کی تاریکی ختم ہو رہی تھی اور پہاڑوں کے عقب سے روشنی کی پہلی کرن تاریکی کا سینہ چاک کر رہی تھی۔
سفید لباس میں ملبوس ایک گھڑ سوار کو درجنوں گھڑ سواروں نے گھیرا ہوا تھا۔اس گھڑ سوار کا لباس گرد اور خون سے اٹا ہوا تھا اور اس کے جسم پر جگہ جگہ زخم کے نشانات تھے جن سے خون رس رہا تھا، اس کے چہرے پر جلال اور آنکھوں میں گہری چمک تھی، اس کے ہاتھ میں ایک تلوار تھی جسے مصور نے ایسی شبیہہ دی تھی کہ وہ ایسے محسوس ہو رہی تھی جیسے سوار کے ہاتھ اسے بہت مہارت اور تیزی سے حرکت دے رہا ہو، اطراف میں لاشوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے جن میں سفید پوش سوار اور اسے گھیرنے والوں دونوں کے ساتھیوں کو دکھایا گیا تھا۔تاہم سفید پوش سوار کے کم ساتھیوں کی تعداد ظاہر کرتی تھی کہ جنگ کے آغاز میں ہی وہ کم تعداد میں تھے۔ جب کہ اس کو گھیرنے والے بڑی تعداد میں اور بڑے جنگی ساز وسامان کے ساتھ تھے۔گھیراؤ کرنے والے افراد میں سے چند عقب میں پہاڑوں کی جانب دیکھ رہے تھے اور روشنی کی کرن دیکھ کر ان کے چہروں پر خوف نظر آرہا تھا۔
تصویر میں تین مقامات پر ایک خاص قسم کی روشنی دکھائی گئی تھی۔ پہاڑوں کے عقب سے نمودار ہوتی کرن، وہی روشنی اس سوار کی آنکھوں میں تھی جب کہ اس سوار کا سینہ بھی اسی روشنی سے منور تھا۔سوار کے سر پر عمامہ بندھا ہوا تھا جس کے ایک سرے نے اس کے چہرے کو بھی لپیٹا ہوا تھا۔اس سوار کا گھوڑا بھی اس کا پورا ساتھ دے رہا تھا، گھوڑے کا سر ایسے بلند تھا جیسے وہ اپنے سوار کو اٹھائے رکھنے میں فخر محسوس کر رہا ہو، گھوڑے اور اس کے سوار کی حالت ایسی ہو رہی تھی جیسے وہ پوری رات لڑتے رہے ہوں۔
اس تصویر نے عمر کے پاؤں جکڑ لیے تھے۔ وہ ہلنے سے قاصر تھا۔اچانک اس کے عقب سے ایک آواز آئی۔اچھی تصویر ہے۔
''تصویر'' ہاں اچھی ہے۔اس نے کھوئے ہوئے انداز میں مخاطب کی جانب دیکھے بغیر کہا۔
تصویر زیادہ پسند آگئی ہے اس میں تو کوئی لیلیٰ بھی نہیں ہے۔عقب سے دوبارہ ذرا تیز آواز آئی تو وہ جیسے ہوش میں آگیا۔اس نے پلٹ کر دیکھا تو اس کا دوست شاداب کھڑا تھا۔

اس نے اس سے ہاتھ ملایا اور کہا کہ لیلیٰ کا تو پتہ نہیں مگر اس میں مجنوں کا جنون واضح ہے۔یہ کہتے ہی وہ پھر تصویر میں گم ہو گیا۔یار پسند آگئی ہے تو خرید لیتے ہیں اسے۔شاداب نے کہا اور پھر اگلے ہی لمحے تصویر پر نظر دوڑاتے ہوئے چونک کر کہا کہ اس میں تو مصور کا نام ہی نہیں ہے۔
عمر کو ایسا لگا جیسے شاداب نے گھڑ سوار کو خریدنے کی بات کی ہو۔اس نے تلخی سے جواب دیتے ہوئے کہا......انہیں تو وہ نہیں خرید سکے جنہیں اپنی کرنسی پر بڑا ناز تھا تو تم کیا خریدو گے۔ہاں البتہ یہ گھیراؤ کرنے والے بکاؤ ہیں۔ان کے مکروہ چہرے ہی ان کے باطن کا پتہ دے رہے ہیں۔انہیں ارزاں نرخوں میں خریدا جا سکتا ہے۔اس نے کہا پھر خاموش ہو گیا اور کچھ دیر بعد بولا جہاں تک مصور کے نام نہ لکھنے کا معاملہ ہے تو پیغام دینے والوں کو نام دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔
یار مجھ سے اتنی تلخی سے بات کیوں کر رہے ہو میں سائنس کا طالب علم ہوں اگر یہ تصویر مجھے سمجھ نہیں آرہی تو تم مجھے سمجھا دو تلخ کیوں ہو رہے ہو مجھ سے؟ شاداب نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔
عمر ٹھیک کہہ رہا ہے یہ تصویر بکاؤ نہیں ہے اگر تصویر بک گئی تو سمجھ لینا خریدنے والا پیغام کو نہیں پہنچ پایا۔ ڈاکٹر فاروق نے ان دونوں کی جانب آتے ہوئے کہا۔ وہ ان کے انتہائی قریب تھے اور دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سن لی تھی۔
سر مگر اس تصویر میں ایسی کیا بات ہے۔شاداب نے سلام کرنے کے بعد کہا۔
عشق وجنوں کی کیفیت کو پہنچنے والوں کے مناظر ہیں یہ۔طاقت کے نشے میں مبتلا شب خون مار کر سمجھ رہے تھے کہ فتح ان کا مقدر ہے مگر ان کا اندازہ غلط نکلا۔ڈاکٹر فاروق نے جواب دیا۔
مگر سر یہ سفید پوش گھڑ سوار تو شدید زخمی دکھایا گیا ہے اور اس کی کیفیت سے لگتا ہے کہ یہ کسی بھی وقت مارا جائے گا۔پھر کیا ہو گا؟ شاداب نہ الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔
پھر یہ اسے سمندر برد کر دیں گے۔عمر نے کھوئے ہوئے انداز میں کہا۔
اس کا مطلب پھر سب کچھ ختم ہو جائے گا۔شاداب نے کہا۔
شاداب کا سوال سن کر ڈاکٹر فاروق شاداب کو تصویر کے اور قریب لے آئے اور کہنے لگے یہ گھڑ سوار ایک فرد نہیں ایک سوچ ہے، عشاق کے قافلے کا فرد ہے، انہیں ختم کرنے کے لیے طاقت کے نشے میں چور دنیا کے ٹھیکیداروں نے شب خون مارا تھا۔مگر ان کے اندازے غلط نکلے۔اس سوار کی آنکھوں کی چمک اور سینے کا نور اس کے عشق کی انتہا کو ظاہر کرتا ہے اور اس کی سوچ کا مظہر ہے۔ پہاڑوں کے عقب سے نمودار ہوتی نور کی کرن ظاہر کر رہی ہے کہ اس سفید پوش سوار کی سوچ کی سحر ہو چکی ہے اور جلد ہی دنیا کو اپنی روشنی سے منور کر دے گی۔اسی نور کے پھیلنے کا خوف اس سفید پوش کو گھیرنے والے ان افراد کے چہروں پر دیکھا جا سکتا ہے جو پہاڑوں کی جانب دیکھ رہے ہیں۔تاریکی مایوسی ہے جسے اس نوجوان کی سوچ ختم کر رہی ہے اور اسی سے اس کے دشمن خوف زدہ ہیں۔
عمر کو جیسے ہوش آگیا۔اس نے اچانک پلٹ کر ڈاکٹر فاروق کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

08 جون: صوبہ سرپل.........صدر مقام سرپل.........مجاہدین کا سینٹرل جیل پر حملہ.........170 مجاہدین کو رہا کروالیا گیا.........13 پولیس اور فوجی اہل کار ہلاک.........متعدد زخمی

سر میں سمجھ گیا کہ ’’سفر منزل کیسے بنتا ہے‘‘۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: سازشوں کے ناکام ہونے کا وقت

جان لو! دشمنو تم بھی......اور اہل اسلام تم بھی! کہ اب سازشوں کے خاک میں ملنے کا وقت ہے۔اب دشمنانِ اسلام کے منصوبوں کے تار تار ہونے کا دور ہے۔

منظر نامہ یہ ہے کہ پوری دنیا میں طرح طرح کی سازشیں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔کہیں عالمی طاغوت کی شکست کو چھپایا جا رہا ہے۔اور جہاں چھپانا ممکن نہیں (مثلاً پاکستان) وہاں فتح کا نعرہ لگاتی جعلی قیادت سامنے لائی جا رہی ہے۔وہ ’’جہادی‘‘ قیادت جس کے پیٹ میں آج (۲۰۱۲ء میں) درد اٹھا ہے ۲۰۰۵ء سے مسلسل ہونے والے ڈرون حملوں کا، ۲۰۰۱ء سے صلیبی اتحادی افواج کو متواتر جاری رسد کا، ۲۰۰۱ء سے لاپتہ کیے جانے والے مظلوموں کا......ان کی سرگرمیاں دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ دشمن نے اپنی سازشوں کے بل پر ماضی کی طرح پھر سے میدان مار لیا ہے۔ان کے ترپ کے پتے پھر سے حالات کا دھارا انہی کی مرضی کے مطابق موڑ لینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

ہر گز نہیں، کیونکہ یہ وقت ہے سازشوں کے خاک میں ملنے کا......منافقوں کے چہروں سے نقاب اترنے کا، اللہ کے دین اور اللہ والوں کی تذلیل پر راضی رہنے والوں کے ذلیل و رسوا ہونے کا۔چنانچہ مسلمانوں کو ہزیمت سے دوچار ان شکست خوردہ عناصر کی سازشوں کا ہرگز خوف نہیں کرنا چاہیے۔امریکہ افغانستان میں فتح کا منصوبہ لے کر آیا......لیکن شکست اس کے ماتھے پر لکھی جا چکی ہے۔اس کا منصوبہ ناکام ہوا۔خود قابضینِ پاکستان کو اگر دو سو سال بعد بھی طالبان کا پھر سے اپنی پوزیشن پر واپس آنے کا موہوم سا اندازہ بھی ہوتا تو کم از کم ملا ضعیف کے ساتھ وہ سلوک روا نہ رکھتے جس نے قبل از اسلام کے دورِ جہالت کی تاریخ کو بھی شرما دیا۔انہوں نے ایک مسلمان سفیر کے ساتھ یہودیوں نصرانیوں سے بدتر سلوک اسی لیے روا رکھا کہ ان کے خیال میں اب تو امریکہ بہادر خود بنفس نفیس میدان میں اتر گیا ہے، اب طالبان کا خیال کر کے امریکہ کو ناراض کیوں کریں کیونکہ آج کے بعد تو امریکہ کا ہی راج ہوگا افغانستان پر بھی اور نظامِ پاکستان تو ہے ہی اس کا پرانا وفادار غلام، لہٰذا انہوں نے کسی چیز کا خیال نہیں کیا۔لیکن بعد کے حالات نے پاکستانی منصوبہ سازوں کے چھکے چھڑا دیئے، ہاتھوں کے طوطے اڑا دیے، وہ ہکا بکا رہ گئے......اور امریکی وفاداری کا مکروہ نظارہ کرنے والے آسمان نے یہ بھی دیکھا کہ ان سب کے منصوبے، ان سب کے اندازے، ان سب کی تدبیریں، ان سب کی شاطرانہ چالیں و سازشیں ناکام و نامراد ٹھہریں۔طاغوتی قوتیں اپنا آپ اور اپنا باطل نظام بچانے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہی ہیں۔لیکن یاد رہے کہ یہ بھی ایک زمینی حقیقت ہے کہ چمگادڑوں کی شب بیداری و بھاگ دوڑ صبح کے طلوع ہونے کو نہیں روک سکتی۔

بقیہ: نیٹو سپلائی.....بحالی کے حتمی مراحل میں

’دفاع افواج پاکستان کونسل‘ کے ذمہ داران اب تک خوابوں کی دنیا سے باہر نہیں آ سکے......اسی لیے آئے روز یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ’’نیٹو سپلائی کسی صورت بحال نہیں ہونے دیں گے‘‘۔کوئی ان سادہ منش بزرگوں سے عرض کرے کہ حضور! ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ کوئی ’بوٹ والا‘ آپ کی خدمت میں دو زانو ہو کر بیٹھے اور پھر ادب و احترام کے تمام تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے کاغذ کا ایک ٹکڑا آپ کی جناب میں پیش کرے اور عرض کرے کہ حضرت! براہ کرم اس پر مہر تصدیق ثبت کر دیجیے......یہ نیٹو سپلائی کی بحالی کا حکم نامہ ہے......خدا لگتی کہیے کہ جب معاملات طے ہو جائیں گے تو ان بزرگانِ عالی وقار سے کوئی ایک لمحے کو بھی رائے طلب کرنا پسند کرے گا؟ اِن کے ذریعے جو کام نکالنا مقصود تھا وہ نکل چکا......اب ہزار مرتبہ اعلان ہوتے رہیں کہ ’’نیٹو رسد بحال نہیں ہونے دیں گے‘‘......جب رسد بحالی کا حتمی فیصلہ ہو جائے گا تو ردعمل میں محض چند جلسوں، جلوسوں، دھرنوں اور زیادہ سے زیادہ لانگ مارچ کے علاوہ اور کچھ ہوتا نظر نہیں آئے گا......کیونکہ گذشتہ دس سالوں سے یہ سپلائی جاری ہے اور اس کے خلاف ان حضرات کی طرف سے اگر کبھی کچھ ہوا تو یہی کچھ ہوا۔

ماہنامہ نوائے افغان جہاد کے توسط سے ان بزرگانِ دین کی خدمت میں پہلے بھی دست بدستہ گذارش کی گئی تھی اور اب بھی اُن سے یہی التجا ہے کہ خدارا! اپنا فرضِ منصبی پہچانیے......جمہوری اور پرامن طرز احتجاج تک محدود رہنا آپ کے شایانِ شان نہیں......آپ کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ باسعادت سے لے کر چودہ صدیوں پر محیط تاریخ میں اسلاف کا کردار واضح اور اظہر من الشمس ہے......طواغیتِ زمانہ کے سامنے خالی خولی نعرے لگانے اور امن پسندی کے کردار تک محدود رہنے کی مثال کہیں بھی دکھائی نہیں دیتی......آپ جن اسلاف اور اکابر سے نسبت کا دعویٰ کرتے ہیں اُن کی تاریخ میں قید خانوں سے جنازوں کے اٹھنے، بادشاہِ وقت کی ناراضی مول لے کر تپتی دھوپ میں حالتِ صوم میں دسیوں کوڑے کھانے، اندھے کنوؤں میں بے شمار ماہ و سال گزارنے، گوالیار کے قلعہ میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے، بالاکوٹ کے کہساروں پر گردنیں کٹوانے، دہلی کے بازاروں میں پھانسی کے پھندوں پر جھول جانے، کالے پانی اور مالٹا کے تعذیب خانوں میں ضعف اور پیرانہ سالی کے باوجود کئی کئی سال اسیری میں گزارنے اور اپنی جان اور کُل متاع‘ دین کی حفاظت کے لیے تج دینے کی عزیمت و استقامت کی مثالیں رقم ہیں......آپ اپنے کردار و عمل میں ان اسلاف کی مانند عزم و ہمت پیدا کیجیے......کفار کے لیے سامان رسد روکنے کی بابت سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی رہ نمائی کو موجود ہے......آج کی عافیت کو قربان کر کے آخرت کی گھبراہٹوں اور وحشتوں سے نجات مل جائے تو سودا ہرگز مہنگا نہیں......

☆☆☆☆☆

08 جون: صوبہ پکتیکا.........ضلع اومنہ.........مجاہدین کا افغان فوج کی چوکی پر مارٹر گولوں سے حملہ.........چوکی مکمل طور پر تباہ.........9 افغان فوجی اہلکار ہلاک.........متعدد زخمی

افسانہ

(قسط اول)

ہیں جنتیں منتظر تمہاری

بنتِ نذر محمد

''آج میں لازمی اس کو باتیں سناؤں گی، ویسے میرے ساتھ یہ عجیب قسم کی زیادتی ہوئی ہے کہ جن لوگوں سے مجھے نفرت ہے انہی کے ساتھ جوڑ دی گئی ہوں''۔ کالج جانے کی تیاری کرتے ہوئے میرا ذہن مسلسل چل رہا تھا۔ کالج میں جاتے ہی اسے کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر میرا منہ بن گیا۔

''اتنا برا منہ کیوں بنایا ہوا ہے، کیا امی سے ڈانٹ کھا کر آئی ہو؟'' ماہین نے میرا برا سا منہ بنا دیکھ کر کہا۔

''ماما سے ڈانٹ...؟ کاش ماما سے ڈانٹ کھا کر ہی آئی ہوتی۔'' میں نے مایوسی سے جواب دیا۔

''پھر کیا ہوا ہے......؟'' ماہین کو تجسس ہو رہا تھا۔ وہ حیران تھی کہ وہ علیزا جو کالج کی جان سمجھی جاتی تھی، انتہائی شوخ اور کھلنڈری سی لڑکی، آج کل بہت خاموش خاموش سی نظر آ رہی ہے اور اس وجہ سے ماہین کا متجسس ہونا فطری تھا۔

''یار تمہیں اتنا نہیں معلوم کہ میرے ساتھ والا رول نمبر کس لڑکی کا بنا ہے... ؟ ڈاکو (برقعہ پوش) لڑکی کا......تمہیں پتا تو ہے مجھے برقعہ سے کس قدر نفرت ہے اور اس کے پہننے والوں کی قربت سے بھی ابکائی آتی ہے اور اب وہی چیز میرے سر پر آ بیٹھی ہے۔'' میں نے انتہائی نفرت آمیز لہجے میں کہا۔

اور یہ حقیقت تھی کہ مجھے نہ صرف برقعہ پوشوں سے بلکہ ہر اس شخص سے نفرت تھی جو دین کا لبادہ اوڑھ کر شدت پسندی پھیلا رہے ہیں۔ ''عورتوں کے اوپر سو سو پابندیاں...... پردہ کرنا، میوزک نہ سننا، بازاروں میں نہ جانا، مغربی تعلیم حاصل نہ کرنے دینا، یہ سب شدت پسندی ہے۔ پردہ تو دل کا ہوتا ہے اور اگر برقعہ لینے کا اتنا ہی شوق ہے تو کالا ہی کیوں...؟ ڈاکو ضرور بننا ہے اور تعلیم حاصل کرنا تو فرض ہے''۔ یہ تمام باتیں میری گھٹی میں ڈالی گئی تھیں۔ میں نے شروع ہی سے آزاد ماحول میں آنکھ کھولی تھی جہاں ماما تو نمازوں کی پابند تھیں، لیکن پاپا کبھی کبھار جمعہ کی نماز پڑھنے چلے جایا کرتے تھے۔ میری تو اس سے بھی بری حالت تھی کہ مہینوں میں کبھی کوئی دعا مانگنی ہوتی تو نماز پڑھ لیتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہیں، ان شاء اللہ معاف فرما دیں گے، یہی سوچ میرے اطمینان کا باعث تھی۔

''اوئے... کہاں گم ہو گئی ہو... ابھی تو اچھی بھلی بات کر رہی تھی، اس پینڈو کی وجہ سے اتنی گم سم ہو رہی ہو کیا...؟'' ماہین نے میری آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرایا۔

''میری پیاری دوست! اس پاگل کی وجہ سے اپنی صحت خراب مت کرو، اسے سوچنا چھوڑو اور چلو کلاس شروع ہونے لگی ہے۔'' مجھے سمجھاتے ہوئے وہ کلاس کی طرف چلی گئی۔

وہ لڑکی اپنی سیٹ سنبھال چکی تھی۔ میں کن اکھیوں سے اسے دیکھتے ہوئے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ عجیب بات تھی کہ میں جتنا اسے نظر انداز کرنا چاہتی تھی اتنا ہی اس کی جانب متوجہ ہو رہی تھی۔

''السلام علیکم! آپ کا کیا حال ہے؟'' اس نے سلام کرتے ہوئے ہاتھ میری جانب بڑھایا، اور یہ صرف آج ہی نہیں، اس کا روزانہ کا معمول تھا۔ میں نے بھی روز کی طرح نہ ہاتھ ملایا اور نہ ہی اس کی بات کا جواب دیا۔ کئی دفعہ دل میں آیا کہ چلو سلام کا جواب تو دے دیا کرو لیکن پر ہر دفعہ انا آڑے آئی کہ اس پینڈو کو جواب دوں......؟

اپنے طے شدہ پروگرام کے مطابق میں بریک میں اپنی دوستوں کے ہمراہ اسے ڈھونڈتی ہوئی لائبریری پہنچی۔ نقاب ہلکا سا نیچے کیے وہ قرآنِ پاک پڑھنے میں مگن تھی، اس کا چہرہ نورِ قرآنی سے جگمگا رہا تھا۔ لمحہ بھر کے لیے ہم ساری لڑکیاں مبہوت رہ گئیں، لیکن یک دم ہی مجھے ہوش آ گیا اور میں ساتھ والی میز پر اس کی جانب کمر کر کے بیٹھ گئی اور میری تقلید میں باقی دوستیں بھی گول دائرے کی شکل میں بیٹھ گئیں۔

''یار ایک بات تو بتاؤ...'' میں اونچی آواز میں بظاہر اپنی دوستوں سے مخاطب ہوئی ورنہ مقصد تو اس کو سنانا تھا۔ ''یہ لوگوں کو ڈاکو بننے کا اتنا شوق کیوں ہوتا ہے...؟ پہلے کیا ملک میں ڈاکو کم ہیں کہ اب لڑکیوں نے بھی ان کے حلیے اختیار کرنا شروع کر دیے ہیں، اور ویسے بھی تم لوگوں نے وہ حدیث نہیں پڑھی کہ جو جس کی مشابہت اختیار کرے گا وہ اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا''۔ میں نے بمشکل اپنا جملہ ختم کیا ہی تھا کہ وہ اچانک اپنی کرسی سے اٹھی، اس کی آنکھوں میں نمی اور چہرے پر اذیت و کرب کا احساس نمایاں تھا۔ اس نے نہایت درد بھرے لہجے میں کہا: ''خدارا! آپ لوگوں نے مجھے جو کہنا ہے کہہ لیں لیکن پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک کو غلط معنی اور مفہوم کے ساتھ پیش نہ کریں''۔ اتنا کہتے ہی وہ تیزی سے باہر نکل گئی اور میں جو حاضر جوابی کی وجہ سے پورے کالج میں مشہور تھی، ایک لفظ بھی نہ کہہ سکی۔ میری دوستیں کافی دیر تک مجھے لتاڑتی رہیں کہ تم اس کے سامنے خاموش کیوں ہو گئی مگر میں انہیں کیا کہتی کہ ایمان والوں کا رعب تو اللہ تعالیٰ دلوں میں ڈالتا ہے اور واقعتاً میں اس سے مرعوب ہو گئی تھی۔

آئندہ آنے والے دنوں میں اس کے اخلاق و کردار نے یہ بات مجھے اچھی طرح باور کروا دی کہ تم جتنا مرضی نفی کر لو یا اس کی مخالفت کر لو لیکن حقیقتاً وہ لڑکی سچی اور برحق ہے، اور بلاشبہ تم

09 جون: صوبہ کاپیسا......ضلع نجراب......فدائی مجاہد کا فرنچ اور افغان فوج کی مشترکہ گشتی پارٹی پر استشہادی حملہ......12 امریکی فوجی اور 4 پولیس اہلکار ہلاک......4 زخمی

اس کی جانب کھنچی چلی جارہی ہو۔اس سچ کوتسلیم کرتے ہوئے میری انا نے گھٹنے ٹیکے اور ہمت کر کے ایک دن میں نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اس کا نام پوچھا۔

''میرا نام نورالہدیٰ ہے''۔اس نے شائستگی سے جواب دیا۔شاید یہ اس کے نام کی تاثیر ہی تھی کہ وہ واقعی ''نورِ ہدایت''، یعنی اپنے نام کی مجسم تصویر تھی۔ یہ سلام دعا ہماری اس ان مٹ دوستی اور محبت کی ابتدا تھی جس نے ہمارے رشتہ کو دوستی سے بڑھا کر بہنوں میں تبدیل کر دیا۔شروع میں مجھے اس کے برقعہ سے الجھن ہوئی تو میں نے اسے کہا: ''یار پردہ تو دل کا ہوتا ہے اور کیا اتنی سخت گرمی میں تمہارا اس برقعہ میں دم نہیں گھٹتا.....؟ میں تو چند لمحوں کے لیے دوپٹہ بھی صحیح سے لپیٹ لوں تو دم گھٹنے لگتا ہے''۔میرے اس سوال کا جو جواب اس نے دیا، وہ سن کر میں سر سے پاؤں تک لرز کے رہ گئی۔

وہ بڑے پیار بھرے لہجے میں بولی: ''میری پیاری بہن! پردہ تو ہے ہی چہرے کا۔آپ کے خیال میں کیا صرف چہرے کے پردے کا حکم ازواجِ مطہرات کے لیے آیا تھا اور ہم معاذ اللہ ان سے زیادہ پاکیزہ ہیں کہ ہمارے لیے فقط دل کا پردہ ہے۔اور پتا ہے مجھے بھی صرف ایک چھوٹی سی بات کے تصور نے یہ برقعہ پہننے پر نہسی خوشی راضی کیا۔آپ بھی اس بات کو ذرا تصور کرنا اور پھر مجھے بتانا کہ کیا آپ بھی اس بات پر خود کو راضی نہیں پاتی......؟ ابھی اس وقت آپ کو گرمی لگ رہی ہے کیوں کہ آپ صحن میں سورج کے نیچے بیٹھی ہو اور آپ کا بس چلے تو دوپٹہ جو آپ نے گلے میں ڈالا ہوا ہے، وہ بھی اتار پھینکو۔اب تصور میں اس گرمی کو اور بڑھاؤ یہاں تک کہ پسینے میں بھیگ جاؤ اور کپڑے بھی برے لگنے لگیں،اب اور بڑھاؤ کہ اپنی کھال بھی نوچ ڈالنے کو دل کرے،اب اس کو ستر گنا مزید کر لو کہ ایسا لگے، مجھے ہانڈی میں بھونا جارہا ہے اور اس کے ساتھ ہی آپ کو ایک شخص یہ کہے کہ آپ کو چند لمحوں کے لیے کم والی گرمی منظور ہے یا آٹھ، دس سالوں کے لیے ستر گنا بڑھی ہوئی گرمی...؟ تو بتاؤ آپ کیا منظور کرو گی......؟ کیا آپ میں یا مجھ میں اتنی سکت ہے کہ دنیا کی معمولی سی گرمی کی بہ نسبت اللہ رب العزت کی بنائی جہنّم کی گرمی اور ہولنا کی کا انتخاب کریں اور اسے برداشت کر سکیں......؟''

''نہیں، ہرگز نہیں......! اللہ کی قسم مجھ سے تو یہ دنیا کی معمولی گرمی بھی برداشت نہیں ہوتی تو اس سے کئی گناہ زیادہ کیسے ہوگی۔''میں بہتی آنکھوں اور لرزتے ہونٹوں کے ساتھ بمشکل اتنا ہی بول پائی۔اور پھر کالج کی لڑکیوں نے وہ دن انتہائی حیرت اور تعجب کے ساتھ دیکھا کہ جب علیزا کالے برقعہ میں ملبوس گیٹ کے اندر داخل ہو رہی تھی۔

''نور، پلیز دعا کیا کرو کہ ہمارے ملک سے یہ دہشت گرد ختم ہو جائیں، تباہی پھیلا رکھی ہے انھوں نے،سارے ملک کا سکون درہم برہم کر رکھا ہے۔'' کتاب کے اندر گم نور سے ایک دن میں نے درخواست کی۔کتاب کے اندر کھو جانے کے بعد نور کو اپنی جانب متوجہ کرنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہوتا تھا لیکن اس وقت ایک ہی دفعہ کہنے پر اس نے چونک کر مجھے دیکھا۔کچھ دیر خاموش نظروں سے مجھے دیکھتی رہی پھر آہستہ آواز میں مجھ سے صرف اتنا پوچھا: ''دہشت گرد سے آپ کی مراد کون ہیں...؟''

''یہی جو آئے روز خود کش حملے کرتے رہتے ہیں اور اب تو ان کی وجہ سے بندہ گھر سے قدم باہر نکالتے ہوئے بھی ڈرتا ہے کہ پتا نہیں بہ سلامت واپسی ہوگی بھی یا نہیں۔میں بغیر اسے دیکھے اپنی بات میں مگن بولتی چلی گئی۔

''آپ کو پتا ہے... یہ جن کو آپ دہشت گرد کہہ رہی ہو وہ کون ہیں...؟''اس نے عجیب سی نظروں سے مجھے دیکھتے ہوئے سوال کیا پھر خود ہی بولی:

''وہ اللہ کے بہت ہی پیارے مجاہد بندے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت کے لیے پوری امتِ محمدی میں سے چن کر نکالا ہے۔''

''مجھے پتا ہے یہ وہی ہیں جنہیں خوبصورت مناظر دکھا کر جنت کی طرف راغب کیا جاتا ہے اور اسلام کے نام پر جذباتی کیا جاتا ہے۔'' روز جو کچھ میڈیا پر دکھایا جاتا وہی باتیں آج میرے ذہن و زبان پر تھیں۔

''میری بہن! مجھے صرف ایک بات بتاؤ......کہ اگر کوئی بہت ہی امیر شخص آپ کو یہ کہے کہ آپ اپنی ٹانگ کٹوا کر ایک خوب صورت فرنشڈ گھر (جو آپ کے خوابوں کے محل سے مشابہت رکھتا ہو) کے بدلے مجھے دے دو تو کیا آپ دوگی......؟ بلکہ آپ تو الٹا اس کی دماغی حالت پہ شک کروگی کہ دینا تو دور کی بات سوال کرنا ہی ایک بندے کو احمق ثابت کرنے کے لیے کافی ہے۔کیا ان لوگوں کا دماغ خراب ہے کہ خوب صورت مناظر سے متاثر ہو کر اپنے ہی ہاتھوں اپنی جانیں گنوا دیتے ہیں...؟ کیا دنیا کا کوئی بندہ کسی چیز کے بدلے چاہے وہ کتنی ہی قیمتی کیوں نہ ہو، اپنی جان نہیں فقط جسم کا کوئی حصّہ فروخت کر سکتا ہے...؟'' وہ لمحہ بھر کو سانس لینے کے لیے رکی، پھر بڑے جذبے سے گویا ہوئی: ''ہرگز نہیں...! میری بہن، جان دینا اتنا آسان نہیں ہوتا...! یہ کام تو اللہ کے وہ پیارے بندے ہی کر سکتے ہیں جنہیں اللہ کی ذات پر مکمل یقین ہوتا ہے، وہ پکے سچّے مومن کہ جن کا ایمان خالص ہوتا ہے اور وہ اپنے رب کی نازل کردہ آیت ''اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے عوض خرید لیے ہیں'' (التوبہ آیت ۱۱۱)'' کا عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنی جان، مال اور ہر دل عزیز اولاد تک کو جنت کے بدلے بیچ دیتے ہیں۔

اتنا کہنے کے بعد وہ خاموشی سے اٹھ کر چلی گئی اور جاتے جاتے میرے ذہن کا ایک ایک کونہ اس ''نور'' نے روشن کر دیا تھا۔ پھر وقفے وقفے سے وہ مجھے ان مجاہد بھائیوں کے ایمان افروز واقعات سناتی اور ان کی قربانیوں کا بتاتی رہی یہاں تک کہ میرا دل بھی فقط اللہ کے لیے اسلام کے ان محافظ بھائیوں کی محبت سے لبریز ہوگیا۔

''کیا سوچ رہی ہو...؟''میں نے نور کو گراؤنڈ کے ایک کونے میں گم سم بیٹھا دیکھا تو اس کے پاس جا کر کہا۔

''کچھ نہیں''، وہ گم سم انداز میں بولی۔

09 جون: صوبہ اروزگان............ضلع خاص روزگان............مجاہدین اور امریکی اور افغان فوجیوں کے درمیان شدید جھڑپیں............13 امریکی اور افغان فوجی ہلاک

’’کچھ تو سوچ رہی ہو... مجھے بھی بتاؤ ناں...!‘‘ میں اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔
’’آپ کو پتا ہے کہ میرا ایک بھائی ہے؟‘‘ آسمان پر نظریں ٹکائے وہ اسی گم سم سے لہجے میں بولی۔
’’بالکل پتا ہے کہ وہ ننھا سا پیارا سا بھائی، بڑی دعاؤں اور انتظار کے بعد آپ پانچ بہنوں کے بعد آیا ہے۔‘‘ میں نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے قدرے حیرت سے جواب دیا۔
’’آپ کو یقیناً یہ پتا ہی ہوگا کہ میں اس کو کس قدر چاہتی ہوں...؟‘‘ اس نے ایک اور سوال کیا پھر مجھے جواب کا موقع دیے بغیر خود ہی بولی:
’’علیزا، ایک دن میں مجاہدین کی ویڈیوز دیکھ رہی تھی تو دل میں یہ جذبہ ابھرا کہ ہر کلمہ گو شخص کو چاہیے کہ وہ میدانِ جہاد میں پہنچے، اس بات کو سمجھنے والے بھی اپنے بیٹوں اور بھائیوں کو دھکے دے کر ہی کیوں نہیں اس فرضِ عین کے لیے نکالتے... کیا ان میں امت کا اتنا بھی درد نہیں ہے...... اور اسی وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھا دیا کہ میری بندی سوچنا اور کہنا آسان، پر کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ ایسے ہی اس راہ میں نکلنے والے کے لیے اتنی عظمتیں اور فضیلتیں نہیں ہیں۔ میرا اکلوتا ڈیڑھ سالہ بھائی کھیلتے کھیلتے کمرے میں آیا (جہاں بیٹھی میں ویڈیوز دیکھ رہی تھی)، ہاتھ میں بڑا سا آلو تھا، وہ اس نے اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہوئے پھینکا اور ساتھ ہی فدائی کہہ کر خود بھی لیٹا اور آنکھیں بند کر لیں۔
اللہ کی قسم علیزا، میں یہ دیکھ کر اندر تک کانپ گئی کہ میرا بھائی جس کے جسم پر خراش لگنا بھی مجھے گوارا نہیں اور نا قابلِ برداشت ہے، اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر جائے...... میں، جو خود کو قربانیاں دینے کے لیے تیار سمجھتی تھی، یہ تصور میں بھی نہ برداشت کر سکی......؟‘‘ یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔
’’خراجِ تحسین پیش کرتی ہوں ان ماں، باپ اور بہن، بھائیوں کو جو خود اپنے ہاتھوں سے اپنے بیٹوں اور بھائیوں کو شہادت کے لیے رخصت کرتے ہیں اور اگر میرا بس چلے تو میں جا کے ان کے ہاتھوں کو چوم لوں۔ ایسا کرنا آسان نہیں ہے، اس کے لیے ایمان کے بہت اعلیٰ معیار، حوصلے اور صبر کی ضرورت ہوتی ہے، ہاں البتہ ایک بار جو اللہ کی راہ میں یہ قدم اٹھا لیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے آسانیاں بھی پیدا فرما دیتا ہے جیسا کہ خود حدیثِ قدسی میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ جو میری طرف چل کر آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ اے میرے پیارے رب، ہمیں بھی اپنے ان پیارے بندوں میں شامل فرما لیں!‘‘ اس نے رندھے ہوئے لہجے میں اپنے رب سے التجا کی۔
’’آمین!‘‘ میں نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔
پچھلے دو، تین دنوں سے نور بہت خوش نظر آ رہی تھی۔ ایک دفعہ تو میں نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا بھی کہ ’’بہنا خیریت تو ہے... کہیں منگنی ونگنی تو نہیں کرا بیٹھی؟‘‘ پر وہ ہنس کر بڑی خوبصورتی کے ساتھ میری بات ٹال گئی۔ میں نے سوچا کہ اگر بتانے والی بات ہوئی تو خود ہی بتا دے گی اس لیے زیادہ کریدا نہیں، ویسے اس کی یہ خوشی مجھے اندر ہی اندر انجانے خطرے سے ڈرا بھی رہی تھی۔ چھٹی کے وقت اس نے مجھے ایک درخواست دی کہ یہ پرنسپل کو کل دینا۔ میں نے درخواست دیکھی تو اس میں ہفتے بھر کی چھٹیاں کسی ضروری کام کی وجہ سے مانگی ہوئی تھیں۔ میں نے پریشانی سے پوچھا ’’خیریت تو ہے...؟‘‘ بولی ’’ہاں، ہاں! الحمد للہ بالکل خیریت ہے‘‘ اس کے مطمئن کرنے پر میرا ابھی اطمینان ہو گیا۔ ’’پر یار، میرا تو ایک منٹ بھی آپ کے بغیر گزارا نہیں ہوتا، ایک ہفتہ کیسے گزاروں گی...؟‘‘
’’صبر سے...!‘‘ وہ مسکرا کر یہ کہتے ہوئے باہر نکل گئی۔
’’تین دن ہفتہ سے اوپر ہو گئے ہیں اور وہ ابھی تک نہیں آئی اور نہ ہی کوئی اطلاع دی ہے۔‘‘ میں پریشانی سے سوچ رہی تھی۔ اردگرد کی لڑکیوں سے بھی پوچھا لیکن انہیں بھی کوئی علم نہ تھا۔ گھر آتے ہی میں نے اس کے گھر فون کیا تو کسی خاتون نے اٹھایا اور نور کے متعلّق دریافت کرنے پر وہ بولیں ’’آپ شاید پچھلے کرائے داروں کی بات کر رہی ہیں، وہ تو ہفتہ پہلے گھر چھوڑ کر جا چکے ہیں۔ یہ بات میرے سر پر بم بن کر پھٹی۔ شاید پریشانی سے پاگل ہی ہو جاتی کہ اچانک میرے ذہن میں نور کی وہ بات گونج اٹھی جو اس نے ایک دفعہ مجھ سے کہی تھی اور شاید نہیں، یقیناً اسی موقع کے لیے کہی تھی کہ ’’یار اگر کبھی میں غائب ہو جاؤں اور ڈھونڈنے پر بھی تمہیں نہ ملوں تو سمجھ جانا کہ یہ چھوٹا سا نور، نورِ کامل کے قرب کی طلب میں فراز کی جانب پرواز کر گیا ہے‘‘۔ اس وقت میں بات کی گہرائی کو نہ سمجھ پائی تھی جو اب سمجھ میں آ رہی تھی اور دل عجیب طرح سے پرسکون ہو گیا تھا۔ اس کی غیر موجودگی کے سبب جو خلا میری زندگی میں آ گیا تھا وہ میں نے اللہ کے فضل سے اس کے مشن (یعنی دعوتِ جہاد) میں نہیں آنے دیا اور جہاں تک مجھ سے ہو سکا میں اس کے مشن کو لے کر آگے بڑھی۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

’’شہدائے لال مسجد و جامعہ حفصہؓ، جبر و استبداد کے سہارے قائم، اس غلیظ لادین طاغوت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑے ہو گئے، جب انہوں نے دیکھا کہ یہ طاغوت بستیوں اور آبادیوں کو ارتداد کے گڑھے کی طرف کھینچتا چلا جا رہا ہے، اخلاق سے عاری کر رہا ہے، اپنے مشرقی اور مغربی آقاؤں کی مکمل غلامی سکھلا رہا ہے، تاکہ یہاں کے مسلم عوام اپنی ثقافت، اخلاق، عقیدے اور عادات میں ان کفار کی ہو بہو نقل بن جائیں۔ پس اس موقع پر یہ ابطال اٹھ کھڑے ہوئے اس طاغوت اور اس کی ذلیل کٹھ پتلی فوج کا رستہ روکنے کے لیے اور اس کے ان جاسوسی اداروں کی آنکھوں میں بھی آنکھیں ڈالیں جو صرف کمزوروں ہی کے سامنے شیر بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان شہدا نے ان سب طواغیت کے سامنے ڈٹ کر کہا کہ فساد کے اس سلسلے کو بند کرو جس نے بستیوں کو تباہ، اقدار کو پامال اور عزت و وقار کو روند کر رکھ دیا ہے‘‘۔
(شیخ ابو یحییٰ اللیبی حفظہ اللہ)

10 جون: صوبہ میدان وردک............ضلع سید آباد............مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ.....سکیورٹی فورسز کی گاڑی اور تین سپلائی گاڑیاں تباہ............6 سکیورٹی اہل کار بھی ہلاک

یقین محکم،عمل پیہم،محبت فاتح عالم

حبیب اللہ

خراسان میں شہید ہونے والے مجاہد حبیب اللہ کا شہادت سے چند روز قبل صفحہ قرطاس پر مستقل ہوا درِ دل

آج ستمبر کی ۲۵ ویں تاریخ ہے، میں خراسان کی سرزمین میں ایک نوک دار فولادی پہاڑ پر ایک شب تار کی طرح سیاہ اور مجاہد کے عزم کی طرح مضبوط چٹان کے ساتھ تکیہ لگا کر لوحِ دل پر نقش چند حروف زبانِ قلم کے واسطے سے سینۂ قرطاس پر بکھیر کر آپ کے قلب وذہن تک رسا بنانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

موسم کی ٹھنڈک کے باوجود ایک انجانے سے جذبے کی حرارت میں اپنے رگ وپے میں محسوس کر رہا ہوں۔شاید یہ بے زبان جذبہ اظہار کے لیے تڑپ رہا ہے۔میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس فلک بوس پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہو کر امت مسلمہ کے بے ہم وغم اور بے فکر و بے پروانوجوانوں کو چیخ چیخ کر بتادوں کہ تمہاری حقیقت کیا ہے،تمہاری سوچ کی اڑان کہاں تک ہے؟تمہارے بازو میں تقدیریں بدلنے کی قوت ہے،تم اکیلے کفروطغیان کے لاؤلشکر سے مقابلہ کرسکتے ہو۔تمہیں اپنے اندر مقید صلاحیتوں کا اندازہ ہیں۔جب تم کسی دور میں بچے تھے تو معاذ اور معوذ نام کے حامل تھے۔تمہارے کے ہاتھوں دورنبوت کا فرعون؛ ابوجہل قتل ہوتا تھا اور جب تم نوجوان تھے تو محمد بن قاسم تمہارا کا نام ہوا کرتا تھا اور ۱۷سال کی عمر میں ایک عظیم فاتح جرنیل کی حیثیت کے حامل تھے۔مجھے تو تمہارے ڈھیر سارے نام یاد ہیں۔کیا اندلس کے اندھیروں میں توحید وسنت کا چراغ روشن کرنے والا طارق بن زیاد تمہارا نام نہیں ہے؟ کیا تم صلاح الدین ایوبی نہیں ہو؟ جس نے لاکھوں صلیبیوں کوشکست و رسوائی کے کنویں میں صدیوں تک دھکیل دیا تھا......ہاں......علم وفن میں بھی تم سے آگے کوئی نہیں تھا۔تمہارا نام ابن تیمیہ اور ابن قیم تھا...... مجھے معلوم ہے کہ تم کون ہو......کاش میں تمہیں سمجھا پاؤں......میں نے تاریخ میں تمہیں پایا تو فاتح،عالم و محدث،مجاہد ومرابط،داعی ومبلغ،حاکم وقوی،تاریخ ساز اور تقدیر ساز جیسے ناموں سے پہچانا!!!مظلوم ومغلوب ......مجبُور ومقہور،حقیر وغلام ، غافل و بے فکر،لاابالی اور بے پروا...... یہ نام تو تمہارے نہیں ہیں...... میں نے تو کبھی بھی نہیں سنے...... یہ نام تو تمہارے دشمنوں کے تھے......تم سے تمہاری شناخت گم ہوگئی......اگر تمہاری تقدیر کی سیاہ رات میں فتح وکامرانی کی طرف راہ نمائی کرنے والا کوئی ستارہ نہیں......تو پریشان مت ہو...... نیچے دیکھو...... یہ دیکھو میرے خون کی سرخ لکیر......اس پر سیدھے چلے آنا...... یہ کامیابی کا راستہ ہے......اس پر آنا...... جہاں میری لاش مل جائے......تو دیکھنا......کہ عزت و وقار کے راستے کے اس سنگ میل پر منزل کی دوری کتنی لکھی ہوئی ہے......ارے......تم تو ڈر گئے کہ خون اور لاشیں......؟ یہ میرا راستہ کیسے ہوسکتا ہے......آؤ...... میری انگلی پکڑو......میں تمہیں تاریخ کی سیر کراتا ہوں......وہ دیکھو......وہ روشنی دیکھو......ذرا بوجھو یہ کون سی روشنی ہے؟......پہچانا؟ یہ وہ مقدس روشنی ہے جس سے تمہارے دل میں ایمان کا چراغ منور ہے......یہ وہ روشنی ہے جس سے تم نماز و روزہ...... حلال و حرام......حق وباطل......کو پہچاننے کے لیے نور لیتے ہو...... یہ نبوت کی روشنی ہے......اس روشنی میں اپنی منزل کا راستہ کیوں نہیں ڈھونڈتے......اسی روشنی میں......وہ پہاڑ دیکھ رہے ہو؟......آؤ قریب جاتے ہیں......یہ دیکھو...... یہ خون...... یہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک خون ہے......اس پہاڑ کا نام اُحد ہے...... یہ خون تم سے کچھ پوچھ رہا ہے......دل کو تھام رکھو......کیا جواب ہے تمہارے پاس؟...... یہ پوچھ رہا ہے کہ کیا تمہارا خون محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے خون سے زیادہ قیمتی ہے......وہ دیکھو سنگ میل......ستر ٹکڑوں میں کاٹی گئی یہ لاش......حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی لاش ہے......اب ملا اپنی منزل کا پتا؟

یاد رکھو......عزت سے جینے کا کوئی بھی راستہ......نرم وگداز بچھونوں سے نہیں نکلتا......فتح وظفر کے کسی راستے پر زلفوں کا سایہ نہیں ہے......کامیابی وسرخروئی کی کسی راہ میں رقص وسرود کی محفلیں نہیں جمتی......اگر تمہارے ہاتھ میں منہج نبوت کے نور سے منور چراغ نہیں بلکہ عقلیت کا دھندلا غبار ہے......ایثار وقربانی کے توشے کے بجائے خود پرستی کے کانٹے ہیں......اور تمہارا سفر آرام دہ اور پر تعیش ہے......تمہارا قافلہ علم کے سرچشموں سے ہوتا ہوا عمل کے نخلستان کی بجائے خرد کے سراب پر ڈیرے ڈالتا ہے تو ٹھہر جاؤ......ابھی سفر شروع مت کرو......کہیں یہ سفر تمہیں ذلت کی ان اتھاہ گہرائیوں میں نہ پھینک دے،جس میں تاریخ عالم کی بڑی بڑی اقوام بے نشان دفن ہیں......

سا ماں کی محبت میں مضمر ہے تن آسانی
مقصد ہے اگر منزل تو غارت گرِ ساماں ہو

میں چیخ رہا ہوں......لیکن...... مجھے صرف میری ہی آواز کی بازگشت سنائی دے رہی ہے......ہاں......میں غلط کر رہا ہوں......بھلا جن لوگوں نے جمہوریت کی افیون کو حلق سے اتار کر بے غمی کے بستر پر...... بے ہوشی کی نیند میں آزادی......مساوات اور حقوق کے خوش نما خواب دیکھے ہیں......جن لوگوں کو عافیہ صدیقی کی دل دوز چیخوں نے بیدار نہیں کیا......جنہیں جامعہ حفصہؓ کی بہنوں کی پکار نے نہیں جھنجھوڑا......(بقیہ صفحہ ۶۶ پر)

10 جون:صوبہ قندھار............ضلع بولدک............مجاہدین اور امریکی فوجیوں کے درمیان شدید لڑائی لڑی گئی............12امریکی فوجی ہلاک

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی ومالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 مئی

☆صوبہ پکتیکا ضلع وازیخوا میں افغان آرمی کی ایک رینجر گاڑی اور امریکی فوج کے دو ٹینک مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بموں سے ٹکرا کر تباہ ہوگئے۔تباہ ہونے والی گاڑی اور ٹینکوں میں سوار 5 امریکی اور 6 افغان فوجی موقع پر ہلاک اور 2 زخمی ہوگئے۔

17 مئی

☆الفاروق بہاری آپریشن کے آغاز کے سلسلہ میں مجاہدین نے صوبہ فراہ کے صدر مقام فراہ شہر میں گورنر ہاؤس پر استشہادی حملہ کیا۔چار فدائین نے مین گیٹ پر موجود اہل کاروں پر حملہ کیا اور پھر گورنر ہاؤس کے اندر داخل ہو کر اندھادھند فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں گورنر کے سیکرٹری سمیت 13 فوجی اور سرکاری اہل کار ہلاک جب کہ اسسٹنٹ گورنر سمیت 40 سے زائد پولیس اور سرکاری اہل کار زخمی ہوئے۔اس کے علاوہ گورنر ہاؤس کی عمارت اور وہاں کھڑی متعدد گاڑیوں کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

18 مئی

☆مجاہدین نے الفاروق بہاری آپریشن کے آغاز کے سلسلے میں صوبہ فراہ ضلع بالا بلوک میں افغان اہل کاروں پر تابڑتوڑ حملے کیے۔سیکڑوں مجاہدین نے ضلع کے مختلف علاقوں میں انٹیلی جنس سروس، افغان نیشنل آرمی اور پولیس کے اہل کاروں اور مقامی جنگجوؤں کے مراکز اور چیک پوسٹوں پر ایک ہی وقت میں حملے کیے۔5 انٹیلی جنس اہل کار، تین فوجی اور تین پولیس اہل کار ہلاک جب کہ 7 اہل کار زخمی ہوئے۔اس کے علاوہ تین رینجر گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

19 مئی

☆صوبہ خوست ضلع علی شیر میں فدائی مجاہد نے افغان نیشنل آرمی کے اہل کاروں کو استشہادی حملے کا نشانہ بنایا۔رپورٹ کے مطابق تیریزی کے علاقے میں 30 کے لگ بھگ فوجی اہل کار گشت کے دوران ایک جگہ اکٹھے بیٹھے تھے کہ فدائی مجاہد شہید عبدالحق نے بارودی جیکٹ کے ذریعے ان کے درمیان فدائی حملہ کیا جس کے نتیجے میں 12 اہل کار ہلاک اور 9 شدید زخمی ہوگئے۔

☆نیٹو سپلائی کانوائے پر مجاہدین نے صوبہ غزنی کے صدر مقام غزنی شہر میں حملہ کیا۔نوعی کے مقام پر گھات کی صورت میں کیے گئے حملے کے نتیجے میں 4 سرف گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہوگئیں جب کہ 5 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 6 زخمی ہوئے۔

20 مئی

☆صوبہ روزگان کے صدر مقام ترینکوٹ شہر میں فدائی مجاہد نے امریکی فوجیوں پر استشہادی حملہ کیا۔امریکی فوجی حوزہ کے مقام پر پیدل گشت کر رہے تھے کہ فدائی مجاہد شہید نصر اللہ نے بارودی جیکٹ کے ذریعے ان پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 6 فوجی ہلاک اور 2 زخمی ہوئے۔

21 مئی

☆صوبہ میدان وردک کے نرخ اور سید آباد اضلاع میں امریکی فوج کے دو ٹینک بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ ہوگئے۔تباہ ہونے والے دونوں ٹینکوں میں سوار 13 فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع گذرہ میں اطالوی فوج کا ٹینک مجاہدین کی رف سے نصب کردہ بارودی سرنگ کی زد میں آکر تباہ ہوگیا اور میں سوار 4 اطالوی فوجی جہنّم واصل ہوئے۔

22 مئی

☆صوبہ خوست ضلع موسیٰ خیل میں مجاہدین اور امریکی اور افغان فوج کے درمیان شدید لڑائی لڑی گئی۔گبر کے علاقے میں 60 امریکی و افغان فوجیوں کو ہیلی کاپٹروں کے ذریعے اتارا گیا جن پر مجاہدین نے حملہ کردیا اور شدید لڑائی کے نتیجے 16 فوجی ہلاک اور 13 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ پکتیکا ضلع زیڑوک میں مجاہدین نے پولیس گشتی پارٹی پر حملہ کیا۔پولیس اہل کار سرخ میدان کے علاقے میں پیدل گشت کر رہے تھے کہ مجاہدین نے گھات کی صورت میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں 8 پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ غزنی ضلع آب بند میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے کی دو گاڑیوں کو بارودی سرنگوں کا نشانہ بنا کر تباہ کردیا۔تباہ ہونے والی گاڑیوں میں ایک سپلائی جب کہ دوسری سرف گاڑی تھی۔گاڑیوں میں سوار 5 سیکورٹی اہل کار اور 2 ڈرائیور ہلاک ہوئے۔

11 جون: صوبہ فراہ..........صدر مقام فراہ شہر..........مجاہدین نے صوبائی انٹیلی جنس سروس چیف کے نائب کو مار ڈالا..........مذکورہ شخص مجاہدین کے خلاف کارروائیوں میں پیش پیش تھا

23 مئی

☆امریکی اور افغان فوج اور مجاہدین کے درمیان صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں شدید جھڑپیں ہوئیں۔ مجاہدین نے امریکی اور افغان فورسز کے مشترکہ کاروان پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا اور شدید لڑائی چھڑ گئی۔ لڑائی میں امریکی فوج کے دو ٹینک اور افغان فوج کی دو گاڑیاں تباہ ہوئیں جب کہ 28 امریکی اور افغان فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

24 مئی

☆صوبہ غزنی کے صدر مقام غزنی شہر میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ گھات کی صورت میں کیے گئے حملے کے نتیجے میں 5 سپلائی اور 4 سیکورٹی فورسز کی گاڑیاں تباہ ہو گئیں جب کہ 5 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 8 زخمی ہوئے۔

25 مئی

☆صوبہ غزنی ضلع گیلان میں دو امریکی ٹینک مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگوں کی زد میں آ کر تباہ ہو گئے۔ تباہ ہونے والے ٹینکوں میں سوار 9 امریکی فوجی ہلاک اور 5 زخمی ہوئے۔

26 مئی

☆صوبہ ہلمند ضلع گریشک میں مجاہدین نے امریکی فوجیوں پر حملہ کیا، ذرائع کے مطابق امریکی فوجیوں کو مجاہدین کے خلاف کارروائی کے لیے ہیلی کاپٹر کے ذریعے اتارا گیا جن پر مجاہدین نے حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں شدید لڑائی چھڑ گئی، طویل المدت لڑائی میں 10 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

27 مئی

☆صوبہ غزنی ضلع قرہ باغ میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کا نوائے پر حملہ کیا۔ گھات کی صورت میں کیے گئے حملے کے نتیجے میں 4 سپلائی گاڑیاں تباہ ہو گئیں جب کہ 3 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔

28 مئی

☆صوبہ وردک ضلع نرخ میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا، رپورٹ کے مطابق امریکی چینوک ہیلی کاپٹر علاقے میں مجاہدین کے خلاف کارروائی کے لیے آیا تھا کہ مجاہدین نے اسے ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا، تباہ ہونیوالے ہیلی کاپٹر میں سوار 27 امریکی فوجی واصل جہنّم ہو گئے۔

☆صوبہ پکتیکا ضلع سرخوضہ میں مجاہدین نے امریکی ایمبولنس ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ ذرائع کے مطابق ایمبولینس نما ہیلی کاپٹر مجاہدین کے ساتھ لڑائی کے دوران مارے جانے والے فوجیوں کی لاشوں اور زخمیوں کو لینے آیا تھا کہ مجاہدین نے اسے لینڈنگ کے دوران نشانہ بنا کر تباہ کر دیا، ہیلی کاپٹر میں سوار 10 امریکی اہل کار ہلاک ہو گئے۔

31 مئی

☆صوبہ وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ گھات لگا کر کیے گئے حملے کے نتیجے میں 3 سپلائی ٹرک تباہ ہو گئے اور ڈرائیوروں سمیت 5 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ پکتیکا ضلع اروگون میں مجاہدین نے امریکی اور افغان آرمی کی مشترکہ پارٹی پر حملہ کیا۔ ذرائع کے مطابق امریکی اور افغان فوجی اہل کار علاقے میں سرچ آپریشن کر رہے تھے کہ مجاہدین نے ان پر حملہ کر دیا اور لڑائی چھڑ گئی شدید لڑائی کے نتیجے میں 3 امریکی اور 9 افغان فوجی اہل کار ہلاک ہو گئے۔

01 جون

☆ فدائی مجاہد نے الفاروق بہاری آپریشن کے سلسلے میں صوبہ ننگر ہار ضلع غنی خیل میں امریکی اور افغان فوجیوں پر استشہادی حملہ کیا۔ امریکی اور افغان فوجی اہل کار علاقے میں مجاہدین کے خلاف کارروائی کے لیے جمع تھے کہ فدائی مجاہد شہید قاری اعجاز نے بارودی جیکٹ کے ذریعے حملہ کیا جس کے نتیجے میں 14 امریکی اور 12 افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ قندھار ضلع ارغستان میں فدائی مجاہد نے ضلعی پولیس اسٹیشن پر فدائی حملہ کیا۔ فدائی مجاہد نے الفاروق بہاری آپریشن کے سلسلے کی کارروائی میں اپنی بارود بھری گاڑی کو پولیس اسٹیشن کی عمارت سے ٹکرا دیا جس کے نتیجے میں 10 پولیس اہل کار ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ اس کے علاوہ 4 گاڑیاں تباہ ہوئیں اور پولیس اسٹیشن کی عمارت کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

02 جون

☆فدائی مجاہدین نے صوبہ خوست کے صدر مقام خوست شہر میں واقع سہرا باغ ائیر بیس پر فدائی آپریشن سرانجام دیا۔ آپریشن میں 11 فدائین نے حصّہ لیا۔ سب سے پہلے فدائی مجاہد شہید شمس اللہ نے 10 ٹن بارود سے بھرے ٹرک کو بیس کے اندر موجود ہوٹلوں اور کلب کے ساتھ ٹکرا دیا جس کے نتیجے میں متعدد فوجی ہلاک ہو گئے اس کے بعد دیگر دس مجاہدین بیس کے اندر داخل ہو گئے اور ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کی مدد سے تابڑ توڑ حملے کیے۔ مجاہدین نے بیس کی پارکنگ میں بم نصب کر دیے جن کے پھٹنے سے 170 موٹر سائیکلیں تباہ ہو گئیں۔ اس آپریشن کے نتیجے میں 100 سے زائد امریکی اور 20 افغان فوجی ہلاک ہوئے۔ اس کے علاوہ 2 ہیلی کاپٹر، درجنوں گاڑیاں، فیول ٹینکر اور ٹینک بھی تباہ ہو گئے۔

☆فدائی مجاہد نے صوبہ ننگر ہار ضلع روداد میں امریکی فوجی قافلے پر فدائی حملہ کیا۔ فدائی مجاہد شہید سعد اللہ نے بارود بھری کار کو فوجی قافلے سے ٹکرا دیا جس کے نتیجے میں 5 ٹینک تباہ کر دیا، ہیلی کاپٹر میں سوار 10 امریکی اہل کار ہلاک ہو گئے۔

13 جون: صوبہ پروان......ضلع سیاہ گرد......مجاہدین کا امریکی اور افغان فوج کے مشترکہ قافلے پر حملہ......2 ٹینک اور 3 رینجر گاڑیاں تباہ......40 امریکی اور افغان فوجی ہلاک

ہو گئے اور 10 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

03 جون

☆صوبہ ہلمند ضلع کجہ کی میں امریکی ٹینک مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔تباہ ہونے والے ٹینک میں سوار فوجیوں میں سے 6 ہلاک اور 7 زخمی ہوئے۔

04 جون

☆صوبہ ہلمند ضلع بغران میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ ذرائع کے مطابق ہیلی کاپٹر مجاہدین کے خلاف کارروائی کے لیے فوجیوں کو لے کر آ رہا تھا کہ مجاہدین نے اسے ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا۔ہیلی کاپٹر میں سوار 30 امریکی فوجی عملہ سمیت ہلاک ہو گئے۔

06 جون

☆الفاروق بہاری آپریشن کے آغاز کے سلسلے میں فدائی مجاہد نے قندھار ائیر پورٹ کے قریب نیٹو سپلائی کانوائے کی پارکنگ کے سامنے فدائی حملہ کیا۔قندھار ائیر پورٹ کے قریب شور اندام کے علاقے میں واقع سپریم لاجسٹک پرائیویٹ فورسز کی پارکنگ میں بارود بھرے موٹر سائیکل کا دھماکہ ہوا جب وہاں کثیر تعداد میں امریکی اور افغان فوجی اکٹھے ہو گئے تو فدائی مجاہد شہید جانان نے استشہادی حملہ کیا جس کے نتیجے میں 22 صلیبی فوجی، 18 سیکورٹی اہل کار اور نیٹو سپلائی کانوائے کے 35 ڈرائیور ہلاک ہو گئے جب کہ پارکنگ میں کھڑی درجنوں گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔

☆امریکی فوجیوں کی گشتی پارٹی پر مجاہدین نے صوبہ غزنی ضلع قرہ باغ میں حملہ کیا۔امریکی فوجی نہال خان کے علاقے میں گشت کر رہے تھے کہ انہیں مجاہدین کی کمین گاہ کا سامنا ہوا، شدید لڑائی میں 12 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے، فوجیوں کی مدد کے لیے ہیلی کاپٹر بھیجے گئے تو مجاہدین نے راکٹ لانچر کا نشانہ بنا کر ایک ہیلی کاپٹر کو تباہ کر دیا اور اس میں سوار 5 امریکی ہلاک ہوئے۔

07 جون

☆امریکی فوج کے دو ٹینک صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ ہو گئے۔ذرائع کے مطابق دونوں ٹینک نرئیماندہ کے علاقے میں تباہ ہوئے اور ان میں سوار 12 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

08 جون

☆الفاروق بہاری آپریشن کے آغاز کے سلسلے میں مجاہدین نے صوبہ سرپل کے صدر مقام سرپل شہر میں سینٹرل جیل پر حملہ کیا۔مجاہدین کے ایک گروپ نے جیل کی حفاظتی چوکیوں پر حملہ کیا جب کہ دوسرا گروپ جیل کی دیوار توڑ کر اندر داخل ہو گیا اور 170 مجاہدین کو رہا کروالیا، اس کارروائی میں 13 پولیس اور فوجی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

09 جون

☆صوبہ کاپیسا ضلع نجراب میں فدائی مجاہد نے فرانسیسی اور افغان فوج کی مشترکہ گشتی پارٹی کو استشہادی حملے کا نشانہ بنایا۔فرانسیسی اور افغان فوجی مربوطہ کے علاقے میں گشت کر رہے تھے کہ فدائی مجاہد شہید مطیع اللہ نے استشہادی حملہ کیا۔ حملے کے نتیجے میں 12 امریکی فوجی اور 4 پولیس اہل کار ہلاک جب کہ 4 زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ اروزگان ضلع خاص اروزگان میں مجاہدین اور امریکی اور افغان فوجیوں کے درمیان شدید لڑائی لڑی گئی، اس لڑائی میں 13 امریکی اور افغان فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے جب کہ ایک ٹینک اور ایک رینجر گاڑی بھی تباہ ہو گئی۔

10 جون

☆صوبہ قندھار ضلع بولدک میں مجاہدین اور امریکی فوجیوں کے درمیان شدید لڑائی لڑی گئی جس کے نتیجے میں 12 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

13 جون

☆صوبہ پروان ضلع سیاہ گرد میں مجاہدین نے امریکی اور افغان فوج کے 300 گاڑیوں اور ٹینکوں پر مشتمل قافلے پر حملہ کیا، حملے کے نتیجے میں 2 ٹینک اور 3 رینجر گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آ کر تباہ ہو گئیں جب کہ لڑائی میں 40 امریکی اور افغان فوجی ہلاک اور 20 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا، گھات کی صورت میں کیے گئے حملے کے نتیجے میں 15 فوجی وسپلائی گاڑیاں تباہ ہو گئیں جب کہ 25 سیکورٹی اہل کار اور ڈرائیور ہلاک اور زخمی ہوئے۔

14 جون

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں مجاہدین نے امریکی فوج کے قافلے پر حملہ کیا۔ یہ حملہ گھات کی صورت میں کیے گئے اس حملے کے نتیجے میں 5 ٹینک راکٹوں کی زد میں آ کر تباہ ہو گئے اس کے علاوہ 17 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

15 جون

☆صوبہ زابل ضلع ارغنداب میں مجاہدین نے دو امریکی ٹینکوں اور ایک گاڑی کو کارروائی کے نتیجے میں تباہ کر دیا۔اس کارروائی میں 5 امریکی فوجی ہلاک اور 8 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے امریکی فوجی قافلے پر حملہ کیا۔گھات لگا کر کیے گئے حملے کے نتیجے میں دو بکتر بند ٹینک بھاری ہتھیاروں کی زد میں آ کر تباہ ہو گئے اور ان میں سوار فوجیوں میں سے 8 ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

☆☆☆☆☆

13 جون: صوبہ میدان وردک......ضلع سید آباد......مجاہدین کا نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ......15 فوجی وسپلائی گاڑیاں تباہ......25 سیکورٹی اہل کار اور ڈرائیور ہلاک اور زخمی

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کراُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲۴ مئی: پشاور کے گردونواح میں قائم 'قومی امن لشکر' کے سربراہ دلاور خان نے لشکر ختم کرنے کا اعلان کردیا۔ دلاور خان نے بتایا کہ "بڈھ بیر، متنی اور ملحقہ علاقوں میں امن کے قیام کے لیے قومی امن لشکر بنایا گیا تھا جسے اب ختم کردیا گیا ہے"۔

۲۷ مئی: نوشہرہ میں سیکورٹی فورسز کی گاڑیوں کو ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کا نشانہ بنایا گیا۔ سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک اور ۴ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۷ مئی: سوات سے نوشہرہ جانے والے پاکستانی فوج کے کانوائے پر رسالپور کے قریب گھات لگا کر حملہ کیا گیا۔ اس حملے میں سیکورٹی حکام نے ایک فوجی کے ہلاک جب کہ کیپٹن سمیت پانچ سیکورٹی اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

یکم جون: خیبر ایجنسی میں مجاہدین اور نام نہاد امن لشکر کے مابین جھڑپ کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے امن لشکر کے ۶ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲ جون: خیبر ایجنسی کی تحصیل وادی تیراہ میں مجاہدین اور نام نہاد امن لشکر کے مابین جھڑپ میں سرکاری ذرائع نے امن لشکر کے ایک رضا کار کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۱۰ جون: جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا میں مجاہدین سے جھڑپ میں سیکورٹی ذرائع نے ایک فوجی کے ہلاک جب کہ ۳ کے شدید زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۱۱ جون: خیبر ایجنسی کی تحصیل وادی تیراہ میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ ہوا۔ سرکاری ذرائع نے امن لشکر کے کمانڈر سمیت دو رضا کاروں کے ہلاک جب کہ دو کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۲ جون: پشاور میں بڈھ بیر کے علاقے بازید خیل میں امن لشکر کے سربراہ فہیم کی گاڑی پر فدائی حملہ ہوا، سرکاری ذرائع کے مطابق فہیم کے ۲ محافظ ہلاک جب کہ ۳ زخمی ہوئے۔

۱۶ جون: کوہاٹ کے علاقے عاشق کالونی روڈ پر پولیس موبائل کو ریموٹ کنٹرول بم حملے کا نشانہ بنایا گیا۔ سرکاری ذرائع کے مطابق ۴ پولیس اہل کار ہلاک اور ۸ شدید زخمی ہوئے۔

۱۶ جون: خیبر ایجنسی کی تحصیل تیراہ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں نام نہاد امن لشکر کے دو رضا کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۲۳ مئی: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ میں امریکی ڈرون نے ایک مکان پر ۲ میزائل داغے، جس سے مکان ملبے کا ڈھیر بن گیا اور اس حملے میں ۵ افراد شہید جب کہ ۳ زخمی ہوگئے۔

۲۳ مئی: شمالی وزیرستان کے صدر مقام وانا میں امریکی جاسوس طیارے سے ایک گھر پر ۲ میزائل داغے گئے، جس سے گھر مکمل طور پر تباہ ہوگیا اور ۴ افراد شہید ہوگئے۔

۲۴ مئی: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک مسجد پر دو میزائل داغے، جس کے نتیجے میں مسجد کو شدید نقصان پہنچا اور ۱۰ نمازی شہید ہوگئے۔

۲۶ مئی: شمالی وزیرستان کے صدر مقام وانا میں امریکی جاسوس طیارے سے ایک گھر پر ۲ میزائل داغے گئے، جس سے گھر مکمل طور پر تباہ ہوگیا اور ۴ افراد شہید ہوگئے۔

۲۷ مئی: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں جاسوس طیارے نے ایک گھر اور گاڑی پر ۸ میزائل داغے۔ اس حملے میں ۷ افراد شہید اور ۲ زخمی ہوئے۔

۲۸ مئی: شمالی وزیرستان میں دتہ خیل روڈ پر ایک گاڑی پر امریکی جاسوس طیاروں نے ۲ میزائل داغے، جس سے ۵ افراد شہید ہوگئے۔

۲۸ مئی: شمالی وزیرستان کے علاقے خوشحالی میں امریکی ڈرون طیاروں نے ایک گاڑی پر ایک میزائل داغا جس سے ۲ افراد شہید ہوگئے۔

۲ جون: جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا میں غواخوا علاقے کے قریب ایک گھر پر امریکی جاسوس طیاروں سے ۴ میزائل داغے گئے۔ جس کے نتیجے میں ۴ افراد شہید ہو گئے۔ شہید ہونے والوں میں طالبان کمانڈر ملنگ کے بھائی رحمان اللہ بھی شامل ہیں۔

۳ جون: جنوبی وزیرستان کی تحصیل برمل میں دو امریکی ڈرون طیاروں نے ایک مکان پر ۴ میزائل داغے۔ جس سے مکان تباہ ہوگیا اس حملے میں ۱۰ افراد شہید ہوئے۔

۳ جون: جنوبی وزیرستان کی تحصیل برمل میں امریکی ڈرون طیاروں نے ایک اور حملہ کرکے دو افراد کو شہید کردیا۔

۴ جون: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے عیسو خیل میں جاسوس طیاروں نے ایک گھر پر ۴ میزائیل داغے، جس کے نتیجے میں ۱۷ افراد شہید ہوگئے۔

۱۳ جون: شمالی وزیرستان میں رزمک روڈ پر ایک گاڑی پر جاسوس طیارے سے ۲ میزائل داغے گئے۔ جس سے ۴ افراد شہید ہوگئے۔

۱۴ جون: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ کے مرکزی بازار میں ایک گھر پر جاسوس طیارے سے دو میزائل دغے گئے، گھر مکمل طور پر تباہ ہوگیا اور اس میں موجود ۱۳ افراد شہید ہوگئے۔

14 جون: صوبہ لوگر..........صدر مقام پل عالم شہر..........مجاہدین کا امریکی فوج کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا۔ 5 امریکی ٹینک تباہ..........17 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

پاکستان کے مفاد میں ہے کہ وہ انتہا پسندوں کا لقمہ بننے سے بچے:اوباما

اوباما نے کہا ہے کہ پاکستان کے مفاد میں ہے کہ وہ انتہا پسندوں کا لقمہ بننے سے بچے،ہم مستحکم پاکستان دیکھنا چاہتے ہیں۔پاکستان اور ہمارا دشمن یکساں ہے۔پاکستان کا افغانستان میں اہم کردار ہے۔

طالبان کے محفوظ ٹھکانے پاکستان میں ہیں:پنیٹا

امریکی وزیر دفاع پنیٹا نے کہا ہے کہ اتحادی افواج ابھی تک ایک منظم دشمن سے برسرپیکار ہیں جس کے محفوظ ٹھکانے اب تک پاکستان میں ہیں۔امریکی دفاع کے لیے پاکستان میں جاسوس طیاروں کے حملے جاری رہیں گے،نائن الیون حملوں کی منصوبہ بندی کرنے والے پاکستان میں موجود ہیں اور ان سے امریکی سلامتی کو خطرات لاحق ہیں۔طالبان افغانستان اور پاکستان کے لیے چیلنج ہیں۔

برطانیہ کے پچاس فی صد خطرات کا گڑھ پاکستان، افغانستان ہیں:کیمرون

برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون نے کہا ہے کہ برطانیہ کے پچاس فی صد خطرات کا گڑھ پاکستان،افغانستان کی سرزمین ہیں۔برطانیہ نے اپنی قومی سلامتی کے لیے اتحادی فوج میں اہم کردار ادا کیا ہے لیکن افغانستان اور پاکستان کی سرزمین سے اب بھی انتہائی خطرات کا سامنا ہے۔

القاعدہ کے شدت پسند فاٹا اور افغانستان میں ہیں:جنرل ڈیمپسی

امریکی فوج کے چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی جنرل ڈیمپسی نے کہا ہے کہ القاعدہ کے شدت پسند فاٹا اور افغانستان کے کچھ علاقوں میں چھپے بیٹھے ہیں،پاکستان کو بھی جنوبی وزیرستان اور فاٹا میں فوجی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔القاعدہ بین الاقوامی نیٹ ورک ہے دنیا میں اس سے جنگ کریں گے۔حقانی نیٹ ورک پاکستان اور افغانستان کے لیے بڑا خطرہ ہے،پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اہم اتحادی ہے۔حقانی نیٹ ورک براہ راست کابل حملوں میں ملوث ہے،اس نیٹ ورک کی کارروائیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔بھارت خطے کا اہم ترین اور سب سے بڑا جمہوری ملک ہے۔

پاکستان کے ساتھ تعلقات میں بہتری آرہی ہے جنرل ایلن

افغانستان میں امریکی کمانڈر جنرل ایلن کا کہنا ہے کہ پاکستان کے ساتھ تعلقات میں بہتری آ رہی ہے۔پاک امریکہ حکام میں دوبارہ بات چیت ایک مثبت اشارہ ہے۔

پاکستان میں جمہوریت کے ساتھ ہیں:ولیم ہیگ

برطانوی وزیر خارجہ ولیم ہیگ نے کہا ہے کہ برطانیہ پاکستان میں جمہوریت کے ساتھ ہے۔برطانیہ اور پاکستان کے درمیان تعلقات کو مزید مستحکم کر رہے ہیں۔پاکستان میں عام انتخابات میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔

افغانستان سے اسی سال فوجیں واپس بلائیں گے:فرانس

فرانس کے صدر فرانسوا اولاند نے اعلان کیا ہے کہ فرانس افغانستان سے اس سال اپنی فوجیں واپس بلا لے گا اور دنیا کے دیگر ممالک بھی افغانستان سے انخلا کا شیڈول دیں۔چند ہفتوں میں مرحلہ وار فوجوں کے انخلا کا شیڈول جاری کر دیا جائے گا۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان تنہا نہیں،ہم ساتھ ہیں :اردگان

ترکی کے وزیر اعظم طیب اردگان نے کہا ہے کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں تنہا نہیں ہے ہم اس جدوجہد میں اس کے ساتھ ہیں اور آئندہ بھی ساتھ رہیں گے۔ پاکستان اور ترکی کی مسلح افواج کے درمیان تعلقات بہت ہی اہم ہیں۔

☆☆☆☆☆

یقین محکم،عمل پیہم،محبت فاتح عالم

جنہیں شرق وغرب میں لگی کفر وطغیان کی آگ کی حرارت نے نہیں جگایا......وہاں میری آواز صدا بہ صحرا ہی ثابت ہوگی......میری باتوں سے ناراض نہیں ہونا......تم میرے بھائی تو ہونا......کیا ہوا کہ جو بات مجھے آج سمجھ آچکی......تمہیں کل سمجھ آجائے......

جب تم پر چیخیں بے اثر ہوں......تو میں نہیں بولوں گا......میں ایک دھیمی سرگوشی بن کر......بادِ سحر کے عطر بیز جھونکوں میں گھلی ہوئی......کبھی دور اور کبھی پاس سے......تمہیں سنائی دوں گا......رات کو جب تم دن بھر تھکے ہوئے......آرام کرنے لیے لیے بستر پر لیٹ جاؤ گے تو میں......سپیرا بن کر......تمہارے ضمیر کے سانپ پر بین بجا کر......اسے بے دار کروں گا......پھر ضمیر کا بے رحم سانپ......تمہارے شعور و وجدان پر ڈنگ مار مار کر......تمہیں دیر تک سونے نہیں دے گا............

☆☆☆☆☆

14 جون:صوبہ غزنی.........ضلع خواجہ عمری.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ضلعی پولیس چیف کی گاڑی تباہ.........پولیس چیف ضیا سمیت 5 اہل کار ہلاک

اک نظر ادھر بھی!!!

صبغۃ الحق

جنگوں کے خاتمے کے اعلانات،امریکی فوجیوں میں خوشی کا سبب

امریکی اخبار'بوسٹن گلوب' کے مطابق جنگوں کے خاتمے پر خوشی کے لمحات تاریخ میں اتنے شاید پہلے کبھی نہیں دیکھے گئے جتنے امریکی فوجیوں کے چہرے پر اب نظر آرہے ہیں۔عراق اور افغان جنگوں کو سمیٹنے کے عمل کی باتیں جیسے زور پکڑ رہی ہیں،اسی طرح امریکی فوجیوں کے چہرے بھی کھلتے جارہے ہیں۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں قربانیاں فخر کا باعث ہیں:کیانی

اشفاق کیانی نے کہا ہے کہ''دہشت گردی کے خلاف لڑائی کے دوران میں پاکستانی فوج کے نوجوان افسروں کے کردار اور قربانیوں پر فخر ہے۔شہید ہونے والے افسروں اور جوانوں کا تناسب ایک اور دس کا ہے،جس سے ان کے عزم کا اظہار ہوتا ہے''۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے پرعزم ہیں:زرداری

آصف زرداری نے کہا ہے کہ'' پاکستان کی مسلح افواج دہشت گردی کے خلاف جنگ کو منطقی انجام تک پہنچانے میں پرعزم ہیں۔اس جنگ میں ہمیں ستر ارب ڈالر سے زائد کا نقصان پہنچا ہے''۔

بھارتی اکیڈمی میں قرآنی آیات کی توہین پر افغان کیڈٹس مشتعل

بھارت کی فوجی اکیڈمی میں قرآنی آیات کی توہین نے افغان کیڈٹس کو مشتعل کردیا۔کابل میں افغانستان کے سفارت خانے دہلی حکومت کے سامنے احتجاج کرنے کے بجائے معاملہ دبا دیا اور الٹا بھارتی فوجی افسران سے معافی مانگ لی۔بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز نے گزشتہ ماہ پیش آنے والے واقعہ کا انکشاف کیا۔اخبار کے مطابق چنائے کی آفیسرز ٹریننگ اکیڈمی میں ایک افغان کیڈٹ نے اپنے کیبن میں قرآنی آیات لگا رکھی تھیں،بھارتی فوج کے ایک جنرل کو اکیڈمی کا دورہ کرنا تھا اور اس سے پہلے کیڈٹس کے کیبن چیک کیے جانے کے موقع پر فوجی افسران نے مذکورہ کیڈٹ کو قرآنی آیات ہٹانے کے لیے کہا۔اس کے انکار پر فوجی افسران نے کاغذ اتارنے کی کوشش کی جس کے دوران میں وہ پھٹ گئے۔اس واقعہ پر اکیڈمی میں زیرتربیت افغان کیڈٹس نے احتجاج شروع کردیا۔اکیڈمی میں چالیس افغان کیڈٹ زیرتربیت ہیں۔ہندوستان ٹائمز کے مطابق معاملہ سفارتی تنازعہ بن سکتا تھا،تاہم بھارتی حکام نے افغان سفارت خانے کو آگاہ کیا اور افغان فوجی اتاشی طیارے کے ذریعے فوری طور پر چنائے پہنچے جہاں انہوں نے کیڈٹس کی طرف سے بھارتی کمانڈنٹ سے معافی مانگ لی۔واضح رہے کہ بھارت کی مختلف فوجی اکیڈمیوں میں برسوں سے افغان فوجیوں کی تربیت کا سلسلہ جاری ہے۔

اوباما کو افغانستان کے لیے فنڈز کی تلاش

امریکی صدر اوباما اتحادیوں کے انخلا کے بعد افغانستان کے لیے سالانہ چار ارب ڈالر سے زائد امداد جمع کرنے کی سرتوڑ کوشش کررہا ہے۔شکاگو کانفرنس کا ایک بنیادی مقصد افغان فورسز اور تعمیر نو کے لیے فنڈز جمع کرنا بھی تھا۔

برما میں دس دنوں کے دوران میں ۵۰ ہزار مسلمانوں کا قتل عام

برما میں مسلمان اقلیت کے خلاف حکومتی سرپرستی میں ہونے والے قتل عام کے نتیجے میں ۳جون سے ۱۲جون تک کے عرصے میں پچاس ہزار سے زائد افراد شہید ہوگئے۔صوبائی دارالحکومت اکیاب کی تمام مسلم بستیاں جلا دی گئیں۔ہزاروں مسلمان نوجوانوں کو غائب کردیا گیا۔مرد،خواتین،بچوں اور بزرگوں کی لاشوں کی بے حرمتی کی جارہی ہے۔بلی مکھورہ شہر اور دیگر علاقوں سے سات سو مسلمان نوجوانوں کو حراست میں لے کر ہاتھ پیر باندھے گئے اور بعد از اں انہیں سمندر میں پھینک دیا گیا۔بدھ جنونیوں کے قاتل ہاتھوں سے اپنی جان اور عزت وآبرو بچانے کی خاطر ہجرت کرنے والوں پر بنگلہ دیش کی سرحد بند کردی گئی اور اُنہیں واپس برما جانے پر مجبور کردیا گیا۔

القاعدہ کو کچلنے کے لیے سعودی عرب،مغرب اور خلیجی ریاستیں یمن کو چار ارب ڈالر امداد دیں گی

القاعدہ کو کچلنے کے لیے سعودی عرب،مغربی ممالک اور خلیجی ریاستیں یمن کو چار ارب ڈالر سے زائد امداد دیں گی۔اس بات کا اعلان ریاض میں یمن کے دوست ممالک کی دو روزہ کانفرنس کے موقع پر کیا گیا۔۴ارب ڈالر میں سے سعودی عرب کا حصّہ ۳.۲۵ارب ڈالر ہوگا۔سعودی وزیر خارجہ سعود الفیصل نے اس بات کا اعلان بدھ کو ریاض میں فرینڈز آف یمن کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔کانفرنس میں ۲۷ ممالک بشمول

15 جون:صوبہ زابل.........ضلع ارغنداب.........مجاہدین کا حملہ.........دو امریکی ٹینکوں اور ایک گاڑی تباہ.........5 امریکی فوجی ہلاک.........8 زخمی

تیل پیدا کرنے والے خلیجی ممالک، امریکہ، برطانیہ اور عالمی اداروں کے نمائندے شریک ہوئے۔

القاعدہ جس مسلم ملک میں پہنچی اسے تباہ کردیا:راشد الغنوشی

تیونس میں جماعت النہضہ کے سربراہ راشد الغنوشی نے کہا ہے کہ ''القاعدہ جس مسلم ملک میں پہنچی اس کو تباہ کردیا۔القاعدہ کی پالیسی تخریب کاری وخانہ جنگی کی پالیسی ہے اور اس نے اسلام کے لیے کوئی کام نہیں کیا''۔

راشد الغنوشی نے شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے تیونسی مسلمانوں کے نام پیغام کے جواب میں یہ بات کہی......شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے اپنے پیغام میں تیونسی مسلمانوں سے کہا تھا کہ وہ شریعت کے نفاذ کے لیے کمربستہ ہوجائیں۔القاعدہ کے خلاف کفر اپنی پوری طاقت اور وسائل کے ساتھ متحد ہے اور اس اتحاد میں مسلم سرزمینوں پر مسلط خائن اورمرتد حکمران بھی پوری دل جمعی سے شامل ہیں۔شریعت کے مکمل نفاذ اورمنہج نبوی پریک سوئی سے چلنے والے 'غرباء' کے خلاف نام نہاد روشن خیال 'اسلامیوں' کی زبانیں بھی زہر اُگل رہی ہیں اوراُن کی تجوریاں بھی کفر کی خدمت کرنے کے لیے کھلی ہیں۔ماہ اپریل میں راشد الغنوشی نے صاف اور واضح الفاظ میں کہا تھا کہ '' وہ شریعت کو ملک کے نئے آئین کا ماخذ بنانے کے حق میں نہیں''۔پارٹی بیان میں کہا گیا تھا کہ ''نئے آئین میں ۱۹۵۲ء کے آئین کی پہلی شق برقرار رکھی جائے گی جس میں مذہب اور ریاست کو الگ الگ رکھتے ہوئے کہا گیا ہے کہ تیونس ایک آزاد اور خودمختار جمہوریہ ہے جس کامذہب اسلام اورزبان عربی ہے''۔پارٹی رہ نما راشد غنوشی نے کہا کہ ''ہم ملک میں مذہب کے نفاذ کے لیے قانون کو استعمال نہیں کریں گے''۔غنوشی کی بیٹی نے اپنے باپ کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''ہمارا سید قطب سے کوئی تعلق نہیں اورہم تیونس میں شراب پینے اور ساحلوں پر بکنی پہننے پر پابندی لگانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے''۔

فوج کے ماتحت اداروں کا آڈٹ سے انکار

پاکستانی فوج کی براہ راست نگرانی میں کام کرنے والے حساس اداروں نے آڈٹ کروانے سے انکار کردیا ہے۔آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی جانب سے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ وزارت دفاع کے حساس ادارے سٹریٹیجک پلاننگ ڈویژن، نیسکام اور پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن سمیت بعض اور ادارے جواس وقت براہ راست پاکستانی فوج کی نگرانی میں کام کررہے ہیں اورانہیں حکومت ہرسال اربوں روپے کا بجٹ بغیر کٹوتی کے دیتی ہے وہ بھی آڈٹ کروانے کو تیار نہیں۔ان اداروں کا موقف ہے کہ آڈٹ سے انکار اس لیے کیا گیا کہ دفاعی اداروں کے معاملات سامنے آنے سے ملکی سلامتی متاثر ہوسکتی ہے۔

اوسطاً روزانہ ایک امریکی فوجی خود کشی کرنے لگا: پینٹاگون

امریکی فوجیوں میں خودکشی کے رجحان میں خوف ناک حد تک اضافہ ہوگیا ہے۔اوسطاً روزانہ ایک امریکی فوجی خودکشی کرتا ہے۔امریکی محکمہ دفاع پینٹاگون کے اعدادوشمار میں کہا گیا ہے کہ سال ۲۰۱۲ کے ابتدائی ۱۵۵ دنوں میں سرگرم دستوں کے ۱۵۴ فوجیوں نے خودکشیاں کی۔رپورٹ کے مطابق امریکی فوجیوں میں خودکشی کے رجحان کے علاوہ جنسی زیادتی، نشے کے استعمال اور گھریلو تشدد میں بھی اضافہ ہورہا ہے۔

طالبان نے ایٹمی ہتھیار حاصل کرلیے:امریکی مصنف کا دعویٰ

امریکی مصنف ڈیوڈ سینجر نے کہاہے کہ ۲۰۰۹ء میں اوباما کو آگاہ کیا تھا کہ طالبان جوہری ہتھیار حاصل کرچکے ہیں۔جوہری ہتھیاروں سے متعلّق طالبان کے ساتھ گفت گو میں اندازہ لگایا گیا تھا۔طالبان کی گفت گو سے اندازہ ہوا کہ وہ امریکہ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔

پادریوں نے ہم جنس پرستوں کے آگے گھٹنے ٹیک دیے۔چرچوں میں شادی کی اجازت

ڈنمارک دنیا کا پہلا ملک بن گیا ہے جس نے پارلیمنٹ میں قانون سازی کے ذریعے ہم جنس پرست جوڑوں کو باقاعدہ چرچ میں شادی کے بندھن میں بندھنے اور شادی کی تقریب منعقد کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ڈنمارک کی پارلیمنٹ نے اس قانون کی منظوری دی ہے جس کے تحت اب ہم جنس پرست جوڑوں کو باقاعدہ چرچ میں شادی کی تقریب منعقد کرنے اورشادی کے بندھن میں بندھنے کی اجازت ہوگی۔

مجاہدین نے اوباما اور ہیلری کے سروں کی قیمت مقرر کردی

صومالیہ میں مجاہدین نے امریکی صدر اوباما اوروزیرخارجہ ہیلری کے سروں کی قیمت مقرر کردی ہے۔حرکۃ الشباب الاسلامی نے اعلان کیا کہ ''جوشخص بے وقوف اوباما کی پناہ گاہ کی نشان دہی کرے گا تو اسے دس اونٹ دیے جائیں گے اور جو بوڑھی عورت ہیلری کے بارے میں بتائے گا تو اسے دس مرغیاں اوردس مرغے انعام میں دیے جائیں گے''۔واضح رہے کہ اس سے قبل امریکی محکمہ خارجہ نے حرکۃ الشباب الاسلامی کے رہ نما فہد محمد اوران کے دیگر ساتھیوں کے ٹھکانوں کی نشان دہی پر پچاس لاکھ ڈالر فی کس دینے کا اعلان کیا تھا جب کہ الشباب کے بانی کے بارے میں اطلاع دینے پر ستر لاکھ ڈالر دینے کا اعلان کیا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

15 جون:صوبہ میدان وردک..........ضلع سیدآباد..........مجاہدین کا امریکی فوجی قافلے پرگھات لگا کرحملہ.....2 بکتر بند ٹینک تباہ..........8امریکی فوجی ہلاک اورمتعدد زخمی

لال مسجد

کر ڈالی ابرہہ نے ویران لال مسجد
بیٹوں سمیت ہوگئی قربان لال مسجد

سرکار نے تو کھینچا نقشہ مہیب تیرا
پہلے سے بڑھ کے ہوگئی ذی شان لال مسجد

ظلمت کی گھاٹیوں میں اقوام کا سہارا
آتی ہوئی سحر کا اعلان لال مسجد

متلاشیانِ حق کو صحیح سمت پر چلایا
کیسے بھلائیں تیرا احسان لال مسجد

قرآں کے ماسوا کوئی دستور تُو نہ مانی
غیرت کی داستان اور پہچان لال مسجد

محمود کی جو صف ہوا ایاز ہو اسی میں
بھایا نہ شاہ کو تیرا فرمان لال مسجد

مزدور کو بھی تُو نے سینے سے جب لگایا
سمجھے مقام تیرا دہقان لال مسجد

حفصہؓ کی بیٹیوں میں زندہ ہے دین تجھ سے
بہنوں کا بیٹیوں کا ارمان لال مسجد

احسان مند ہیں تیرے اسلام کے مجاہد
ان پاسبانِ حق کا دل جان لال مسجد

شہدائے دیں کا مدفن احیائے دیں کا مرکز
نورِ خدا کی تجھ پہ باران لال مسجد

وسیم حجازی

شہادت رتبہ اولیٰ محبت کے قرینوں میں

جس طرح آج سے تقریباً دو دہائیاں قبل پاکستان کی سرزمین نے ائمہ اسلام میں سے ایک عظیم امام، بطلِ جہاد امام عبداللہ عزام رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت دیکھی تھی اور یہاں کی مٹی ان کے پاکیزہ خون سے سیراب ہوئی تھی، اسی طرح آج ایک مرتبہ پھر ہمیں اسی سرزمین پر ایک اور عظیم امام دیکھنے کا شرف حاصل ہوا ہے، جو محض اہلِ پاکستان ہی کے لیے نہیں بلکہ پوری امتِ مسلمہ کے لیے ایک امام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ امام علامہ عبدالرشید غازی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپؒ نے، آپؒ کے ساتھیوں اور طلباء نے اور جامعہ حفصہ کی طالبات نے شریعتِ اسلامیہ کے نفاذ کا مطالبہ کیا کیونکہ ہماری تخلیق کا مقصد ہی یہ ہے کہ ہم اللہ کے عطا کردہ دین اسلام کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اور یہ سب لوگ درحقیقت اسی عظیم مقصد کی خاطر قتل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔'' (الذاریات:۵۶)

انہوں نے اپنی سب سے قیمتی متاع اس راہ میں لٹا دی اور اپنا دین بچانے کی خاطر اپنی جانیں قربان کر ڈالیں۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان سب کی شہادتیں قبول فرمائے!

پرویز، اس کے وزرا، اس کی افواج اور وہ تمام لوگ جنہوں نے ان کی مدد کی، مسلمانوں کا خون بہانے میں باہم شریک ہیں۔ جس نے جانتے بوجھتے اور پوری رضامندی کے ساتھ پرویز کی مدد کی تو وہ بھی پرویز کی طرح کافر ہے۔ اور جس نے جانتے بوجھتے مگر جبر و اکراہ کے تحت اس کی مدد کی تو یہ جبر و اکراہ شرعاً کوئی عذر نہیں بن سکتا، کیونکہ جس شخص کو قتل پر مجبور کیا جا رہا ہو اس کی جان مقتول کی جان سے زیادہ قیمتی نہیں ہوتی (کہ وہ اپنی جان بچانے کی خاطر دوسرے مسلمان کی جان لے لے)۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ

''اگر آسمان و زمین کے تمام لوگ ایک مومن کے خون میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو اوندھے منہ جہنّم میں ڈال دیں گے۔'' (ترمذي، كتاب الديّات عن رسول الله صلىٰ الله عليه و سلم، باب الحكم في الدماء)

میں پاکستانی فوج کے نمازی فوجیوں سے بھی یہی کہتا ہوں کہ تم پر لازم ہے کہ تم اپنی نوکریوں سے استعفیٰ دو، اور پھر سے اسلام میں داخل ہو اور پرویز اور اس کے شرک سے برأت کا اعلان کرو۔

قتال فی سبیل اللہ ایک عبادت ہے اور اس عبادت کی بنیاد ہی جانیں قربان کرنے پر کھڑی ہے۔ اس راہ میں مسلمانوں کو دین کی حفاظت کی خاطر اپنا خون تو پیش کرنا ہی پڑتا ہے۔ اس دین کی حفاظت کی خاطر جو ہم تک بھی تبھی پہنچ پایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت شہید ہوئے، آپ کا سر زخمی ہوا اور آپ کا چہرہ مبارک خون سے تر ہو گیا۔ اور دنیا کے بہترین لوگوں، یعنی حضرت حمزہؓ، حضرت مصعبؓ، حضرت زیدؓ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم جیسوں کے لہو بہے۔ پس یہی اصل رستہ ہے سو اسی کی پیروی کرو۔

محسنِ امت، شیخ اسامہ بن لادن رحمۃ اللہ علیہ